# سماع وقوالی

## اور

# گانا وموسیقی

(کتاب وسنّت اور سلفِ امت کی نظر میں)

تالیف وپیشکش

الشیخ محمد منیر قمر صاحب حفظہ اللہ

# سماع وقوالی

# اور

# گانا وموسیقی

(کتاب وسنّت اور سلفِ امت کی نظر میں)

تالیف وپیشکش

فضیلۃ الشیخ ابوعدنان محمد منیر قمر حفظہ اللہ

ترجمان سپریم کورٹ، الخبر (سعودی عرب)

ترتیب وتدوین

نبیلہ قمر

ناشر

توحید پبلیکیشنز، بنگلور (انڈیا)

❖ نامِ کتاب

# سماع وقوالی اور گانا وموسیقی

❖ تالیف وپیشکش: فضیلۃ الشیخ ابو عدنان محمد منیر قمر حفظہ اللہ

❖ ترتیب وتدوین: نبیلہ قمر

❖ کمپوزنگ: نبیلہ قمر و نادیہ قمر

❖ کمپوزنگ ری سیٹنگ: شاہد ستار

❖ طبع اوّل: ۱۴۳۰ھ ، ۲۰۰۹ء

❖ تعداد: ۳۰۰۰

❖ ناشر: توحید پبلیکیشنز، بنگلور (انڈیا)

ہندوستان میں ملنے کے پتے

1-چارمینار بک سنٹر
چارمینار روڈ، شیواجی نگر، بنگلور۔۵۶۰ ۰۵۱

2-دار التوعیۃ
اسلامی سی۔ڈیز، کیسیٹس اور بک ہاؤس۔
نمبر:۷، فرسٹ کراس، چارمینار مسجد روڈ
فون:۰۸۰۔۲۵۵۴۹۸۰۴
شیواجی نگر، بنگلور۔۵۶۰۰۵۱
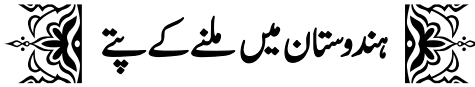
1-Charminar Book Center
Charminar Road,Shivaji Nagar,
BANGALORE-560 051
2.Darul Taueyah
Islamic Cassettes,Cds & Books House,
Door# 7,Ist Cross
Charminar Masjid Road
SivajiNagar Bangalore-560 051
Tel:080-25549804

Emailto: tawheed_pbs@hotmail.co

# فہرستِ مضامین

## // سماع وقوالی //

| اسم موضوع | صفحہ نمبر |
|---|---|

## // گانا وموسیقی //

## عرضِ مؤلّف

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰہِ، نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ وَ نَسْتَغْفِرُہٗ ،وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِأَنْفُسِنَا وَسَیِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ، وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلَاھَادِيَ لَہٗ، وَأَشْھَدُ أَنْ لَّااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ،وَأَشْھَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ.

أَمَّا بَعْدُ:

قارئینِ کرام ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ ۔

ایک عرصہ سے گانا وموسیقی کے بارے میں قرآن وسنت کی نصوص اور سلفِ اُمّت کے اقوال کی روشنی میں گانا وموسیقی کی شرعی حیثیّت واضح کرنے کیلئے کچھ لکھنے کا ارادہ ہورہا تھا۔ ہمارے اس ارادے کیلئے برادرم محمد اکرم عبدالغفار آف بہار کی خواہش نے مہمیز کا کام کیا۔

اِسی دوران یہ طے ہوگیا کہ سعودی ریڈیو مکہ مکرمہ سے نشر ہونے والے اپنے ریڈیو پروگرام ''اسلام اور ہماری زندگی'' کے سامعین کے استفادہ کے لیئے اس موضوع کو پہلے ریڈیائی تقاریر کی شکل میں تیار کیا جائے اور واقعی ایسا ہی ہوا اور اس رسالے کا بیشتر مواد مختلف مواقع پر سعودی ریڈیو مکہ مکرمہ (سابقہ ریڈیو جدہ) سے نشر ہوچکا ہے،وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ وَمِنْہُ الْقَبُوْلُ .

شروع میں تو محض ایک مضمون کی شکل میں مختصر لکھنے کا ارادہ تھا،مگر موضوع کی اہمیّت وضرورت کے پیشِ نظر ہم اپنے اس ارادے میں کامیاب نہ ہوسکے بلکہ وہ مضمون موجودہ مقالے یا رسالے کی شکل اختیار کرگیا ہے۔

اس رسالے کی تالیف میں ہمارا ماخذِ اوّل تو علاّمہ محمد ناصرالدین البانی رحمہ اللہ کی کتاب '' تحریم آلات الطرب '' اور ماخذِ ثانی علاّمہ ابن قیّم رحمہ اللہ کی کتاب '' اغاثۃ اللھفان في

مصائد الشیطان ‘‘ ہے۔ فَجَزَاھُمَا اللّٰہُ خَیْراً ۔

البتہ ان دونوں کتابوں کے علاوہ بھی ہم نے کئی کتبِ تفسیر وحدیث وغیرہ اور بعض مجلّات سے بھی استفادہ کیا ہے جن کا ذکر حوالہ جات میں موجود ہے۔

مسجد نبوی کے امام وخطیب اور مدینہ منورہ کے سپریم کورٹ (المحکمۃ الکبریٰ) کے جج فضیلۃ الشیخ صلاح البدیر حفظہ اللہ نے ۸/ربیع الثانی ۱۴۲۲ھ بمطابق ۹/جون ۲۰۰۱ء کو ’’گانے بجانے کی شرعی حیثیّت ‘‘ پر مشتمل خطبہ ارشاد فرمایا تھا جسے موضوع کی مناسبت کے پیشِ نظر ہم انکے شکریہ کے ساتھ اپنے اس رسالہ میں بطورِ مقدمہ شامل کررہے ہیں۔

اس کتاب کا پہلا ایڈیشن محمد اکرم نے بہار انڈیا میں مدرسہ اصلاح المسلمین کی طرف سے شائع کیا تھا اس وقت انہوں نے اس پر ہندوستانی مرکزی جمعیت اہلحدیث کے ناظم عمومی جناب مولانا اصغر علی امام مہدی سے ’’پیش لفظ‘‘ لکھوایا جو کہ شاملِ اشاعت ہے۔ فَجَزَاھُمَا اللّٰہُ خَیْراً

اس کتاب کی طباعت و اشاعت کے تمام مراحل میں مولانا غلام مصطفیٰ فاروق ، عزیزم محمد اکرم، برادرم شاہد ستّار اور جناب محمد رحمت اللہ خان ایڈووکیٹ (توحید پبلیکیشنز ، بنگلور) کے علاوہ بھی جن احباب نے تعاون کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزاء خیر عطا فرمائے۔ اور انتہائی ناسپاسی ہوگی اگر اِن احباب کا شکریہ ادا نہ کروں کہ جن کے تعاون سے ہم اس کتاب کو آپ کی خدمت میں پیش کررہے ہیں، جَزَاھُمُ اللّٰہُ خَیْراً فِي الدُّنْیَا وَ الْآخِرَۃِ ۔ اللہ اسے ہمارے لیئے ثوابِ دارین کا ذریعہ اور قارئینِ کرام کیلئے باعثِ استفادہ بنائے اور اسے قبولِ عام سے شرفیاب کرے۔ آمین

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الخبر ۔ المحکمۃ الکبریٰ — ابوسلمان/محمد منیر قمر نواب الدین

۲۴/۴/۱۴۲۵ھ — ترجمان سپریم کورٹ الخبر وداعیہ متعاون بمراکز الدعوۃ

۱۲/۶/۲۰۰۴ء — والارشاد بالدمام والظہران والخبر (سعودی عرب)

﴿۱﴾ جبکہ

## پیش لفظ

اسلام میں گانا وموسیقی ناجائز وحرام ہے کیونکہ یہ چیزیں لہو ولعب اور فضولیات کے قبیل سے ہیں۔اس میں مشغول ہونے کے بعد انسان کے قیمتی اوقات ضائع ہوتے ہیں اور عقل وخرد میں فتور پیدا ہوتا ہے۔آدمی گانوں کے سبب غفلت ومدہوشی کا شکار ہوکر فرائض تک سے غافل ہوجاتا ہے،ساز وآواز موسیقی اور گانے بجانے سے دل کے اندر نفاق وشقاق کی تخم ریزی ہوتی ہے اور نفسِ امارہ کے لئے گناہوں پر مزید آمادہ کرنے کا سبب بنتا ہے۔مذکورہ اسباب کے پیشِ نظر ہی علمائے اسلام اس موضوع کو ہمیشہ اپنے دعوت وتبلیغ کا عنوان بناتے رہے ہیں،چنانچہ ان اعمال کے تردید میں بیش بہا تحریریں مختلف زبانوں میں انسانیت کے بھلائی کے لئے صفحۂ قرطاس پر ثبت ہوتی رہی ہیں۔

اس موضوع سے متعلق ''سماع وقوالی اور گانا وموسیقی'' کے نام سے سیال وباکمال قلم کار فاضل رعنا اور کہنہ مشق عالمِ دین برادر گرامی فضیلۃ الشیخ ابوعدنان محمد منیر قمر حفظہ اللہ نے تحریر کیا ہے۔

بفضلہٖ تعالیٰ افادہ عام کی خاطر ہندوستان میں مدرسہ اصلاح المسلمین بکھری مشرقی چمپارن بہار کو پہلی مرتبہ اس کتاب کی طباعت واشاعت کا شرف حاصل ہورہا ہے۔ [1]

اللہ کرے شیخ مکرم کی دوسری کتابوں کی طرح اسے بھی قبولیت عام حاصل ہو اور امت پر اس کے بیش از بیش فائدے مرتب ہوں۔باری تعالیٰ طابع وناشر اور اس سے متعلق جملہ معاونین کو اجر جزیل عطا فرمائے۔آمین ثم آمین

مولانا اصغر علی امام مہدی السلفی

ناظم عمومی مرکزی جمعیت اہلحدیث ہند

۱۲/۹/۲۰۰۴ء

---

[1] اس مرتبہ اسے ''توحید پبلیکیشنز''، بنگلور نے شائع کیا ہے۔

## مقدمہ

از قلم :امام وخطیب مسجدِ نبوی فضیلۃ الشیخ صلاح البدیر، مدینہ منورہ .

## ① گانے بجانے کی شرعی حیثیّت :

خطبۂ مسنونہ اور حمد وثناء باری تعالیٰ وصلوٰۃ وسلام بر نبی خیر الانام ﷺ کے بعد:

اللہ کے بندو ! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو، اسکے تقویٰ میں ہی سرفرازی واعلیٰ نسبی ہے، ارشادِ الٰہی ہے:

﴿يَآ أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْداً ☆يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَّ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزاً عَظِيْماً﴾ (سورة الاحزاب : ۷۰. ۷۱)

''اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سیدھی سیدھی (سچی) باتیں کیا کرو، تاکہ اللہ تعالیٰ تمہارے کام سنوار دے اور تمہارے گناہ معاف فرمادے، اور جو بھی اللہ اور اسکے رسول کی تابعداری کرے گا اُس نے بڑی مراد پالی''۔

اے مسلمانو! اہلِ اسلام اس دین کے سائے میں عزّت وشرف کی زندگی گزار رہے ہیں، اس میں ایمان کی مٹھاس، یقین واطمینان کی ٹھنڈک، اطاعت کا اُنس اور عبادت ادا کرنے کا مزہ پاتے ہیں، اس دینِ اسلام کی تعلیمات غیر فطری امور کے سامنے ایک مضبوط قلعے کی مانند کھڑی ہوجاتی ہیں۔ انسان کو شہوانی حرکات وافعال سے بچاتی ہیں اور اسکے دکھوں اور غموں کا خاتمہ کردیتی ہیں۔ جو شخص اللہ کے دین پر رہے حقیقتاً وہی امیر وغنی ہے چاہے وہ بظاہر غریب ہی کیوں نہ ہو، اور کتنا فقیر ہے وہ شخص جس نے اللہ سے عداوت رکھی، چاہے وہ بظاہر امیر وغنی ہی کیوں نہ ہو۔

## ② گانے بجانے کی مذمّت: حدیثِ شریف میں:

اے مسلمانو! دین کے لئے غیرت مند ہر مسلمان کے نزدیک دُکھ کی بات یہ ہے کہ بعض مسلمان دینِ اسلام سے ہٹ کر خوشی تلاش کرتے ہیں، ہنستے گاتے ہیں، شہوت میں شفاء و عافیت طلب کرنے کے لئے دواء کی بجائے زہر استعمال کرتے ہیں۔ ایسے ہی کئی لوگ آج کل موسیقی و گانے وغیرہ سنتے ہیں اور جھوٹی و بے سود دلیلیں پیش کرتے ہیں، جو سند کے لحاظ سے بھی صحیح نہیں ہیں، یہ فتنہ پھیلانے والے کچھ ایسے لوگ ہیں جو گانے وغیرہ سننے کے فتنوں میں مبتلا ہیں، اسکے بارے میں نبی ﷺ فرماتے ہیں:

((لَيَكُونَنَّ مِنْ أُمَّتِي أَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّونَ الْحِرَ وَ الْحَرِيْرَ وَ الْخَمْرَ وَ الْمَعَازِفَ)) ①

''میری امّت میں کچھ ایسے لوگ ہونگے جو ریشم، شرمگاہ، شراب اور گانے بجانے والی چیزوں کو حلال بنالیں گے''۔

اے مسلمانو! آج کل کے گانوں کو اگر کوئی صاحبِ علم و ایمان جائز قرار دے دے تو وہ سب سے بڑا باطل ہے جو ہر فساد و بربادی پر مشتمل ہے۔ ایسے گانے جن میں آنکھوں کا وصف، محبوب و معشوق کی خوبیاں اور عشق و فراق کے آثار ہوتے ہیں وہ ایک شیطانی آواز ہے جو دلوں میں پیوست ہو کر انکے شہوانی جذبات کو بھڑکاتی ہے۔ ناچ گانا اور کھیل تماشا، ناک میں گندی بو اور کانوں میں فسق و فجور کی آواز بھرتے ہیں۔

اے مسلمانو! کوئی عقل مند اپنے آپ کو (اپنے نفسِ شریفہ کو) اس طرح کی گندگی میں کیسے دھکیل سکتا ہے جس سے نفسِ مؤمنہ اور فطرتِ سلیمہ دور بھاگتی ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی نبی ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

---

① بخاری: معلقاً مجزوماً به و مسند احمد و سنن ابی دائود موصولاً باسناد متعددة.

((اِنِّي لَمْ أَنْهَ عَنِ الْبُكَاءِ وَلَكِنِّي نَهَيْتُ عَنْ صَوْتَيْنِ أَحْمَقَيْنِ فَاجِرَيْنِ صَوْتٌ عِنْدَ نِعْمَةٍ لَهْوٌ وَلَعِبٌ وَمَزَامِيرُ الشَّيْطَانِ ، وَ صَوْتٌ عِنْدَ الْمُصِيْبَةِ لَطْمُ وُجُوهٍ وَ شَقُّ جُيُوْبٍ وَ رَنَّةُ شَيْطَانٍ ))[1]

''میں نے رونے سے کبھی منع نہیں کیا مگر دو احمق و فاجر آوازوں سے روکا ہے، ایک وہ آواز جو کھیل تماشے اور شیطانی نغموں کے ساتھ ہوتی ہے اور دوسری مصیبت کے وقت بَین کرنے کی''۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے:

((صَوْتَانِ مَلْعُوْنَانِ فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ مِزْمَارٌ عِنْدَ نِعْمَةٍ وَ رَنَّةٌ عِنْدَ مُصِيْبَةٍ ))[2]

''دو آوازیں دنیا و آخرت میں ملعون ہیں: نعمت کے وقت چیخ چنگاڑ اور موسیقی اور مصیبت کے وقت چیخ و پکار اور بَین''۔

## ③ گانے بجانے کی مذمّت: قرآن کریم میں:

قرآنی آیات میں بھی گانے کی مذمّت وارد ہوئی ہے چنانچہ ارشادِ الٰہی ہے:

﴿وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَيَتَّخِذُهَا هُزُواً أُولٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ﴾(سورۂ لقمان : ٦)

''اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو لغو باتیں (لہوالحدیث) کو مول لیتے ہیں کہ بے علمی کے ساتھ لوگوں کو اللہ کی راہ سے بہکائیں اور اسے ہنسی بنائیں، یہی وہ لوگ ہیں جن کیلئے رسوا کرنے والا عذاب ہے''۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

((لَا يَحِلُّ بَيْعُ الْمُغَنِّيَاتِ وَلَا شِرَاؤُهُنَّ وَ لَا تِجَارَةٌ فِيْهِنَّ وَ ثَمَنُهُنَّ حَرَامٌ

[1] مستدرک حاکم [2] مسند بزار

اِنَّمَا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِيْ ذَالِكَ )) ①

'' گانے والیوں کی خرید وفروخت ، انکی تجارت اور قیمت حرام ہے۔ بیشک یہ آیت گانے بجانے کے بارے میں نازل ہوئی ہے''۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

(( اِنَّهُ الْغِنَاءُ وَ الَّذِيْ لَآ اِلَهَ اِلَّا هُوَ )) ②

''اس ذات کی قسم جسکے سوا کوئی معبود نہیں، اس [لہوالحدیث] سے مراد گانا بجانا ہی ہے''۔

اے مسلمانو! گانا شیطان کی آواز ہے جس سے وہ بنی نوع انسان کو گناہ اور نافرمانی کی طرف لے جاتا ہے، ہر مسلمان کو چاہیئے کہ وہ اس سے بچے اور دور رہے۔ ارشادِ الٰہی ہے:

﴿وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَأَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَ رَجِلِكَ وَ شَارِكْهُمْ فِي الْأَمْوَالِ وَ الْأَوْلَادِ وَ عِدْهُمْ وَ مَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطَانُ اِلَّا غُرُوْراً﴾ (سورۂ بنی اسرائیل : ۶۴)

'' ان میں سے تو جسے بھی اپنی آواز سے بہکا سکے بہکا لے اور ان پر اپنے سوار اور پیادے چڑھا لے اور ان کے مال اور اولاد میں سے اپنا بھی ساجھا لگا اور انہیں [جھوٹے] وعدے دے لے، ان سے جتنے بھی وعدے شیطان کے ہوتے ہیں سب کے سب سراسر فریب ہیں''۔

## ④ گانا بجانا: سلفِ امّت کے نزدیک :

اللہ کے بندو! گانے اور کھیل تماشے کی جگہیں چھوڑ دو کیونکہ یہ گناہ کے اڈے، شیطان کا جال اور زنا کاری کے ٹوٹکے ہیں۔

حضرت یزید بن ولید رحمہ اللہ کہتے ہیں:

① معجم طبرانی ② تفصیلی تخریج کے لیئے دیکھیئے اثر حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ صفحہ نمبر: ۴۹

## // گانا وموسیقی //

(یَا بَنِيْ أُمَيَّةَ اِيَّاکُمْ وَ الْغِنَاءَ ، فَاِنَّهٗ يُنْقِصُ الْحَيَاءَ ، وَ يَزِيْدُ فِي الشَّهْوَةِ وَ يَهْدِمُ الْمُرُوْءَ ةَ وَاِنَّهٗ لَيَنُوْبُ عَنِ الْخَمْرِ وَ يَفْعَلُ مَا يَفْعَلُ السُّکْرُ)

''اے بنی امیہ! گانے بجانے سے پرہیز کرو کیونکہ یہ حیاء کو کم کرتا، شہوت کو بڑھاتا اور مروّت کو تباہ کر دیتا ہے، اور یہ شراب کا نائب ہے اور شراب کا سا کام کرتا ہے''۔

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے اپنے بیٹوں کے اتالیق [استاد] کو لکھا تھا:

(لِيَکُنْ أَوَّلَ مَا يَعْتَقِدُوْنَ مِنْ أَدَبِکَ بُغْضَ الْمَلَاهِيْ الَّتِيْ بَدْؤُهَا مِنَ الشَّيْطَانِ وَ عَاقِبَتُهَا سَخَطُ الرَّحْمٰنِ فَاِنَّهٗ بَلَغَنِيْ عَنِ الثِّقَاتِ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ حُضُوْرَ الْمَعَازِفِ وَ اسْتِمَاعَ الْأَغَانِيِّ وَاللَّهْجَ بِهَا يُنْبِتُ النِّفَاقَ فِي الْقَلْبِ کَمَا يُنْبِتُ الْعُشْبَ الْمَاءُ)

''تعلیمِ ادب کے طور پر سب سے پہلے انہیں کھیل تماشے والی جگہوں کی نفرت سکھلائیں جسکی ابتداء شیطان سے ہوتی ہے اور اسکا انجام اللہ کا عذاب ہے، مجھے اہلِ علم سے یقینی خبر و اطلاع ملی ہے کہ گانے بجانے کی محفل میں شرکت کرنے سے دل میں یوں نفاق پیدا ہوتا ہے جسطرح پانی سے گھاس اُگتی ہے''۔

اور انہوں نے عمر بن الولید کو خط لکھا جسمیں یہ بھی تھا:

(وَاِظْهَارُکَ الْمَعَازِفَ وَالْمِزْمَارَ بِدْعَةٌ فِي الْاِسْلَامِ وَ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَبْعَثَ اِلَيْکَ مَنْ يَّجُذُّ جُمَّتَکَ جُمَّةَ سُوْءٍ)

''تم نے آلاتِ موسیقی کی بدعت کو تقویت دی ہے، میرا جی چاہتا ہے کہ میں تمہاری طرف کچھ لوگ بھیجوں جو تمہارے گانے بجانے والے ان بُرے آدمیوں کو کاٹ ڈالیں''۔

اے مسلمانو! اللہ کے غضب و عذاب کے اسباب سے پرہیز کرو، گانے بجانے اور

## // سماع وقوالی //

الآتِ طرب وغناء کا ظاہر ہونا اللہ کے عذاب کے نازل ہونے کا سبب ہے، حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے:

(( لَيَشْرَبَنَّ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي الْخَمْرَ يُسَمُّوْنَهَا بِغَيْرِ اِسْمِهَا يُعْزَفُ عَلَىٰ رُؤُوْسِهِمْ بِالْمَعَازِفِ وَ الْمُغَنِّيَاتِ يَخْسِفُ اللّٰهُ بِهِمُ الْأَرْضَ وَ يَجْعَلُ بِهِمُ الْقِرَدَةَ وَ الْخَنَازِيْرَ )) [1]

''میری امت کے کچھ لوگ شراب پئیں گے مگر اسکا نام بدل کر کچھ اور رکھ لیں گے، انکے سروں پر آلاتِ طرب بجائے جائیں گے اور گانے والیاں گھومیں [رقص کریں] گی، اللہ تعالی انہیں زمین میں دھنسا دیگا اور انکی شکلیں مسخ کر کے انھیں بندر اور خنزیر بنا دے گا''۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے مروی ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

((فِي هٰذِهِ الْأُمَّةِ خَسْفٌ وَ مَسْخٌ وَ قَذْفٌ، قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَ مَتَىٰ ذَاکَ قَالَ: اِذَا ظَهَرَتِ الْقِيْنَاتُ وَ الْمَعَازِفُ وَ شُرِبَتِ الْخُمُوْرُ )) [2]

''اس امت میں زمین میں دھنسا دیا جانا اور [قذف] آسمان سے پتھر برسایا جانا اور [مسخ] شکلیں بگڑنا واقع ہونگے''۔ کہا گیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! یہ کب ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب گانے والی عورتیں اور آلاتِ طرب و غناء آجائیں گے اور شراب پی جائے گی''۔

حضرت ضحّاک رحمہ اللہ کا قول ہے :

(الغِنَاءُ مُفْسِدَةٌ لِلْقَلْبِ مُسْخِطَةٌ لِلرَّبِّ )

''گانا دل کو فاسد اور رب کو ناراض کرتا ہے''۔

اللہ کے بندو! گانے کا مادہ، اسکی حقیقت، اسکا باعث، مقصد، اثر اور اسکا پھل، یہ

---

[1] سنن ابن ماجه

[2] سنن ابن ترمذی

## // گانا وموسیقی //

سب ان بُرے اشعار کے ارد گرد گھومتے ہیں جو اس صفت وتعریف پر مشتمل ہوتے ہیں جو اللہ کو بُری لگتی ہے اور جس پر اللہ ناراض ہوتا ہے اور بعض دفعہ وہ لوگ حد سے تجاوز کر کے کفریہ اشعار بھی گانے لگتے ہیں جو اللہ اور اسکے رسول ﷺ کے فرمان کی خلاف ورزی ہے۔

دیکھو! ان گانوں اور کھیل تماشے کی جگہوں نے ان کے مالکوں پر کتنا شرّ وفساد پھیلایا ہے جو اپنا اصل چہرہ بدل کر بُرے آثار ونتائج کو بنا سنوار کر دکھلاتے ہیں، جنہیں ہر صاحبِ بصیرت ان کے چہروں، باتوں، حرکتوں اور ان کے احوال سے دیکھ سکتا ہے.

ارشادِ الٰہی ہے :

﴿وَ مَنۡ یُرِدِ اللّٰہُ فِتۡنَتَہٗ فَلَنۡ تَمۡلِکَ لَہٗ مِنَ اللّٰہِ شَیۡئًا ﴾(سورۃ المائدہ : ۴۱)

’’اور جس کو خراب کرنا اللہ کو منظور ہو تو آپ اس کے لیئے الٰہی ہدایت میں سے کسی چیز کے مختار نہیں‘‘۔

جب حضرت مالک بن انس رضی اللہ عنہ سے ان کے زمانے میں بعض لوگوں نے گانے بجانے کے بارے میں رخصت دینے والوں کے بارے میں پوچھا، تو انہوں نے کہا :

(اِنَّمَا یَفۡعَلُہٗ عِنۡدَنَا الفُسَّاقُ)

’’ہمار یہاں یہ فاسقوں کا فعل ہے‘‘۔

اے مسلمانو! گانے سننا اور ان کا التزام کرنا شیطان کی بہت بڑی چال ہے اور جاہلوں کے دلوں کو قید کر کے، انہیں قرآنِ کریم کی تلاوت کرنے اور سننے سے روکنے کا جال ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

(خَلَّفۡتُ بِبَغۡدَادٍ شَیۡئًا أَحۡدَثَہٗ الزَّنَادِقَةُ یُسَمُّوۡنَہٗ التَّغۡبِیۡرُ یَصُدُّوۡنَ بِہٖ النَّاسَ عَنِ القُرۡآنِ)

’’میں نے بغداد میں دیکھا ہے کہ زنادقہ نے ایک چیز ایجاد کی ہے جسے تغبیر کہتے ہیں [یعنی گا گا کر لہردار آواز میں پڑھنا] جس سے وہ لوگوں کو قرآن سے

دور کرتے ہیں"۔

اللہ اکبر... اگر تغبیر کا یہ حال ہے جو کہ ایسے اشعار ہوتے ہیں جو لوگوں کو زہد کی طرف مائل کرتے ہیں۔ وہ ان اشعار کو گاتا ہے اور ساتھ ہی ایک سلاخ لے کر کسی سوکھی جلد وغیرہ پر مارتا ہے، تو پھر اس گانے کے بارے میں کیا کہا جائے گا جو شراب کا قائم مقام ہے، جسے "فن" کہتے ہیں جبکہ وہ پُر شہوت اور گندے الفاظ ہوتے ہیں جن سے نہ دل کو قرار آتا ہے نہ دماغ کو سکون۔

سبحان اللہ! عقلیں کیسے گمراہ ہو گئیں اور فکر و فہم اور سوچیں کیسے غارت ہو گئیں؟

ارشادِ الٰہی ہے :

﴿فَإِنَّهَا لَا تَعْمَى الْأَبْصَارُ وَلَكِنْ تَعْمَى الْقُلُوبُ الَّتِي فِي الصُّدُورِ﴾(سورة الحج : ٤٦)

"بات یہ ہے کہ صرف آنکھیں ہی اندھی نہیں ہوتیں بلکہ وہ دل اندھے ہو جاتے ہیں جو سینوں میں ہیں"۔

اللہ کے بندو! قوتِ سماعت ایک عظیم امانت اور بہت بڑی نعمت ہے جس سے اللہ نے اپنے بندوں کو نوازا ہے اور اسکی حفاظت کرنے کا حکم دیا ہے اور بتایا ہے کہ وہ اسکے ذمّہ دار ہیں، طرب و غناء اور آلاتِ طرب [موسیقی و باجے وغیرہ] سُننا اس نعمت کی ناشکری کرنا ہے اور اللہ کی معصیت و گناہ میں واقع ہونا ہے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ارشادِ نبوی ﷺ ہے :

(الْعَيْنَانِ زِنَاهُمَا النَّظَرَ وَالْأُذُنَانِ زِنَاهُمَا الْإِسْتِمَاعَ وَ اللِّسَانُ زِنَاهُ الْكَلَامَ وَ الْيَدُ زِنَاهَا الْبَطْشَ وَ الرِّجْلُ زِنَاهُ الْخُطَا وَ الْقَلْبُ يَهْوَىٰ وَ يَتَمَنَّىٰ وَ يُصَدِّقُ ذَالِكَ الْفَرْجُ وَ يُكَذِّبُهُ ) [1]

"آنکھوں کا زنا ہے نظر بازی، کانوں کا زنا ہے شہوانی باتیں سُننا اور زبان کا زنا ہے شہوانی باتیں کرنا، ہاتھ کا زنا ہے حرام چیز کو پکڑنا، پاؤں کا زنا ہے حرام کام کیلئے چلنا،

[1] صحیح مسلم۔

دل کا زنا چاہنا و تمنا کرنا ہے اور شرمگاہ تصدیق یا تکذیب کرتی ہے ‘‘۔

### ۵ لمحۂ فکریہ :

اے مسلمانو! گانے بجانے اور کھیل تماشے کی جگہوں کی تعظیم کرنا اور انکے مالکوں کا خود کو بڑا ظاہر کرنا، لوگوں کو برائی اور گمراہی کی طرف دعوت دینے اور کتابُ اللہ وسنتِ رسول ﷺ سے دور کرنے کے مترادف ہے، نبی ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے :

((مَنْ دَعَا اِلَیٰ ضَلَالَةٍ کَانَ عَلَیْهِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ تَبِعَهٗ لَا یَنْقُصُ ذَالِکَ مِنْ آثَامِهِمْ شَیْئاً)) ﴿۱﴾

’’جس نے گمراہی کی طرف دعوت دی اسے اتنا ہی گناہ ہوگا جتنا اس کی اتّباع کرنے والوں کو ہوگا بغیر انکے گناہ کم کیئے‘‘۔

ہم دلوں کے مردہ ہوجانے اور بصیرت کے چھن جانے سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔

اے مسلمانو! اپنے نفس اور اپنی سماعت کو کھیل تماشوں اور شیطان کی بین باجوں سے محفوظ رکھیں، انہیں باعث حصولِ جنّت بنائیں، قرآن پڑھنے، سننے اور سُنتِ رسول ﷺ کی تعلیم حاصل کرنے کے حلقے قائم کریں، تاکہ آپ اس کا پھل پائیں، گمراہی کی بجائے سیدھا راستہ ملے، اندھے پن کی جگہ بصیرت حاصل ہو، نیکی کی ترغیب ملے، بُرائی سے نجات حاصل ہو، دلوں کو زندگی ملے اور روحانی امراض کی دواء وشفاء اور ان سے نجات ملے اور دلیل وبرہان حاصل ہو اور خود ان لوگوں میں سے بنیں جنکے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :

﴿وَالَّذِیْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ﴾ (سورة المؤمنین :۳)

’’اور جو لوگ جب کسی لغو چیز پر ان کا گزر ہوتا ہے تو شرافت سے گزر جاتے ہیں‘‘۔

---

﴿۱﴾ مختصر مسلم: ۱۸۶۰۔ سنن اربعہ، دارمی، مسند احمد۔ صحیح الجامع: ۶۲۳۴، الصحیحہ: ۸۶۵

## ⑥ جواز کی ایک مشروط شکل :

نکاح وشادی کے موقعے پر دف بجانے اور ایسا گانا گانے کی اجازت ہے، جسمیں ناجائز تعریفی کلمات نہ ہوں۔ یہ بھی خاص طور پر عورتوں کیلیئے جائز ہے، یہ دف نکاح اور سفاح [بدکاری] میں فرق کرنے کیلیئے ہے۔ نبی ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے :

(فَصْلٌ مَا بَیْنَ الْحَلَالِ وَ الْحَرَامِ الدُّفُ وَ الصَّوْتُ فِي النِّکَاحِ )

''حلال اور حرام میں، نکاح کے موقع پر دَف بجانے اور خوشی کی جائز آواز نکالنے کا فرق ہے''۔

صحیح بخاری میں حضرت الرُّبَیِّع بنتُ مُعَوِّذ بن عفراء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں :

((فَجَعَلَتْ جُوَیْرِیَاتٌ لَنَا یَضْرِبْنَ بِالدَّفِّ وَیَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ آبَائِي یَوْمَ بَدْرٍ ))

''انکے نکاح اور رخصتی کے موقع پر لڑکیوں نے دف بجائی اور غزوۂ بدر میں ہمارے جو آباءواجداد قتل ہوئے تھے، انکی خوبیاں بیان کریں''۔

فتح الباری میں علاّمہ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

(وَ الْأَحَادِیْثُ الْقَوِیَّةُ فِیْهَا الْإِذْنُ فِيْ ذَالِکَ لِلنِّسَآءِ ، فَلَا یَلْتَحِقُ بِهِنَّ الرِّجَالُ ، لِعُمُوْمِ النَّهِيْ عَنِ التَشَبُّهِ بِهِنَّ ) .

''قوّی احادیث کی رو سے صرف عورتوں کو اِسکی اجازت ہے، لہٰذا مردان کی طرح نہ کریں، کیونکہ عموماً مرد وزن کا باہم دیگر مشابہت اختیار کرنا منع ہے''۔

## ⑦ حد سے تجاوز :

انتہائی افسوس کی بات یہ ہے کہ بہت سارے لوگ جس بات کی شرعاً اجازت دی گئی ہے اس سے تجاوز کر کے حرام امور تک پہنچ جاتے ہیں، وہ گانے بجانے والے [گویّے یا سنگرز]

## // گانا و موسیقی //

اور گانے بجانے والی [لیڈی سنگرز] کرائے پر لے آتے ہیں جو کہ فسق و فجور پر مشتمل گانے گاتے ہیں اور ساتھ ہی آلاتِ موسیقی وغیرہ بجاتے ہیں اور ان حرام امور پر بڑی بڑی خطیر رقمیں خرچ کرتے ہیں، گانے کیلئے لاؤڈ اسپیکر استعمال کرتے، پڑوسیوں کو اذیّت پہنچاتے اور بدکار ناچنے والی فاحشہ عورتوں [ڈانسرز] سے ناچنے میں مشابہت اختیار کرتے ہیں، اس پر مستزاد یہ کہ وہاں مرد وزن کا اختلاط ہوتا ہے، وقت برباد اور نمازیں ضائع کرتے ہیں۔ انکے علاوہ دیگر کئی بڑے بڑے فتنے اور انجامِ بد والے امور ہیں جو کہ اکثر مسلمانوں کی صفوں میں وباء اور اندھی تقلید کی راہ سے پھیل گئے ہیں۔

اللہ کے بندو! ان امور سے بچو اور اس طرح کی محفل میں شرکت کرنے سے پرہیز کرو۔ امام اوزاعی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

(لَا تَدْخُلْ وَلِيْمَةً فِيْهَا طَبْلٌ وَ مَعَازِفٌ)

”ایسی شادی [یا ولیمہ و دعوت] میں مت جاؤ جسمیں طبلہ و سارنگی اور گانا بجانا ہو“۔

اللہ کے سامنے توبہ کرو، اسکی طرف رجوع کرو اور اسلام کے احکام و آداب پر عمل کرو، اپنے بگڑے ہوئے امور کو سنوارو اور کتاب اللہ و سنتِ رسول ﷺ کی اتّباع کرو تا کہ تم فلاح و نجات پاؤ۔ [1]

فضیلۃ القاضی الشیخ صلاح البدیر
قاضی بالمحکمۃ الکبریٰ و امام و خطیب،
مسجد نبوی، مدینہ منورہ، سعودی عرب
۱۴۲۲/۴/۸ھ۔ ۲۰۰۱/۶/۹ء

---

[1] اس خطبہ کے ترجمہ میں ہماری دخترِ نیک اختر ام محمد شکیلہ قمر کا تعاون بھی شامل ہے۔ [ابو عدنان]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# سماع وقوالی اور گانا وموسیقی

## انجمنِ موسیقاراں وگلوکاراں کی ہرزہ سرائیاں :

اس موضوع کے شروع میں ہی آیئے پاکستان کی انجمنِ موسیقاراں وگلوکاراں کی ہرزہ سرائیوں پر بھی ایک نظر ڈالتے چلیں اور ''صوتُ الشّیطان'' کو عام کرنے والوں کی فکر وسوچ کا رخ بھی دیکھ لیں کہ حزبُ الشّیطان کے ممبران، موسیقاران، گلوکاران، آڈیو، ویڈیو فلموں گانوں کے تاجران اور فلم سازان اس گانا وموسیقی کے بارے میں کیا کیا کہتے ہیں؟ چنانچہ کلچر و ثقافت کے نام پر فحاشی پھیلانے والے مختلف گروہوں کے لوگوں کا کہنا ہے:

☆ ہم نوجوان طلبہ اور طالبات کو ان کی پسند کی دُھنیں اور گیت مہیّا کر کے دورانِ مطالعہ ان کی دماغی تھکن کو دور کر دیتے ہیں۔

☆ ہم بیوپاریوں کو گاہکوں سے بھاؤ تول کرنے کی ذہنی کشمکش سے پیدا ہونے والی جسمانی تھکن کو ان کی پسند کے نغمے پیش کر کے خوش وخرم کر دیتے ہیں۔

☆ ہم کسانوں کو کھیتوں میں کمر توڑ محنت اور حالات کی مایوس کن حوصلہ شکن فضاؤں سے نکال کر انہیں ان کی پسند کی دُھنوں اور گیتوں کے بولوں سے نیا ولولہ دیتے ہیں۔

☆ ہم بسوں، ویگنوں، ٹرکوں اور ٹرالی کے ڈرائیوروں کو لمبے سفر کی اعصاب شکن زندگی میں انہیں اِن کی پسند کے مطابق کبھی وصال اور کبھی فراق......کبھی عشق ومحبت کے گیت، ڈسکو، پاپ میوزک، ٹُھمریاں، دادرے، اور قوّالیاں سنا کر چاق وچوبند کر دیتے ہیں۔

☆ ہم نکھٹو، عشق ومحبت میں دل شکستہ اور غربت کے گھائل نوجوانوں کے ارمانوں کو ان کی پسند کے نغموں سے تھپکیاں اور دلاسے دیتے ہیں۔

## // گانا وموسیقی //

☆ ہم من چلے رئیسوں کی تنہائیوں کو ان کی پسند کے نغموں سے جگ مگ کردیتے ہیں اور تصوّرات میں چاروں طرف حسین و جوان رقّاصاؤں کے ڈیرے آباد کردیتے ہیں اور عشق و محبت سے بھرپور ایسی دھنیں ان کی خدمت میں پیش کرتے ہیں کہ ان کے جسم کا ہر ہر حصہ بے ساختہ ان کی ردھم پر تھرتھرا اٹھتا ہے۔

☆ ہم بوڑھوں کی خواب گاہ میں ان کی پسند کے ایسے نغمے پیش کرتے ہیں کہ انکے جذبات پھر سے جوان ہوجاتے ہیں۔ وہ بے ساختہ پکار اٹھتے ہیں: ؎

غزل اُس نے چھیڑی مجھے ساز دینا

ذرا عمرِ رفتہ کو آواز دینا

☆ بازاروں کے ہنگامے مسحور کن نغموں سے حسین ہیں، گلیوں اور محلوں کی آبادیاں ہمارے نغموں، گیتوں اور دھنوں پر رقص کرتی ہیں۔

☆ قومی ثقافت، کلچر، آرٹ اور فن کے محافظ ہم ہیں۔ ہم سب آپ کے خدمت گار! آپ کی پسند کے سوا ہماری نظروں میں باقی سب ہیچ ہے۔

☆ ساز وموسیقی کا کاروبار کرنے والے مذکورہ اداروں کے سربراہان کی ہم نوائی میں حاکم بھی حاکمانہ بلکہ آمرانہ انداز لیئے ببانگِ دُہل اعلان کرتے ہوئے کہتے ہیں:

''ہم عوام کی پسند کا احترام کرتے ہیں، عوام ہماری جان ہیں، آن ہیں۔ ہم ان کی پسند کے سوا کسی کے پابند نہیں۔ عوام کی پسند کے خلاف بولنے والے اچھی طرح جان لیں، ہماری ثقافت اتنی مضبوط ہے کہ ان کے نومولود بچے کے کان میں آذان کی آواز ٹکرانے سے پہلے ہمارے نغموں کا رس گُھلتا ہے''۔

## اسکا کیا کریں ؟

اگر بات صرف فحاشی کا کاروبار کرنے والے انہی لوگوں کی ہوتی تو شائد ان پر نکیر

کرنے کی بھی ضرورت نہیں تھی کیونکہ ایسی ہر بات کے خلاف صحیح العقیدہ ہر مسلمان کے دل میں فطرتاً نفرت موجود ہے۔

لیکن اس کا کیا کریں کہ اس معاملہ میں تو علم کے بعض بڑے بڑے برج بھی گر گئے ہیں۔

علاّمہ ابنِ حزم رحمہٗ اللہ اسلامی و علمی دنیا کے بڑے معروف عالم گزرے ہیں اور انکی بعض کتابیں بڑی معروف، ضخیم و مفید اور معروف ہیں جیسے المحلّیٰ وغیرہ، اور جیسا کہ یہ ضرب المثل بھی معروف ہے: (لِكُلِّ فَارِسٍ كَبُوَةٌ) کہ

گرتے ہیں شاہسوار ہی میدانِ جنگ میں

وہ طفل کیا گرے گا جو گھٹنوں کے بل چلے

اور کوئی عالم یا امام معصوم بھی نہیں ہوتا، چنانچہ علاّمہ ابنِ حزم کے قلم سے ایک رسالہ نکل گیا جس کا نام ہے: ''رِسَالَةٌ فِي الْغِنَاءِ الْمُلْهِيْ، أَمُبَاحٌ أَمْ مَحْظُوْرٌ؟'' اس رسالہ میں انہوں نے ہر قسم کے گانے اور موسیقی کو مباح و جائز قرار دے دیا، ان کا یہ رسالہ دار الھنا، بولاق، مصر کی طرف سے ڈاکٹر احسان رشید عباس کی تحقیق و تعلیق کے ساتھ شائع ہوا، اس رسالے میں علاّمہ موصوف نے گانے اور موسیقی کو حرام دینے والی دس سے زیادہ احادیث کو ذکر کر کے ان سب کو ضعیف و کمزور قرار دے دیا ہے، جبکہ یہ انکی عالی قدر شخصیّت سے قطع نظر ایک عالم کی چُوک و لرزش ہے۔

اسی طرح مصر کی جماعتِ اسلامی کے ماہنامہ ''الاخوان المسلمون'' شمارہ ۱۱ بابت ۲۹ / ذوالقعدہ ۱۳۷۳ھ میں ایک سوال کے جواب میں معروف مصری عالم شیخ محمد ابوزہرہ نے بھی گانے اور موسیقی کو مباح و جائز کہہ دیا، البتہ انھوں نے یہ شرط عائد کر دی کہ اگر کوئی موسیقی و گانا جنسی جذبات میں تحریک و اشتعال کا باعث بننے والا نہ ہو اور نہ ہی وہ نماز اور ذکرِ الٰہی کی راہ میں رکاوٹ بنے تو اسکے مخالفِ دین اور حرام ہونے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔

## // گانا وموسیقی //

شیخ محمد ابوزہرہ مصری کے بعض شاگردوں نے بھی اپنے استاد کی تقلید کرتے ہوئے نہ صرف موسیقی وگانے کو مباح وجائز قرار دیا بلکہ شیخ محمد الغزالی نے تو یہ ڈھینگ بھی مادی کہ وہ عالَمِ عرب کی مشہور سنگر اُم کلثوم کے گانے اور معروف موسیقار محمد عبدالوہاب وغیرہ کی موسیقی سنتے ہیں ۔

ایسے ہی شیخ محمد ابوزہرہ کے ایک دوسرے شاگرد ڈاکٹر یوسف القرضاوی (دولۃ قطر) بھی ہیں جو گانے وموسیقی کیلئے اپنے دل میں نرم گوشہ رکھتے ہیں....

یہ چاروں حضرات دنیا کی انتہائی قدیم اور شہرت یافتہ یونیورسٹی جامع ازہر کے ''فیض یافتہ'' ہیں۔ وہی جامع ازہر جہاں کبھی ایک فن کے طور پر موسیقی کی باقاعدہ تعلیم وتدریس جاری رہی۔ [1] وَلاَ حَوْلَ وَ لاَ قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ .

مصری وزیرِ اوقاف نے ملکی ووطنی خدمت پر مامور موسیقی کو نماز اور روزہ کی طرح ایک عبادت بنادیا ہے۔ پاکستان کے ایک سابق وزیرِ اطلاعات ونشریات مولانا کوثر نیازی نے بھی کچھ عرصہ پہلے فلمی دنیا سے متعلقہ لوگوں کے اجتماع میں موسیقی کو روح کی غذاء قرار دے دیا تھا۔

اس طرح کے معروف لوگ جب ایسی کوئی بات کہہ دیں تو وہ کمزور دلوں میں شک پیدا کردیتی ہے کہ شائد اسکی کوئی گنجائش ہوگی، حالانکہ ایسا ہرگز نہیں ہے بلکہ یہ گانا وموسیقی قطعاً حرام ہیں جس پر کتاب وسنّت کی نصوص اور آئمہ وعلماءِ امّت کے اقوال شاہد ہیں ۔

## ایک شرعی قاعدہ :

اس سلسلہ میں سب سے پہلے تو ایک شرعی قاعدہ ذہن میں بٹھالیں جو کہ کمالِ شریعت کا مظہر ہے اور وہ ہے: ''سدِّ باب'' یا ''سدِّ ذریعہ'' کہ اسلام نے اگر کسی چیز کو حرام قرار دیا تو اسکے تمام راستے اور دروازے بھی بند کردیئے اور اس تک پہنچانے والے تمام وسائل وذرائع کو بھی حرام کردیا مثلاً جب زنا کو حرام قرار دیا تو اس تک پہنچانے والے تمام امور جیسے بے پردگی،

---

[1] حکم الاسلام فی الغناء للشیخ محمد الحامد ص : ۷ طبع چهارم دار المجتمع الخبر و جده .

غیر محرم مرد وزن کی خلوت، مرد وزن کا بے حجاب اختلاط، ننگی و نیم عریاں تصویریں، گندی تحریریں اور فحش گانے وغیرہ بھی ممنوع قرار دے دیئے۔ اور فقہاء نے یہ قاعدہ طے کر دیا:

(مَا أَدّٰیٰ اِلَی الْحَرَامِ فَھُوَ حَرَامٌ )

''ہر وہ چیز جو کسی حرام فعل کی طرف لے جانے والی ہو، وہ چیز بھی حرام ہے''۔

علاّمہ ابنِ قیّم رحمہ اللہ نے اپنی کتاب '' اغاثة اللهفان من مصايد الشيطان ''میں اس ''سدِّ باب اور سدِّ ذریعہ'' والے قاعدے کے کتاب وسنت سے درجنوں دلائل اور مثالیں دی ہیں، جنکی تفصیل انکی اس کتاب میں دیکھی جاسکتی ہے۔

غرض موسیقی وگانا اور فحش گفتگو کرنا اور سننا محض گناہ ہی نہیں بلکہ زنا کی ایک قسم شمار کیا گیا ہے جیسا کہ صحیح مسلم ،ابو داؤد اور دیگر کتبِ حدیث میں نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

((کُتِبَ عَلیٰ ابْنِ آدَمَ نَصِیْبُهُ مِنَ الزِّنَا ، مُدْرِکُ ذَالِکَ لَا مَحَالَةَ))

''بنی آدم پر زنا کا حصہ لکھا ہوا ہے جسے وہ لامحالہ پائے گا ''۔

اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی تفصیل بیان کرتے ہوئے فرمایا:

((وَ الْأُذُنَانِ زِنَاھُمَا اَلْاِسْتِمَاعُ ، وَ اللِّسَانُ زِنَاهُ الْکَلَامُ))

'' کانوں کا زنا [فحش وبُری باتیں ] سننا ہے، اور زبان کا زنا [زبان سے بُری باتیں] کرنا ہے''۔

اس سے آگے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید فرمایا:

''ہاتھوں کا زنا پکڑنا [اور ایک روایت میں چھونا ] ہے، پاؤں کا زنا [بُرے کام کیلئے ] چلنا ہے، منہ کا زنا [حرام ] بوسہ لینا ہے، دل مائل ہوتا ہے اور تمنّا کرتا ہے اور شرمگاہ اسکی تصدیق یا تکذیب کر دیتی ہے''۔ [1]

---

[1] صحیح مسلم ۸/۵۲ ، صحیح ابو داؤد : ۱۸۶۸ ، مسند احمد ۲: ۲۷۶، ۳۴۳، سلسلة الاحاديث الصحيحه ۲۸۰۴

سدِّ باب والے قاعدہ اوراس حدیث کو پیشِ نظر رکھیں تو موسیقی و گانے کی قباحتیں کھل کرسامنے آجاتی ہیں۔

## دوسرا قاعدہ :

ایسا ہی ایک اَور قاعدہ بھی ہے کہ مسلمان حرام تو حرام، اُن چیزوں سے بھی اجتناب کرے جو کہ حلّت وحرمت واضح نہ ہونے کی وجہ سے مشتبہ ہوں، تاکہ مشتبہ اموروا شیاء میں واقع ہونے کے نتیجہ میں وہ کہیں صریح حرام میں واقع نہ ہوجائے۔

اور یہ قاعدہ بھی دراصل ''سدِّ باب وسدِّ ذریعہ'' والے قاعدے کی ہی ایک قسم ہے۔ اوراِس قاعدے کی اصل وہ حدیث ہے جو کہ **صحیح بخاری و مسلم** میں حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جسمیں ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

**((اَلْحَلَالُ بَيِّنٌ وَ الْحَرَامُ بَيِّنٌ وَ بَيْنَهُمَا أُمُوْرٌ مُشْتَبِهَاتٌ،لا يَعْلَمُهَا كَثِيْرٌ مِنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ فَقَدِ اسْتَبْرَأَ لِعِرْضِهٖ وَ دِيْنِهٖ وَ مَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ ...))**

'' حلال واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے اوران دونوں کے مابین کچھ امور مشتبہ ہیں جنکی حقیقت کو بکثرت لوگ نہیں جانتے۔لہٰذا جو شخص ان مشتبہ امور سے بچ گیا، اس نے اپنی آبرواوردین کو محفوظ کرلیااور جوان مشتبہ امور میں مبتلا ہوگیاوہ حرام میں مبتلا ہوگیا...''۔

اوراس کے آگے نبی ﷺ نے بادشاہ کی چراگاہ کی مثال دیتے ہوئے سمجھایا کہ اگر کوئی دوسرا شخص اس خاص چراگاہ کے قریب اپنے جانور چرائے گا تو وہ کسی بھی وقت اس چراگاہ میں جانکلیں گے۔خبردار! جس طرح ہر بادشاہ کی ایک خاص جگہ و چراگاہ ہے اُسی طرح اللہ کی چراگاہ اسکے حرام کردہ امور ہیں...۔ (1)

---

(1) بخاری و مسلم ، سننِ اربعہ ، صحیح الجامع الصغیر : ۳۱۹۳ ، غایۃ المرام فی تخریج احادیث الحلال و الحرام : ۲۰

اس قاعدے کی رُو سے بھی گانے اور موسیقی کا جواز ختم ہو جاتا ہے اور وہ کم از کم مشکوک ومشتبہہ اشیاء میں داخل ہو جاتے ہیں جنکا سننا اور انکے لیئے دل میں نرم گوشہ رکھنا عالم تو عالم کسی عامی مسلمان شخص کو بھی زیب نہیں دیتا۔

ڈاکٹر یوسف القرضاوی نے اپنی کتاب ''الحلال و الحرام في الاسلام ''میں ان مذکورہ دونوں قاعدوں کا خود بڑے پُرستائش انداز سے ذکر بھی کیا ہے لیکن جب گانا اور موسیقی کی باری آئی تو قواعدِ شریعت کی بجائے خواہشاتِ نفس کی رَو میں بہہ گئے۔ (۱)

## گانا وموسیقی کی حُرمت: قرآنِ کریم سے

اللہ تعالیٰ نے جن کاموں کو حرام قرار دیا ہے انکے لیئے مختلف کلمات اور انداز اختیار فرمائے ہیں جنکی مثالیں قرآنِ کریم اور حدیثِ رسول ﷺ کے اسلوبِ بیان میں بکثرت پائی جاتیں ہیں مثلاً کبھی اسے حرام، منع، ناپسندیدہ اور ملعون قرار دیا ہے، کہیں اسے رحمت سے دوری کا باعث یا رحمت کے فرشتوں کے حاضر نہ ہونے کا سبب، بُرے لوگوں اور کفّار ومشرکین کا وطیرہ وشیوہ، باعثِ مسخ، سببِ پتھراؤ، باعثِ عذاب، زمین میں دھنسائے جانے کا موجب، جھوٹ [الزور]، گناہ، لغو اور بے ہودہ کام کہا ہے اور کبھی شیطانی کام اور اسکے کرنے والے کو شیطان کا آلۂ کار بتایا ہے۔اور گانا وموسیقی کو حرام قرار دینے کیلئے یہ تمام انداز قرآن وسنت میں ملتے ہیں۔ (۲)

یہی وجہ ہے کہ گانا وموسیقی کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے لیکر آج تک تمام اہلِ علم حرام قرار دیتے آئے ہیں اور ان کی حرمت پر قرآنِ کریم، حدیثِ رسول ﷺ اور آثار واقوالِ صحابہ و سلفِ اُمّت شاہد ہیں چنانچہ آیئے سب سے پہلے اس سلسلہ میں قرآنِ کریم کے بعض مقامات کا

(۱) الحلال و الحرام فی الاسلام، ص:۳۱ تیرھواں ایڈیشن۔
(۲) دیکھیئے: دوماہی ''طیّبات'' لاہور، جلد:۲ شمارہ:۵ ۱۴۲۳ھ، ۲۰۰۲ء ۔

مطالعہ کریں۔

## پہلی آیت :

اس سلسلہ میں پہلی آیت سورۃ لقمان کی آیت :٦ ہے جسمیں ارشادِ الٰہی ہے :

﴿وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْتَرِیْ لَھْوَ الْحَدِیْثِ لِیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بِغَیْرِ عِلْمٍ وَّ یَتَّخِذَھَا ھُزُوًا أُولٰٓئِکَ لَھُمْ عَذَابٌ مُّھِیْنٌ﴾(سورۃ لقمان: ٦)

''اور لوگوں میں سے بعض ایسے ہیں جو لغو باتیں خریدتے ہیں تا کہ [لوگوں کو] بے علمی کے ساتھ اللہ کے راستے سے گمراہ کریں، اور اس [دین] سے استہزاء و مذاق کریں۔ یہی لوگ ہیں جنھیں ذلیل کرنے والا عذاب ہوگا''۔

## تفسیرِ نبوی ﷺ :

اس آیت میں وارد کلمہ ﴿ لَھْوَ الْحَدِیْثِ ﴾ سے مراد گانا بجانا یا ساز و موسیقی ہے۔ اس بات کا پتہ خود نبیٔ اکرم ﷺ سے چلتا ہے چنانچہ معجم طبرانی کبیر میں حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا :

((لَا یَحِلُّ بَیْعُ الْمُغَنِّیَاتِ وَ لَا شِرَاءُ ھُنَّ وَ لَا تِجَارَۃٌ فِیْھِنَّ وَ ثَمَنُھُنَّ حَرَامٌ ))

''گلوکاراؤں کا خریدنا، بیچنا اور انکی تجارت کرنا حلال نہیں اور انکی قیمت کھانا حرام ہے''۔

اسکے بعد آپ ﷺ نے فرمایا :

((اِنَّمَا نَزَلَتْ ھٰذِہِ الْآیَۃُ فِيْ ذَالِکَ ))

''یہ آیت اسی [گانے بجانے] کے بارے میں نازل ہوئی ہے''۔

آگے مذکور ہے کہ نبی ﷺ نے سورۂ لقمان کی یہ آیت :٦ مکمل تلاوت فرمائی، اور پھر

فرمایا:

''مجھے قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے، کوئی شخص جب گانا گاتے ہوئے اپنی آواز اونچی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ دو شیطان بھیج دیتا ہے جو اسکے دونوں کندھوں پر چڑھ کر اسکے سینے پر پاؤں مارنے (رقص کرنے) لگتے ہیں، اور نبی ﷺ نے اپنے سینۂ مبارک کی طرف اشارہ فرمایا: اور جب تک وہ خاموش نہ ہو جائے وہ پاؤں مارتے ہی رہتے ہیں''۔ [1]

اس حدیث میں اس آیت کے کلمات ﴿لَهْوَ الْحَدِيْثِ﴾ کی وضاحت آ گئی کہ اس سے مراد گانا و موسیقی اور گلوکار و موسیقار ہیں اور یہ آیت ہی انہی اشیاء کو حرام کرنے کیلئے نازل کی گئی ہے۔

## تفسیر و آثارِ صحابہ رضی اللہ عنہم اور آثارِ تابعین رحمۃ اللہ علیہم وغیرہ :

اس آیت کے سببِ نزول کا پتہ کئی دیگر آثارِ صحابہ رضی اللہ عنہم اور اقوالِ تابعین رحمۃ اللہ علیہم سے بھی چلتا ہے:

### ① اثرِ ترجمان القرآن رضی اللہ عنہما:

ترجمان القرآن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے **الادب المفرد امام بخاری، مصنف ابن ابی شیبہ ، سنن کبریٰ بیہقی اورتفسیر ابن جریر طبری** میں مروی ہے :

((نَزَلَتْ فِي الْغِنَاءِ وَ اَشْبَاهِهٖ)) [2]

''یہ آیت گانے بجانے وغیرہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے''۔

[1] المعجم الکبیر للطبرانی، جلد:۸ حدیث:۷۷۴۹، ۷۸۰۵، ۷۸۲۵، ۷۸۵۵، ۷۸۶۲

[2] الادب المفرد امام بخاری : ۱۲۶۵ ، مصنف ابنِ ابی شیبہ ۳۱۰/۶ ، بیہقی ۱۰ / ۲۲۰-۲۲۳ ، تفسیر ابن جریر طبری ۲۱ / ۴۰

## ② اثرِ حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ :

اسی طرح مصنف ابن ابی شیبہ ،سنن و شعب الایمان بیہقی ، مستدرک حاکم اور تفسیر طبری میں ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے سورۂ لقمان کی اس آیت:٦ میں وارد کلمہ ﴿ لَهْوَ الْحَدِيْثِ ﴾ کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا:

((هُوَ الْغِنَاءُ وَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ یُرَدِّدُهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ)) [1]

''اس سے مراد گانا بجانا ہے، مجھے اُس ذات کی قسم جسکے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں ہے،اورانھوں نے یہ بات تین مرتبہ کہی''۔

اس اثر کی سند کو امام حاکم ،علامہ ذہبی ،علامہ ابنِ قیّم اور امام ابن الجوزی نے صحیح قرار دیا ہے۔ [2]

## ③ اثرِ حضرت عکرمہ رحمہ اللہ :

ایک تیسرا اثر حضرت عکرمہ رحمہ اللہ سے تاریخ امام بخاری، تفسیر ابن جریر طبری ، بیہقی اور مصنّف ابن ابی شیبہ میں مروی ہے،اُن سے پوچھا گیا: ﴿ لَهْوَ الْحَدِيْثِ ﴾ سے کیا مراد ہے؟ تو انھوں نے فرمایا:

(هُوَ الْغِنَاءُ) [3] ''اس سے مراد گانا بجانا ہے''۔

اس اثر کی سند کو حسن درجے کی اور متابعت کی وجہ سے اس اثر کو صحیح قرار دیا گیا ہے۔ [4]

---

[1] ابنِ ابی شیبہ ٦/٣١٠ ، سنن بیہقی ١٠ / ٢٢١،٢٢٣ ، شعب الایمان ٤/ ٦٧٨ : ٥٠٩٦ ، تفسیر ابنِ جریر طبری ٢١/٤٠، مستدرک حاکم ٢/٤١١

[2] تحریم آلات الطرب، ص : ١٤٣ .

[3] تاریخِ امام بخاری ٢/٢١٧ ، تفسیر طبری ٢١/٤٠ ، ابنِ ابی شیبہ ٦/٣١٠، بیہقی ١٠/٢٢١،٢٢٣

[4] الطبری ایضاً

### ④ اثرِ امام مجاہد رحمہ اللہ :

بالکل اِنہی لفظوں میں ایک اثر حضرت امام مجاہد رحمہ اللہ سے بھی مروی ہے، جسے ابن ابی شیبہ، ابن جریر طبری اور ابو نعیم نے حلیۃ الاولیاء میں روایت کیا ہے ۔

### ⑤ اثرِ ثانی :

امامِ تفسیر حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے تفسیر ابن جریر طبری میں ایک دوسرا اثر بھی حضرت ابن جریج رحمہ اللہ کے طریق سے مروی ہے جسمیں وہ بیان کرتے ہیں کہ امام مجاہد رحمہ اللہ نے فرمایا :

( اَللَّهْوُ: اَلطَّبَلُ ) ⁽¹⁾ ''لہوالحدیث سے مراد طبلہ وساز ہے''

### ⑥ اثرِ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ :

اس سلسلہ میں ابن ابی حاتم کی روایت سے امام سیوطی نے اپنی تفسیر الدّر المنثور میں حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کا ایک اثر بھی ذکر کیا ہے جسمیں انہوں نے فرمایا ہے:

(نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ :﴿وَمِنَ النَّاسِ...... الخ ﴾فِي الْغِنَاءِ وَ الْمَزَامِيْرِ )

''یہ آیت﴿وَمِنَ النَّاسِ...... الخ ﴾ گانے اور بانسریوں یعنی ساز و موسیقی کے بارے میں نازل ہوئی ہے''۔

اِنہی سب آثار کے پیشِ نظر امام واحدی نے اپنی التفسیر الوسیط میں کہا ہے کہ اکثر مفسّرین کرام کے نزدیک ﴿لَهْوَ الْحَدِيْثِ﴾ سے مراد گانا ہی ہے ۔

### دوسری آیت :

گانے بجانے کے حرام ہونے پر جس دوسری آیت سے استدلال کیا گیا ہے وہ سورۂ بنی اسرائیل کی آیت: ۶۴ ہے جسمیں اللہ تعالیٰ نے شیطان اور اسکی جماعت سے مخاطب ہو کر

⁽¹⁾ الطبری ایضاً

## // گانا وموسیقی //

ارشادفرمایاہے :

﴿وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِکَ وَاَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِکَ وَرَجِلِکَ وَ شَارِکْهُمْ فِي الْاَمْوَالِ وَ الْاَوْلَادِ وَعِدْهُمْ وَ مَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطَانُ اِلَّا غُرُوْرًاo﴾

''اوران میں سے جس کو بہکا سکے،اپنی آواز سے بہکا تارہ اوران پر اپنے سواروں اور پیادوں کو چڑھا کرلاتا رہ اورانکے مال واولاد میں شریک ہوتا رہ اوران سے وعدے کرتارہ،اورشیطان ان سے جووعدے کرتا ہے،سب دھوکہ ہے'' ۔

### آوازِشیطان :

اس آیت میں شیطان کی جس آواز کا ذکرآیا ہے وہ اللہ کی نافرمانی کی طرف پُرفریب دعوت دینے والی ہرآواز ہے۔حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما اورامام مجاہد رحمہ اللہ جیسے بعض عظیم مفسّرین نے اس سے گاناوموسیقی اورلہوولعب ہی مرادلیاہے۔

### صوت الشیطان :

ابنِ ابی حاتم نے اپنی تفسیر میں نقل کیا ہے کہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے ﴿وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِکَ﴾ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا:

((كُلُّ دَاعٍ اِلَىٰ مَعْصِيَةٍ)) .

''معصیت وگناہ کی طرف بلانے والی ہرآواز وچیز''۔

اور یہ بات واضح ہے کہ گانا نافرمانی کے دواعی میں سے سب سے بڑھ کر ہے لہٰذا اسے[صوتُ الشّیطان ] کا نام دیا گیا ہے ۔

اورانہی کلمات کی تفسیر میں کئی دیگرآئمۂ تفسیر کے نزدیک بھی گانے اور ہرکلامِ باطل کو[ صوتُ الشّیطان] قرار دیا گیا ہے ، اور امام مجاہد نے بانسریوں [ ساز وموسیقی ] کو شیطان کی

آواز کواور حضرت حسن بصری نے حرام دَف [ جو عید و شادی پر عورتوں کے علاوہ کسی اور کے ہاتھوں بجائی جائے ] کو بھی شیطان کی آواز قرار دیا ہے ۔

## تیسری آیت :

اس سلسلہ میں قرآنِ کریم کے ایک تیسرے مقام سے بھی استدلال کیا جاتا ہے جو کہ سورۃ النجم کی آیات:۵۹،۶۰،۶۱ ہیں، جہاں ارشادِ ربانی ہے :

﴿اَفَـمِـنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ o وَتَـضْـحَكُوْنَ وَ لَا تَبْكُوْنَ o وَ أَنْتُمْ سَامِدُوْنَ ﴾

’’اب کیا وہ یہی باتیں ہیں جن پر تم اظہارِ تعجب کرتے ہو، ہنستے ہو اور روتے نہیں ہو، اور غفلت میں مبتلا ہو کر [ گا بجا ] کر انہیں ٹالتے ہو؟‘‘ ۔

## سمود یعنی گانا بجانا :

یہاں ﴿ سَامِدُوْنَ ﴾ کا معنیٰ امام راغب اصفہانی نے مفردات القرآن میں تکبّر وغرور سے سَر منہ چڑھانا بیان کیا ہے۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما اور امام مجاہد رحمہ اللہ سے یہی تفسیر منقول ہے جبکہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے ہی ایک دوسرے قول میں، اور عکرمہ وابو عبید نحوی رحمہما اللہ کا کہنا ہے:

(اَلسُّمُوْدُ اَلْغِنَاءُ فِي لُغَةِ الْحِمْيَرِ ، يُقَالُ : اُسْمُدِيْ لَنَا أَيْ غَنِّيْ لَنَا)

’’حمیری [ یمنی عربی ] زبان میں سَمُود کا معنیٰ گانا بجانا ہے، کہا جاتا ہے: اُسْمُدِیْ لَنَا یعنی ہمارے لیئے گاؤ‘‘ ۔ ①

اسی معنیٰ کے اعتبار سے اس آیت میں اشارہ ہے کہ کفّارِ مکہ قرآن کی آواز کو دبانے اور لوگوں کی توجہ ہٹانے کیلئے زور زور سے گانا شروع کر دیتے تھے تو گویا یہ گانا وموسیقی کفّار و مشرکین کا وطیرہ وشیوہ ہے۔ ②

---

① تحریم آلات الطرب ص:۱۴۳۔

② تفسیر ابن کثیر ۴/۲۲۹ ، تفہیم القرآن ۵/۲۲۴، اغاثۃ اللھفان ابن قیم .

## چوتھی آیت :

حُرمتِ ساز وآواز پر ہی ایک چوتھی آیت سے بھی استدلال کیا جاتا ہے جوکہ سورۃ الفرقان کی آیت:۷۲ ہے، جسمیں اللہ تعالیٰ نے فرمایاہے:

﴿وَالَّذِیۡنَ لَا یَشۡهَدُوۡنَ الزُّوۡرَ وَ اِذَا مَرُّوۡا بِاللَّغۡوِ مَرُّوۡا کِرَاماً o﴾

''اور(عبادُالرحمٰن میں وہ بھی شامل ہیں) جوجھوٹی گواہی نہیں دیتے اور جب کسی لغو وبیہودہ چیز کے پاس سے ان کا گزر ہوتا ہے تو وہ شریفانہ انداز سے گزر جاتے ہیں''۔

## مقاماتِ ساز وآواز:

اس آیت میں ﴿وَالَّذِیۡنَ لَا یَشۡهَدُوۡنَ الزُّوۡرَ﴾ کا ایک مفہوم تو یہی ہے کہ وہ جھوٹی گواہی نہیں دیتے البتہ محمد بن حنفیہ رحمہ اللہ نے اس کا مفہوم یہ بیان کیا ہے کہ لغو وبیہودہ کاموں اور گانے بجانے کے مقامات ومواقع پر شرکت نہیں کرتے۔غرض بقولِ علاّمہ ابن قیم:

''سلفِ امت نے الزُّوۡر کی تفسیر گانے اور تمام باطل امور سے کی ہے''۔ (۱)

اور ﴿وَ اِذَا مَرُّوۡا بِاللَّغۡوِ مَرُّوۡا کِرَاماً o﴾ کا مفہوم یہ بیان کیا گیا ہے کہ وہ کسی لغو وبیہودہ کام والی جگہ پر حاضر نہیں ہوتے اور اگر کبھی اتفاق سے انہیں ایسی جگہ سے گزرنا ہی پڑے تو نہایت مہذّب وشریفانہ انداز سے انہیں نظر انداز کیئے ہوئے گزر جاتے ہیں۔ (۲)

## پانچویں آیت :

گانا بجانا خصوصاً ساز وموسیقی کے حرام ہونے کی دلیل کے طور پر ایک پانچویں آیت بھی پیش کی جاسکتی ہے۔چنانچہ اللہ تعالیٰ نے کفّار کے بارے میں سورۃ الانفال، آیت:۳۵ میں فرمایاہے:

---

(۱) اغاثة اللهفان ابن قيم . (۲) ابن كثير ۲۸۳/۳ .

﴿وَ مَا كَانَ صَلَوٰتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ اِلَّا مُكَآءً وَّ تَصْدِيَةً﴾.

''اوران لوگوں کی نماز خانۂ کعبہ کے پاس سیٹیاں اور تالیاں بجانے کے سوا کچھ نہ تھی''۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، عطیہ، مجاہد، ضحاک، حسن بصری اور قتادہؒ کہتے ہیں کہ اَلْمُكَآءُ سے مراد سیٹیاں مارنا اور اَلتَّصْدِيَةُ کا معنیٰ تالیاں بجانا ہے۔ اہلِ لُغت نے بھی اَلْمُكَآءُ کا معنیٰ سیٹی مارنا اور اَلتَّصْدِيَةُ کا معنیٰ تالی بجانا ہی ذکر کیا ہے جو کہ ساز و موسیقی کی قسم ہے۔ ﴿1﴾

غرض قرآنِ کریم کے ان پانچ مقامات سے گانے بجانے، ساز و آواز اور راگ رنگ کے حرام ہونے کا واضح پتہ چلتا ہے۔

## گانے بجانے کی حُرمت: احادیثِ رسول ﷺ کی روشنی میں

گانے اور موسیقی کے حرام ہونے کا پتہ متعدد احادیثِ رسول ﷺ سے بھی چلتا ہے جن میں سے چند احادیث درجِ ذیل ہیں:

### پہلی حدیث :

حضرت ابو عامر۔ یا ابو مالک۔ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبیٔ اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے :

((لَيَكُوْنَنَّ مِنْ أُمَّتِي أَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّوْنَ الْحِرَ وَ الْحَرِيْرَ وَ الْخَمْرَ وَ الْمَعَازِفَ ...))

''میری امت میں سے ایسے لوگ ضرور پیدا ہونگے جو شرمگاہ [زنا]، ریشم، شراب اور گانا و موسیقی کو حلال کرلیں گے''۔

---

﴿1﴾ اغاثة اللهفان ابن قيم .

اس حدیث میں بعض دیگر امور کے تذکرہ کے بعد اس کے آخر میں یہ بھی مذکور ہے :

((وَ یَمْسَخُ آخَرِیْنَ قِرَدَۃً وَ خَنَازِیْرَ اِلیٰ یَوْمِ الْقِیَامَۃِ)) [۱]

''ان میں سے بعض کو اللہ تعالیٰ قیامت تک کیلئے بندروں اور خنزیروں کی شکل میں مسخ کردے گا''۔

## المعازف کیا ہے ؟

المعازف کی تشریح بیان کرتے ہوئے النہایۃ میں ابن الاثیر نے لکھا ہے:

''دفیں [ڈھول تاشے] جو بجائے جاتے ہیں''۔

القاموس المحیط میں فیروز آبادی لکھتے ہیں:

''آلاتِ لہو ولعب جیسے عُود وسارنگی اور طبلہ وطنبورہ ہیں...اور المعازف ان آلات سے کھیلنے [بجانے] والا اور گانے والا ہے''۔ [۲]

علامہ ابن قیم نے اغاثۃ اللھفان فی مصاید الشیطان میں لکھا ہے:

'' المعازف سے مراد تمام آلاتِ لہو وموسیقی ہیں اور اس میں اہلِ لُغت کے مابین کوئی اختلاف نہیں ہے''۔ [۳]

اور علامہ ذہبی نے بھی لکھا ہے کہ المعازف تمام آلاتِ لہو ولعب کا نام ہے جو بجائے جاتے ہیں جیسے بانسری، طنبورہ، شبابہ [بانسری کی قسم] اور صنج [طبل] وغیرہ۔ [۴]

اس حدیث کے یہ الفاظ کہ:''میری امت کے بعض لوگ ان (چار چیزوں) کو حلال کرلیں گے''۔ یہ اس بات کی دلیل ہیں کہ یہ چیزیں دراصل حرام ہیں لیکن وہ لوگ حیلوں

---

[۱] صحیح بخاری تعلیقاً بالجزم مع الفتح ۱۰/۵۱، ۵۶، حدیث : ۵۵۹۰ کتاب الاشربۃ.

[۲] القاموس المحیط مادۃ '' عزف ''

[۳] اغاثۃ اللھفان.

[۴] سیر اعلام النبلاء ذہبی ۲۱/۱۵۸ ، تذکرۃ الحفّاظ ۲/۱۳۳۸.

بہانوں اور فقہی موشگافیوں سے انہیں حلال کرلیں گے۔ اوران موشگافیوں کی تفصیل ملاّ علی قاری کی المرقاۃ شرح المشکوٰۃ (۱۰۶/۵) اورشیخ البانی کی تحریم آلات الطرب (ص: ۹۳) میں دیکھی جاسکتی ہے۔

## اس حدیث کی استنادی حیثیّت :

امام بخاری نے اس حدیث کو پورے جزم ویقین کے صیغے سے تعلیقاً بیان کیا ہے اور اس سے حجت لی اوراستدلال کیا ہے جومحدّثین کے نزدیک اس حدیث کے صحیح ہونے کی دلیل ہے، چنانچہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ لکھتے ہیں:

> ''آلاتِ لہوو موسیقی کے بارے میں ایک صحیح حدیث بخاری شریف میں ہے جسے امام صاحب نے اپنی شرائطِ صحت پر پوری پاتے ہوئے پورے جزم واعتماد کے ساتھ تعلیقاً روایت کیا ہے''۔ (۱)

## علاّمہ ابن حزم کا اعتراض اوراس کا ردّ :

اس حدیث پر علامہ ابن حزم کا یہ اعتراض کرنا کہ اس میں انقطاع پایا جاتا ہے یہ صحیح نہیں ہے، کیونکہ ہشام بن عمار امام بخاری کے اساتذہ میں سے ہیں اور بقول علاّمہ البانی اس حدیث کو کئی حفّاظ وآئمہ حدیث نے موصولاً بھی ہشام سے بیان کیا ہے، جن میں سے چند ایک درجِ ذیل ہیں:

۱) ابن حبان کے یہاں یہ حدیث صرف المعازف تک ہی ہے۔ (۲)

۲) امام طبرانی (۳) اور طبرانی کے طریق سے ہی اسے ضیاء المقدسی نے ''موافقات ھشام بن عمّار'' (۴) میں روایت کیا ہے۔

---

(۱) الاستقامہ ابنِ تیمیہ ۲۹۴/۱ (۲) ۲۶۵/۸، حدیث :۶۷۱۹ الاحسان

(۳) معجم الکبیر ۳۱۹/۳ ، حدیث:۳۴۱۷

(۴) قلمی ۲/۱-۳۷ بحوالہ تحریم آلات الطرب للالبانی ص:۴۰

۳)مسند الشامیین للطبرانی.[1]

۴)المستخرج علیٰ الصحیح للاسماعیلی اورانہی کے طریق سے سنن کبریٰ بیہقی۔[2]

اوراس حدیث کوروایت کرنے میں ہشام اورانکے استاد صدقہ بن خالد منفرد بھی نہیں بلکہ انکی متابعت کئی دوسرے رواۃ نے کی ہے۔[3] اس حدیث کوشیخ الاسلام ابن تیمیہ[4] اور علاّمہ ابن قیم نے[5] صحیح ومتّصل قرار دیا ہے۔اس حدیث میں لفظ اَلْـمَعَـازِفَ نہیں بلکہ محض کچھ کلام کا تذکرہ کرکے اس کی طرف اشارہ کیا گیا ہے جبکہ اس کی تصریح دوسرے دوثقہ حفّاظ میں سے عبدالرحمٰن بن ابراہیم سے المستخرج للاسماعیلی میں[6] اوراسماعیلی کے طریق سے ہی سنن کبریٰ بیہقی[7] میں اورعیسیٰ بن محمد بن احمد العسقلانی سے تاریخ دمشق ابن عساکر[8] میں موجود ہے۔

۵) التاریخ الکبیر امام بخاری[9] اس حدیث کے آخر میں امام بخاری نے یہ صراحت بھی کی ہے کہ اَلْـمَعَازِفَ والی حدیث میں جوراویٔ حدیث صحابیٔ ''ابوعامر یاابومالک'' میں شک ہے وہ اس روایت کی سند سے دور ہوجاتا ہے اور پتہ چل جاتا ہے کہ وہ حضرت ابومالک اشعری

---

[1] الطبرانی ۳۳۴/۱،حدیث:۵۸۸

[2] سنن کبریٰ بیہقی۲۲۱/۱۰ ،المستخرج بحواله فتح الباری ۱۰/ ۱۵۶

[3] دیکھیۓ: سنن ابی داؤد،حدیث:۴۰۳۹

[4] ابطال التحلیل ص:۲۷ بحواله تحریم آلات الطرب

[5] اغاثة اللهفان

[6] کما فی الفتح۱۵۶/۱۰

[7] سنن کبریٰ بیہقی ۲۷۲/۳

[8] تاریخ دمشق ابن عساکر ۱۵۶/۱۹

[9] التاریخ الکبیر امام بخاری۳۰۴/۱/۱۔۳۰۵

رضی اللہ عنہ ہیں۔ اوراس حدیث کوعلاّمہ ابن قیم نے صحیح السند قرار دیا ہے۔ (۱)

## ایک اوراعتراض اوراس کا ردّ :

یوں امام بخاری کی روایت سے انقطاع کا شُبہہ تو ختم ہوا جو کہ علامہ ابنِ حزم کی طرف سے کیا گیا تھا، البتہ ایک اعتراض جو علامہ ابنِ حزم کو بھی نہیں سُوجھا تھا وہ بعض معاصرین نے گھڑ لیا اور کہہ دیا کہ حدیثِ بخاری کا ایک راوی عطیہ بن قیس مجہول ہے۔ (۲)

۱) پہلی بات تو یہ ہے کہ اس حدیث کو دسیوں کبار محدّثینِ کرام نے صحیح قرار دیتے ہوئے علامہ ابن حزم کا ردّ کیا ہے۔ جیسے امام بخاری، ابن حبان، اسماعیلی، ابن الصلاح، نووی، ابن تیمیہ، ابن قیم، ابن کثیر، ابن حجر، ابن الوزیر، امام سخاوی اور صنعانی رحمۃ اللہ علیہم ہیں۔ (۳)

۲) دوسری بات یہ کہ اگر بفرضِ محال اس روای کو مجہول بھی مان لیا جائے تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ وہ بھی اسے بیان کرنے میں منفرد نہیں بلکہ دوسرے دو راویوں نے ان کی متابعت کی ہے۔ (۴)

## دوسری حدیث :

گانا و موسیقی کے حرام ہونے کا پتہ دینے والی دوسری حدیث مسند بزّار میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جس میں وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

(۱) اغاثة اللهفان.

(۲) تحریم آلات الطرب ص:۸۹

(۳) دیکھیئے: تاریخ کبیر امام بخاری ۱/۱/۳۰۵، ابن ماجه ۴۰۲۰، ابن حبان ۱۳۸۴۔ الموارد، بیهقی ۲۹۵/۸۔ ۲۳۱/۱۰، ابن ابی شیبه ۱۰۷/۸، حدیث: ۳۸۱۰، مسند احمد ۳۴۲/۵، معجم طبرانی کبیر ۳۲۰/۳۔ ۳۲۱، تاریخ دمشق ابن عساکر ۲۲۹/۱۶۔ ۲۳۰ یہاں متابع مالک ابومریم ہیں۔ جبکہ تاریخ کبیر ۱/۱/۳۰۴۔ ۳۰۵ میں متابع ابراہیم بن عبدالحمید ہیں۔

(۴) مسند بزار ۱/۷۷۔ ۷۹۵/۳۷۷۔ کشف الاستار، الاحادیث المختاره للضیاء ۱۸۸/۶/ ۲۲۰۰، ۲۲۰۱۔

((صَوْتَانِ مَلْعُوْنَانِ فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ :مِزْمَارٌ عِنْدَ النِّعْمَةِ وَ رَنَّةٌ عِنْدَ الْمُصِيْبَةِ )) [۱]

''دوآوازوں پر دنیاوآخرت میں لعنت و پھٹکار ہے:
نعمت وخوشی کے وقت بانسری[ساز]اور مصیبت کے وقت غم کی چیخ وبَین''۔

## اس حدیث کی استنادی حیثیت :

علاّمہ منذری نے الترغیب و الترھیب [۲] میں اور علاّمہ ہیثمی نے مجمع الزوائد [۳] میں اس کے راویوں کو ثقہ قرار دیا ہے اور علاّمہ البانی نے اس حدیث کو حسن بلکہ صحیح قرار دیا ہے۔

## اسکی شاہد روایت :

بعض کے یہاں ایک روایت اس حدیث کی شاہد بھی ہے جس میں حضرت جابر اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِنِّي لَمْ أَنْهَ عَنِ الْبُكَاءِ ، وَ لَكِنِّيْ نَهَيْتُ عَنْ صَوْتَيْنِ أَحْمَقَيْنِ فَاجِرَيْنِ: صَوْتٌ عِنْدَ نِعْمَةٍ؛ لَهْوٌ وَ لَعِبٌ وَ مَزَامِيْرُ الشَّيْطَانِ ، وَ صَوْتٌ عِنْدَ مُصِيْبَةٍ ؛ لَطْمُ وُجُوْهٍ ، وَ شَقُّ جُيُوْبٍ وَ رَنَّةُ شَيْطَانٍ)) [۴]

''میں نے رونے سے منع نہیں کیا بلکہ میں نے دوفاجرانہ واحمقانہ آوازوں سے منع کیا ہے۔ایک آواز نعمت وخوشی کے وقت، جولہوولعب اور شیطانی بانسریوں

---

[۱] مسند بزار ۱/۳۷۷/۷۹۵۔ کشف الاستار ، الاحادیث المختارہ للضیاء ۶/۱۸۸/۲۲۰۰،۲۲۰۱۔

[۲] الترغیب ۴/۱۷۷ [۳] مجمع الزوائد ۳/۱۳

[۴] حاکم ۴/۴۰،سنن کبریٰ بیھقی ۴/۶۹،شعب الایمان ۷/۲۴۱/۱۰۶۳،۱۰۶۴، شرح السنہ للبغوی ۵/۴۳۰۔۴۳۱،مسند طیالسی :۱۶۸۳، طبقات ابن سعد ۱/۱۳۸، ابن ابی شیبہ ۳/۳۹۳، المنتخب من المسند لعبد بن حمید ۳/۸/۱۰۴۴، ترمذی :۱۰۰۵ مختصراً ۔

پر مشتمل ہو، دوسری آواز مصیبت کے وقت، جب گال پیٹے، گریبان پھاڑے اور شیطانی چیخ وبَین کیئے جائیں"۔

## اسکا استنادی مقام ومرتبہ :

اسے روایت کر کے امام ترمذی نے حسن [یعنی حسن لغیرہٖ ] قرار دیا ہے۔ علامہ زیلعی نے نصب الرایہ (۱) میں اور علامہ ابن قیم نے اغاثۃ اللھفان (۲) میں امام ترمذی کے حسن قرار دینے کو برقرار رکھا ہے اور حافظ ابن حجر نے اسے فتح الباری میں ذکر کر کے خاموشی اختیار فرمائی ہے جو ان کے قاعدے کی رو سے اس کے حسن ہونے کا اشارہ ہے۔

مجمع الزوائد میں علامہ ہیثمی نے اسے مسند ابو یعلی و بزار کی طرف منسوب کر کے لکھا ہے کہ اس کے ایک راوی محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ میں کلام ہے (۳) جبکہ صرف اس کلام کی وجہ ہی ہے کہ اسے صحیح کی بجائے حسن قرار دیا گیا ہے۔ غرض یہ حدیث اس سے پہلی کیلئے ایک شاہد ہے۔

امام ابن تیمیہ نے اپنی کتاب الاستقامہ میں لکھا ہے کہ موسیقی اور گانے بجانے کے حرام ہونے پر دلالت کرنے والی بہترین حدیث وہ ہے کہ جس میں خوشی ومصیبت کے وقت کی آوازوں کو حرام قرار دیا گیا ہے اور خوشی کے وقت کی آواز نغمہ وگانا ہی ہوتی ہے۔ (۴)

## تیسری حدیث :

ابو داؤد، مسند احمد، معجم طبرانی، صحیح ابنِ حبّان اور سنن کبریٰ بیہقی میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبیِ اکرم ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّ اللّٰـهَ حَـرَّمَ عَـلَيَّ – أوْ حَرَّمَ – الْخَمْرَ وَ الْمَيْسِرَ وَ الْكُوْبَةَ وَ كلُّ

---

(۱) نصب الرایہ ۴/ ۸۴ (۲) اغاثۃ اللھفان ۱/ ۲۵۴
(۳) مجمع الزوائد ۳/ ۱۷ (۴) مختصراً از الاستقامہ ۱/ ۲۹۲-۲۹۳

مُسْکِرٍ حَرَامٌ )) ①

” اللہ تعالیٰ نے حرام ۔یا مجھ پر حرام ۔کیا ہے؛ شراب، جوا اور طبلہ، اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے “۔

اس حدیث کو علامہ احمد شاکر نے تعلیق المسند ② میں اور علاّمہ البانی نے تحریم آلات الطرب ③ میں صحیح قرار دیا ہے۔

## چوتھی حدیث :

ابو داؤد ، مسند احمد اور سنن کبریٰ بیہقی میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

(( إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ حَرَّمَ الْخَمْرَ ، وَ الْمَيْسِرَ وَ الْكُوْبَةَ وَ الْغُبَيْرَاءَ ، وَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَام )) ③

” اللہ عزّ وجلّ نے شراب، جوا، طبلہ وساز اور مکئی سے بنی شراب حرام کی ہے، اور ہر نشہ آور چیز ہی حرام ہے۔“

علامہ البانی نے اس حدیث کو حَسَنٌ لِذَاتِهٖ یا کم از کم حَسَنٌ لِغَيْرِهٖ قرار دیا بلکہ سابق میں ذکر کردہ اور آئندہ ذکر کی جانے والی احادیث کے ساتھ ملا کر اسے صحیح قرار دیا ہے۔ ④

---

① ابو داؤد :۳۶۹۶، بیہقی ۲۱۳/۱۰ ـ ۲۲۱، مسند احمد ۲۵۴/۱، ۲۸۹، مسند ابو یعلیٰ :۲۷۲۹، صحیح ابن حبان :۵۳۴۱، معجم کبیر طبرانی ۱۰۱/۱۲ـ ۱ـ ۲ :۱۲۵۹۸، ۱۲۵۹۹، ۱۲۶۰۱ ۔

② تعلیق المسند ۱۵۸/۴، ۲۱۸

③ تحریم آلات الطرب ص: ۵٦

④ ابو داؤد :۳۶۸۵، بیہقی ۲۲۱/۱۰ ـ ۲۲۲، مسند احمد ۱۵۸/۲ و ۱۷۰، التمهید ابن عبد البر ۱٦۷/۵ ۔

## پانچویں حدیث:

نبی ﷺ کے ''علمبردار'' حضرت قیس بن سعد بن عُبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث کے بعض طُرق میں ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

(( اِنَّ رَبِّي تَبَارَکَ وَ تَعَالیٰ حَرَّمَ عَلَيَّ الْخَمْرَ، وَ الْکُوْبَةَ ، وَ الْقِنِّيْنَ وَ اِيَّاکُمْ وَ الْغُبَيْرَاءَ ، فَاِنَّهَا ثُلُثُ خَمْرِ الْعَالَمِ)) (۱)

''میرے رب تبارک وتعالیٰ نے مجھ پر شراب، طبلہ وطنبورہ (ساز) حرام کیا ہے۔ اور تم مکئی سے بنی شراب سے خوب بچ کر رہو کہ دنیا میں استعمال ہونے والی شراب کا ایک تہائی حصہ یہی مکئی سے تیار شُدہ شراب ہے''۔

اس حدیث کی سند بذاتِ خود تو ضعیف ہے لیکن اس حدیث کے متعدد طُرق اور اسی مفہوم والی دیگر صحیح احادیث کے پیشِ نظر اس حدیث کو بھی صحیح قرار دیا گیا ہے۔ (۲)

اور اس کے صحیح ہونے کا اشارہ امام احمدؒ بن حنبل نے بھی دیا ہے چنانچہ ابو بکر الخلال نے اپنی کتاب الامر بالمعروف میں امام احمد سے ایک روایت بیان کی ہے جس میں وہ فرماتے ہیں:

( وَ أَکْرَهُ الطَّبْلَ وَ هِيَ الْکُوْبَةُ ، نَهَیٰ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ) (۳)

''میں طبلہ وکوبہ (ساز) کو مکروہ سمجھتا ہوں، نبی ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے''

اسی طرح حافظ ابن حجر نے اس کے بارے میں حضرت ابن عباس، ابن عمر اور قیس بن سعد رضی اللہ عنہم سے مروی احادیث کی تخریج کر کے اس حدیث کے صحیح ہونے کا اشارہ دیا ہے۔ (۴)

---

(۱) مصنف ابن ابی شیبہ ۸/۱۹۷:۴۱۳۲، بیہقی ۱۰/۲۲۲، مسند احمد ۳/۴۲۲، معجم طبرانی کبیر ۱۸/۳۵۲/۸۹۷

(۲) تحریم آلات الطرب للالبانی ص:۵۹-۶۳

(۳) الامر بالمعروف ص:۲۶، بحوالہ تحریم آلات الطرب ص:۶۳

(۴) التلخیص ۴/۲۰۲

## چھٹی حدیث:

سنن ترمذی میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((یَکُوْنُ فِيْ أُمَّتِيْ قَذْفٌ وَ مَسْخٌ وَ خَسْفٌ،فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ : یَا رَسُولَ اللّٰہِ ! وَ مَتیٰ ذٰلِکَ ؟ قَالَ : اِذَا ظَھَرَتِ الْمَعَازِفُ وَ کَثُرَتِ الْقِیَانُ وَ شُرِبَتِ الْخُمُوْرُ )) ①

”میری امّت (کے کچھ لوگوں) پر پتھراؤ ہوگا، انکی شکلیں مسخ کردی جائیں گی اور انہیں زمین میں دھنسادیا جائیگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک آدمی نے پوچھا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! یہ کب ہوگا ؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جب ساز و آواز عام پھیل جائیں گے۔ گانے والی عورتوں کی کثرت ہوجائیگی اور شراب عام پی جانے لگے گی“۔

اس حدیث کی سند میں ایک راوی کے ضعیف ہونے کی بناء پر کلام کیا گیا ہے لیکن مصنّف ابن ابی شیبہ ② میں اسکی متابعت کی گئی ہے۔ لہٰذا یہ ضُعف ختم ہوا۔ اسی طرح ایک دوسرے انداز سے یہ مرسلاً اور موصولاً تاریخ دمشق ابن عساکر ③ میں بھی آئی ہے اور اسکا موصولاً ہونا ہی صحیح تر ہے۔

اس حدیث کے کئی شواہد بھی ہیں، جن میں سے ایک حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جوکہ معجم طبرانی اوسط ④ میں ہے۔ دوسرا شاہد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور وہ سنن ترمذی ⑤ میں ہے۔ تیسرا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور وہ بھی ترمذی ⑥ میں ہے، چوتھا حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جوکہ مستدرک حاکم، شعب الایمان بیہقی، مسند احمد، مسند ابو داؤد طیالسی اور تاریخ دمشق

---

① ترمذی ، کتاب الفتن : ۲۲۱۲ ② مصنف ابن ابی شیبہ ۱۵/۱۶۴/۱۹۳۹۱
③ تاریخ دمشق ابن عساکر ۱۲/۵۸۲ ④ معجم طبرانی اوسط ۶۹۱۰
⑤ سنن ترمذی ۲۲۱۲ ⑥ ترمذی ۲۲۱۱

ابـن عساكـر ① میں ہے۔ ایسے ہی پانچواں شاہد حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے معجم طبرانی اوسط اور شعب الایمان بیهقی ② میں ہے اور ایک چھٹا صحیح سند والا شاہد حضرت ربیعہ الجرشی رضی اللہ عنہ سے تاریخ دمشق ابن عساکر ③ میں مروی ہے اور اس کا ایک ساتواں شاہد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مسند احمد ④ میں بھی مروی ہے۔ لہٰذا ان سب متابعات وشواہد کی بناء پر یہ حدیث صحت کے درجے کو پا لیتی ہے جیسا کہ کبار محدّثین نے طے کیا ہے۔ ⑤

## ساتویں حدیث:

معجم طبرانی کبیر میں گانے اور موسیقی کو حرام قرار دینے والی ساتویں حدیث حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جس میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يَحِلُّ بَيْعُ الْمُغَنِّيَاتِ ، وَلَا شِرَائُهُنَّ ، وَلَا تِجَارَةٌ فِيْهِنَّ ، وَ ثَمَنُهُنَّ حَرَامٌ))

"گانے والی عورتوں کی خرید وفروخت اور انکی تجارت کرنا کرنا اور انکی قیمت کھانا حرام ہے"۔

آگے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ آیت (لقمان:٦) اسی کے بارے میں نازل ہوئی:

﴿وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَيَتَّخِذُهَا هُزُواً أُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ٥﴾

---

① مستدرک حاکم ٥١٥/٤، شعب الایمان بیهقی ١٦/٥، مسند احمد ٣٢٩/٥، مسند ابو داؤد طیالسی ١١٣٧/١٥٥، اور تاریخ دمشق ابن عساکر ٦٥٩/٨

② معجم طبرانی اوسط ٦٠٦٠/٥٩/١ ترقیم الالبانی، اور شعب الایمان بیهقی ٣٧٨_٣٧٧/٥

③ تاریخ دمشق ابن عساکر ١٢٥_١٢٤/١٤ ④ مسند احمد ٢٥٩/٥

⑤ دیکھئے: شعب الایمان بیهقی ٣٧٨_٣٧٧/٥، فتح الباری ٢٩٢/٨، سلسلة الاحادیث الصحیحة ١٣٥/٤ حدیث: ١٦٠٤، تحریم آلات الطرب ص: ٦٣_٦٦

''اورلوگوں میں سے بعض ایسے ہیں جولغو باتیں خریدتے ہیں تاکہ [لوگوں کو] بے علمی کے ساتھ اللہ کے راستے سے گمراہ کریں، اوراس [دین] سے استہزاء و مذاق کریں۔ یہی لوگ ہیں جنھیں ذلیل کرنے والا عذاب ہوگا''۔

اوراسکے بعد آپ ﷺ نے فرمایا:

''مجھے قسم ہے اُس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے، جب بھی کوئی شخص گانا گاتے ہوئے اپنی آواز بلند کرتا (یاراگ لگاتا) ہے تو اللہ دو شیطانوں کو بھیج دیتا ہے، جو اسکے کندھوں پر چڑھ کر اسکے سینے پر اس وقت تک اپنے پاؤں مارتے (رقص کرتے) رہتے ہیں۔'' اور نبی ﷺ نے یہ بات کہتے ہوئے اپنے سینے کی طرف اشارہ کیا''۔ جب تک کہ وہ گانے والا خود خاموش نہ ہوجائے''۔ [1]

اس آیت کے نزول کے اس سبب کے بارے میں اس حدیث کی شواہد بھی کئی ہیں جن میں سے ترجمان القرآن حضرت ابن عباس اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم حضرت عکرمہ، امام مجاہد اور حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہم کے آثار اور اقوال شروع میں ذکر کیئے جاچکے ہیں جنکا اب اعادہ تحصیلِ حاصل ہے۔

اس حدیث سے واضح طور پر معلوم ہورہا ہے کہ گانے بجانے والے شیطان کے آلۂ کار ہوتے ہیں اور شیطان انہیں کٹھ پُتلی کی طرح اپنے اشاروں پر نچاتا ہے۔

## آٹھویں حدیث:

**صحیح مسلم ،ابو داؤد، ترمذی ، مسند احمد، صحیح الجامع اور** دارمی میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

---

[1] معجم طبرانی کبیر جلد ۸، حدیث: ۷۷۴۹، ۷۸۰۵، ۷۸۲۵، ۷۸۵۵، ۷۸۶۱، ۷۸۶۲

(( لَا تَصْحَبُ الْمَلآئِكَةُ رِفْقَةً فِيْهَا كَلْبٌ أَوْ جَرَسٌ )) [1]

''فرشتے کسی ایسی جماعت ( کاروان ) کے ساتھ نہیں رہتے جس میں کتّا یا گھنٹی ہو''۔

اس حدیث میں گھنٹی اور کتّے کا ذکر ایک ساتھ ہی آیا ہے جس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ خباثت ونجاست کے اعتبار سے یہ دونوں چیزیں ہم پلہ ہی ہیں اور گھنٹی کو باجا وساز اور موسیقی قرار دیا گیا ہے جیسا کہ آگے چل کر ہم ایک حدیث ذکر کرنے والے ہیں۔

## نویں حدیث:

ابو داؤد،ابن حبان ،سنن دارمی اور مسند احمد میں ام المؤمنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(( لَا تَصْحَبُ الْمَلآئِكَةُ رِفْقَةً فِيْهَا جَرَسٌ ) [2]

''فرشتے کسی ایسے کاروان کے ساتھ نہیں رہتے جس میں گھنٹی ہو''۔

معلوم ہوا کہ اللہ کی طرف سے رحمت اور حفاظت کے فرشتے انسان کے ساتھ رہتے ہیں لیکن تب تک جب تک کہ وہ اللہ کی اطاعت کرتا رہے،اور جیسے ہی وہ اطاعت کا دامن چھوڑ کر کسی غلط کام میں لگ جاتا ہے تو فرشتے اس کا ساتھ چھوڑ دیتے ہیں۔

## دسویں حدیث:

نسائی اور مسند احمد میں حضرت عبداللہ بن عَمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

---

[1] مختصر صحیح مسلم:۱۳۹۰،ابی داؤد،ترمذی،مسند احمد، دارمی ،صحیح الجامع:۷۳۴۴، الصحیحة:۱۸۷۳

[2] ابو داؤد،ابن حبان ،سنن دارمی،مسند احمد، صحیح الجامع :۷۳۴۲،الصحیحة :۱۸۷۳

(( لاَ تَصۡحَبُ الۡمَلآئِکَۃُ رِفۡقَۃً فِيۡهَا جُلۡجُلٌ )) [1]

''فرشتے اس کاروان کا ساتھ نہیں دیتے جس میں گھنٹی ہو''۔

سابقہ تینوں احادیث میں گھنٹیوں کے وجود کو رحمت کے فرشتوں کی حاضری میں رکاوٹ کا باعث قرار دیا گیا ہے۔

## گیارہویں حدیث:

صحیح مسلم ، ابی داؤد اور مسند احمد میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(( اَلۡجَرَسُ مَزَامِيۡرُ الشَّيۡطَانِ )) [2]

''گھنٹی شیطان کی بانسریاں (ساز) ہیں''۔

اس حدیث میں گھنٹی کو شیطان کا باجا یا بانسری وساز بتایا گیا ہے۔اس سے بھی معلوم ہوا کہ ساز وموسیقی رحمت وحفاظت کے فرشتوں کے وجود کی راہ میں رکاوٹ کا باعث بنتے ہیں۔

## بعض زیورات اور سکولوں کی گھنٹی:

عورتوں کے بعض زیورات ایسے بھی ہیں جن سے موسیقی کی بعض آوازوں جیسی جھنکار نکلتی ہے جیسے پائل یا پازیب ،بعض کنگن اور کئی چوڑیاں ، ایسے زیورات پہن کر عورتوں کو ایسی جگہوں پر ہرگز نہیں جانا چاہیئے جہاں پر غیر مرد ہوں اور ان کے زیورات کی جھنکار غیر مردوں کے کانوں تک جا کر انہیں اپنی طرف متوجہ کر کے مرد وزن دونوں کیلئے فتنہ و بگاڑ کا باعث بنیں۔

صرف خواتین پر ہی بس نہیں ایسی چیزوں سے کمسن بچیوں کو بھی بچانا چاہیئے ۔حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کی بیٹی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس آئی تو انہوں نے لپک کر اسے اپنے ہاتھوں میں اٹھالیا۔لڑکی نے حرکت کی تو اسکی پازیب کے گھنگھروؤں کی آواز آئی ، انہوں نے

[1] نسائی ، مسند احمد، صحیح الجامع ،۷۳۴۳،الصحیحۃ :۱۸۷۳

[2] نسائی ، مسند احمد، صحیح الجامع ،۷۳۴۳،الصحیحۃ :۱۸۷۳

فوراً وہ پازیب کاٹ دی اور فرمایا: ''ہر گھنٹی کے ساتھ شیطان ہوتا ہے''۔ (۱)
اور انکی اس بات کی تائید سابق میں ذکر کی گئی بعض احادیث سے بھی ہوتی ہے۔
اور گھنٹی سے متعلقہ ان احادیث کو پیشِ نظر رکھا جائے تو ہمارے سرکاری و غیر سرکاری سکولوں اور عربی و دینی مدارس میں جو گھنٹی استعمال کی جاتی ہے اسکی حیثیت بھی نہ صرف مشکوک ہو جاتی بلکہ خراب لگتی ہے۔ لہٰذا اسکا استعمال بھی صحیح نہیں ہے، اسکی بجائے لاؤڈ سپیکر پر اعلان یا مُرغ وغیرہ کی کسی مخصوص آواز کا ٹیپ چلانا چاہیئے جو اس گھنٹی کا متبادل ہو کیونکہ:

''گھنٹی شیطان کے باجے ہیں''۔ (۲)

اور ''جہاں گھنٹی ہو وہاں رحمت کے فرشتے نہیں آتے''۔ (۳)

سکولوں اور مدارسِ دینیّہ میں گھنٹیوں کی جگہ لاؤڈ سپیکر پر اعلان یا کسی کی آواز کا ٹیپ چلانا نہ صرف گھنٹیوں کا متبادل بلکہ ایک نعم البدل ہے۔ (۴)

## موسیقی و راگ کی حرمت؛ آثارِ سلفِ امت کی رُو سے

کُتبِ حدیث میں سلف صالحینِ امت کے بعض ایسے آثار بھی پائے جاتے ہیں جو نہ صرف ساز و آواز یا موسیقی و راگ کے حرام ہونے کا پتہ دیتے ہیں بلکہ انکے حرام ہونے کا فلسفہ و حکمت بھی بتاتے ہیں۔ ان میں سے چند آثار درجِ ذیل ہیں :

### (۱) اثرِ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ:

مشہور صحابی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :

---

(۱) فقہ عمر رضی اللہ عنہ بحوالہ دوماہی طیبات، لاہور۔ جلد: ۲ شمارہ: ۵، ۳، ۱۴۲۳ھ و ۲۰۰۲ء
(۲) صحیح مسلم وغیرہ۔ (۳) صحیح مسلم وغیرہ۔
(۴) آپ کے مسائل، مولانا مبشر احمد ربانی ۲/۸۵۔

## // گانا وموسیقی //

(( اَلْغِنَاءُ يُنْبِتُ النِّفَاقَ فِي الْقَلْبِ )) ①

”گانا دل میں نفاق پیدا کرتا ہے“۔

اس کی سند کو معروف محدّث علامہ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ نے صحیح قرار دیا ہے۔ ②

اس اثر کا ایک دوسرا طریق بھی ہے اور اُس طریق سے یہ اثر قدرے طویل ہے، اس میں ہے:

(( اَلْغِنَاءُ يُنْبِتُ النِّفَاقَ فِي الْقَلْبِ كَمَا يُنْبِتُ الْمَاءُ الزَّرْعَ وَ الذِّكْرُ يُنْبِتُ الْإِيمَانَ فِي الْقَلْبِ كَمَا يُنْبِتُ الْمَاءُ الْبَقْلَ )) ③

”گانا دل میں یوں نفاق پیدا کرتا ہے جس طرح پانی فصل اُگاتا ہے، اور ذکرِ الٰہی دل میں یوں ایمان پیدا کرتا ہے جس طرح پانی سبزی اُگاتا ہے“۔

اس اثر کی سند میں انقطاع پایا جاتا ہے۔ غرض پہلے طریق والا صحیح سند پر مشتمل اثر بظاہر تو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ پر موقوف ہے۔

( وَ لٰكِنَّهُ فِي حُكْمِ الْمَرْفُوعِ اِذْ مِثْلَهُ لَا يُقَالُ مِنْ قِبَلِ الرَّأْيِ )

”لیکن ایسی بات اپنی رائے سے نہیں کہی جاسکتی۔ لٰہذا یہ مرفوع حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم میں داخل ہے“۔

یہ اصولی بات علامہ نعمان آلوسیؒ نے اپنی تفسیر روح المعانی میں لکھی ہے۔ ④

یاد رہے کہ پہلے طریق سے مروی یہ اثر حضرت ابن مسعود اور حضرت جابر رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً بھی مروی ہے لیکن وہ از روئے سند ضعیف ہے۔ ⑤

---

① سنن کبریٰ بیہقی ۲۲۳/۱۰ شعب الایمان ۲۷۸/۴، ۵۰۹۸، ۵۰۹۹ ۔

② تحریم آلات الطرب ص: ۱۴۵

③ بیہقی ایضاً

④ تفسیر روح المعانی، علّامہ آلوسی ۱۱/ ۶۸

⑤ ضعیف الجامع الصغیر ۸۵/۴/۲، حدیث: ۳۹۴۰، ۳۹۴۱۔ مشکوٰۃ ۱۳۵۵/۳ حدیث: ۴۸۱۰

## ② آثارِ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ :

سنن نسائی اور حلیۃ الاولیاء ابو نعیم میں صحیح سند سے امام اوزاعیؒ بیان کرتے ہیں کہ پانچویں خلیفۂ راشد حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے عمر بن ولید کو ایک خط لکھا جس میں یہ تحریر فرمایا:

"یہ تمہارا ساز و موسیقی اور بین و بانسری کو ظاہر کرنا اسلام میں ایک بدعت ایجاد کرنا ہے۔ میں نے ارادہ کیا کہ تمہارے پاس کسی کو بھیجوں جو تمہاری ان زلفوں کو نوچ لے جو کہ برائی کی علامت بن رہی ہیں"۔ ﴿۱﴾

## ③ اثرِ ثانی میں گانا و قوالی:

اسی طرح حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے بارے میں ذم الملاھی میں ابن ابی الدنیا نے اور انہی سے نقل کرتے ہوئے تلبیس ابلیس میں علامہ ابن الجوزی نے ذکر کیا ہے کہ انہوں نے اپنے بچوں کے اتالیق و معلّم کو لکھ کر یہ حکم دیا تھا کہ میرے بچوں کو جو آداب سکھلائے جائیں ان میں سے سب سے پہلے ان میں یہ اعتقاد جاگزیں کریں کہ یہ گانا بجانا اور یہ کھیل تماشا سب بری اور باعثِ نفرت چیزیں ہیں۔ ان کا آغاز کرنے والا شیطان ہے اور انکی سزا و انجام ربِّ رحمٰن کی ناراضگی و غصہ ہے۔ مجھے ثقہ اہلِ علم سے یہ بات پہنچی ہے کہ گانا بجانا اور سماع و قوالی کی محفلوں میں شرکت کرنا دلوں میں یوں نفاق پیدا کرتا ہے جس طرح کہ پانی جڑی بوٹیوں کو اگاتا ہے۔ ﴿۲﴾

یاد رہے کہ گانے بجانے کے نفاق کو جنم دینے والا ہونے کا پتہ صحیح سند سے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے مذکورۂ سابقہ اثر سے بھی چلتا ہے بلکہ یہ جملہ تو بعض مرفوع احادیث میں بھی آیا ہے مگر انکی سند ضعیف ہے جیسا کہ یہ بات پہلے بھی ذکر کی جا چکی ہے۔

---

﴿۱﴾ بحوالہ سابقہ ص: ۱۴۹

﴿۲﴾ نسائی ۱۷۸/۲، حلیۃ ابو نعیم ۲۷۰/۵، ۳۰۹

## ④ آثارِ امام شعبی رحمہ اللہ :

معروف تابعی امام عامر بن شراحیل شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

( اِنَّ الْغِنَاءَ يُنْبِتُ النِّفَاقَ فِي الْقَلْبِ كَمَا يُنْبِتُ الْمَاءُ الزَّرْعَ وَ اِنَّ الذِّكْرَ يُنْبِتُ الْإِيْمَانَ فِي الْقَلْبِ كَمَا يُنْبِتُ الْمَاءُ الزَّرْعَ ) ①

''بلا شبہ گانا دل میں یوں نفاق پیدا کرتا ہے جس طرح پانی فصل اُگاتا ہے، اور بلا شبہ ذکرِ الٰہی دل میں یوں ایمان کو بڑھاتا ہے جیسے پانی فصل کو اُگاتا ہے''۔

اس اثر کی سند کو معروف محدّث علاّمہ البانی نے حسن درجہ کی قرار دیا ہے، یہ اثر نبی ﷺ کے ارشاد کی شکل میں مرفوعاً بھی مروی ہے لیکن اس مرفوع روایت کی سند ضعیف ہے۔ ②

## افاداتِ علاّمہ ابنِ قیّم اور گانا وموسیقی :

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، الامام العادل والخلیفہ الراشد حضرت عمر بن عبدالعزیز اور امام شعبی رحمہم اللہ کے آثار کے آغاز کا مفہوم ایک ہی ہے اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ والے اثر کو ذکر کر کے علامہ ابن القیّم نے لکھا ہے :

''اگر کوئی کہے کہ باقی سارے گناہوں کو چھوڑ کر صرف گانے بجانے کیلئے یہ بات خاص کرنے کی کیا وجہ ہے کہ یہ دل میں نفاق کو جنم دیتا ہے؟

تو اسے یہ جواب دیا جائے گا کہ یہ اس بات کی زبردست دلیل ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دلوں کے طبیب وڈاکٹر تھے، وہ دلوں کے احوال واعمال کو سمجھتے اور انکی بیماریوں اور انکے علاج کو خوب جانتے تھے۔ وہ انکے طریقے سے انحراف کرنے والے ان لوگوں کی طرح نہیں تھے جنھوں نے دلوں کا علاج کرتے کرتے پہلے سے بڑی بیماری میں مبتلا کر دیا اور مریض کو دوا

① ذم الملاهی ابن ابی الدنیا [ق۱/۶]، تلبیس ابلیس ابن الجوزی ص:۲۵۰ بحوالہ تحریم آلات الطرب للالبانی ص:۱۱۹-۱۲۰

② قدر الصلوٰۃ محمد بن نصر المروزی بحوالہ تحریم آلات الطرب ، ص : ۱۴۸

دینے کے بجائے زہرِ قاتل دے دیا۔ نتیجہ یہ کہ آج گھر، راستے اور بازار دل کے مریضوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ اور یہ جاہل شخص دلوں کا طبیب بنا بیٹھا ہے"۔

آگے جا کر لکھتے ہیں: "یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ گانے میں بعض خاصیتیں پائی جاتی ہیں جن کا دل پر نفاق کا رنگ چڑھانے اور پانی کے کھیتی کو بڑھانے کی طرح نفاق کو بڑھانے میں خاص اثر ہوتا ہے۔ ان خاصیتوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ یہ گانا بجانا دل کو غافل کرتا ہے، قرآن سمجھنے اور اس پر تدبّر اور عمل کرنے سے روکتا ہے۔ گانا اور قرآن کبھی بھی ایک دل میں اکٹھے نہیں رہ سکتے کیونکہ یہ دونوں ایک دوسرے کی ضد ہیں۔

قرآن خواہشاتِ نفس کی پیروی سے روکتا ہے۔ عفّت و پاکدامنی اختیار کرنے، شہوت پرستی ترک کرنے، شیطان کی عدمِ اتباع کرنے، اور جہالت و گمراہی سے بچنے کا حکم دیتا ہے۔ جبکہ گانا بجانا ان سب پر عمل کرنے کی دعوت دیتا ہے، انھیں بنا سنوار کر پیش کرتا ہے اور ہر برائی کی طرف حرکت دیتا ہے ......."۔

...."غرض گانا بجانا اور شراب ایک ہی جیسے خواص رکھتے ہیں اور بعض عارفین نے کہا ہے کہ محفلِ سماع (قولی) کچھ لوگوں کے دلوں میں نفاق، کچھ میں عناد، بعض میں جھوٹ، بعض میں فسق و فجور، اور کئی لوگوں کے دلوں میں غرور و تکبّر پیدا کرتی ہے۔ گانا بجانا دل کو بگاڑ کر رکھ دیتا ہے۔ اور جب دل کی حالت بگڑ جائے تو اس میں نفاق ٹھاٹھیں مارنے لگتا ہے۔ اگر کوئی عقلمند شخص گانے بجانے یا سماع کی محفلوں میں بیٹھنے والوں اور تلاوتِ قرآن و ذکرِ الٰہی میں مصروف رہنے والوں کے حالات میں موازنہ کرے تو اسے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی حکمت و دانشمندی اور انکے دلوں کی بیماریوں کے جاننے والے ہونے اور ان بیماریوں کے علاج کے ماہر ہونے کا معترف ہونا پڑے گا"۔ (1)

---

(1) مختصراً از اغاثة اللهفان ۱/۲۷۳-۲۷۶

## ⑤ اثرِ ثانی :

امام شعبیؒ ہی صحیح سند کے ساتھ ذمّ الغناء ابن ابی الدنیا میں فرماتے ہیں:

( لُعِنَ الْمُغَنِّي وَ الْمُغَنَّىٰ لَهُ ) [1]

"گانے والا اور جسکے لیئے گایا جائے، دونوں ہی ملعون ہیں"۔

## ⑥ اثرِ ثالث :

ذمّ الملاهی ابن ابی الدنیا [نمبر ۵۵] میں صحیح سند سے امام شعبیؒ کے بارے میں مروی ہے:

( أَنَّهُ كَرِهَ أَجْرَ الْمُغَنِّيَةِ ) [2]

"وہ گلوکارہ کی اجرت کو برا سمجھتے تھے"۔

## ⑦ اثرِ رابع :

مصنّف ابن ابی شیبه میں امام عامر بن شراحیل شعبی رحمہ اللہ سے اسماعیل بن ابی خالد صحیح سند سے ایک روایت بیان کرتے ہیں، اس میں بھی ہے:

( أَنَّهُ كَرِهَ أَجْرَ الْمُغَنِّيَةِ )

"وہ گلوکارہ کی اُجرت کو مکروہ جانتے تھے"۔

اور انھوں نے اس میں مزید یہ بھی فرمایا ہے:

( مَا أُحِبُّ أَنْ آكُلَهُ ) [3]

"میں اسے کھانا پسند نہیں کرتا"۔

---

[1] ذم الملاهی ابن ابی الدنیا :۴۵ بحوالہ تحریم آلات الطرب ص:۱۳

[2] بحوالہ سابقہ ص:۱۲

[3] مصنف ابن ابی شیبه ۲۲۰۳/۹/۷ بسند صحیح بحوالہ تحریم آلات الطرب ص:۱۰۱

## ⑧ اثرِ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ:

معروف شخصیّت اور مشہور تابعی حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

( صَوْتَانِ مَلْعُوْنَانِ : مِزْمَارٌ عِنْدَ نِعْمَةٍ وَ رَنَّةٌ عِنْدَ مُصِيْبَةٍ ) ①

'' دو آوازیں بڑی لعنتی ہیں؛ نعمت و خوشی کے موقع پر گانا بجانا اور مصیبت کے وقت چیخ و پکار اور بَین کرنا''۔

اور یہی بات ایک صحیح حدیثِ رسول ﷺ میں بھی آئی ہے جو متعلقہ احادیث کے ضمن میں [دوسری حدیث کے تحت] ذکر کی جا چکی ہے۔

## ⑨ اثرِ ثانی :

مصنف ابن ابی شیبہ میں ایسی دفیں جو شادی کے علاوہ دیگر مواقع پر بجائی جانے والی ہوں، انکے بارے میں حضرت حسن بصری ؒ نے فرمایا ہے:

( لَيْسَ الدُّفُوْفُ مِنْ أَمْرِ الْمُسْلِمِيْنَ فِيْ شَيْءٍ ، وَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللّٰهِ [اِبْنِ مَسْعُوْدٍ] كَانُوْا يُشَقِّقُوْنَهَا ) ②

'' یہ دفیں (جو بے موقع بجائی جائیں) مسلمانوں کے طریقہ میں سے نہیں ہیں، اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھی انھیں توڑ دیا کرتے تھے''۔

## ⑩ اثرِ قاضی شریح رحمہ اللہ :

مصنف ابن ابی شیبہ میں صحیح سند کے ساتھ، نیز سنن کبریٰ بیہقی اور الامر بالمعروف خلال میں ابو حصین بیان کرتے ہیں:

( اَنَّ رَجُلاً كَسَرَ طَنْبُوْرَ رَجُلٍ فَخَاصَمَهُ اِلىٰ شُرَيْحٍ ، فَلَمْ يُضَمِّنْهُ شَيْئاً ) ③

① سابقہ حوالہ ایضاً ص:۱۲ ② ابن ابی شیبہ ۹/۵۷

③ مصنف ابن ابی شیبہ ۷/۳۱۲/۳۲۷۵، بیہقی ۶/۱۰۱، الامر بالمعروف ص:۲۶

''ایک آدمی نے کسی کا طنبورہ (باجا) توڑ دیا، وہ اپنی شکایت لیکر قاضی شریحؒ کی عدالت میں پہنچا، انہوں نے اُسے اسکی کوئی ضمانت (قیمت) نہ دلوائی''۔

## ⑪ اثر سعید بن المسیّب رحمہ اللہ :

مصنّف عبد الرزاق میں صحیح سند کے ساتھ ثابت ہے کہ حضرت سعید بن مسیّب فرماتے ہیں:

(أَنِّي لَأُبْغِضُ الْغِنَاءَ ...... وَ أُحِبُّ الرَّجْزَ) [1]

''مجھے گانا ناپسند اور رزمیہ اشعار یا جنگی ترانہ [بلا ساز] پسند ہے''۔

## ⑫ اثرِ اصحابِ ابن مسعود رضی اللہ عنہ ورحمہم :

مصنّف ابن ابی شیبہ میں صحیح سند سے مروی ایک اثر میں امام احمدؒ فرماتے ہیں:

(كَانَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللّٰهِ يَأْخُذُوْنَ الدُّفُوْفَ مِنَ الصِّبْيَانِ فِي الْأَزِقَّةِ فَيَخْرُقُوْنَهَا) [2]

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھی (تابعینؒ) گلیوں میں بچوں سے دفیں چھین کر انھیں توڑ دیا کرتے تھے''۔

اور یہ اس لیئے کہ دفیں صرف شادی وعید کے موقع پر بجائی جاسکتی ہیں ہر وقت نہیں۔

## آئمہ اربعہ اور جمہور علماءِ امّت کا مسلک :

قرآن کریم کی آیات، احادیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم، آثارِ صحابہ رضی اللہ عنہم اور اقوالِ تابعین رحمہم اللہ کے پیشِ نظر صحابہ وتابعین اور جمہور علماءِ امت کے نزدیک گانا وموسیقی حرام ہیں اور جمہور میں چاروں معروف آئمہ مجتہدین بھی شامل ہیں۔

---

[1] مصنف عبد الرزاق ۱۱/۶/۴۳/۱۹۷، الامر بالمعروف خلال ص:۲۷

[2] مصنف ابن ابی شیبہ ۷/۳۱۲/۳۲۷۵، بیہقی ۶/۱۰۱، الامر بالمعروف ص:۲۶

جیسا کہ امام شوکانی نے **نیل الاوطار** ﴿۱﴾ میں، امام ابن تیمیہ نے **منہاج السنہ** ﴿۲﴾ میں اور علاّمہ ابن قیم نے **اغاثۃ اللھفان** ﴿۳﴾ میں تفصیلات ذکر کی ہیں۔

بعض اہلِ مدینہ، بعض اہلِ ظاہر اور صوفیہ محفلِ سماع کی رخصت دیتے ہیں جس سے شک گزر سکتا ہے کہ شاید امام مالک رحمہ اللہ بھی انہی میں سے ہونگے اور سارے اہلِ مدینہ بھی ایسے ہی کہتے ہونگے جبکہ ایسا نہیں ہے۔ امام مالک کے نزدیک یہ ساز وآواز حرام ہیں جیسا کہ انکا قول آگے آرہا ہے۔

اہلِ مدینہ میں سے امام مالک رحمہ اللہ کے بقول صرف فاسق وفاجر لوگ ہی اس کے قائل تھے۔ کہاں کتاب وسنت اور سلفِ امت اور کہاں فاسق وفاجر لوگوں کا فعل؟

غرض اگر کسی نے ان تمام کے خلاف کوئی رائے قائم کی یا عمل کیا تو اسکی طرف التفات نہیں کیا جائے گا، کیونکہ کتاب وسنت اور خصوصاً اسوہ وفیصلۂ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف کسی کی بات نہیں سنی جائے گی، جیسا کہ سورۃ النسآء، آیت: ۶۵ کا تقاضا ہے جس میں ارشادِ الٰہی ہے:

﴿ فَلَا وَ رَبِّکَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَهُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجاً مِّمَّا قَضَیْتَ وَ یُسَلِّمُوْا تَسْلِیماً ﴾

''[اے نبی!] آپ کے پروردگار کی قسم! یہ لوگ جب تک اپنے تنازعات میں آپ کو مُنصف نہ بنائیں اور جو فیصلہ آپ کردیں، اس سے اپنے دل میں تنگ نہ ہوں بلکہ اسے خوشی سے مان لیں، تب تک یہ مؤمن نہیں ہونگے''۔

﴿۱﴾ نیل الاوطار ۸/۸۳ ﴿۲﴾ منہاج السنہ ۳/۴۳۹ ﴿۳﴾ اغاثۃ اللھفان ۱/۲۲۶۔۲۳۰

# آ سماع وقوالی اور گانا وموسیقی

## ( آئمہ اربعہ اور جمہورِ علماءِ امت کی نظر میں )

چاروں فقہی مکاتبِ فکر کے معروف چاروں ہی آئمہ مجتہدین کا ساز و موسیقی اور لہو و لعب کے آلات کے حرام ہونے پر اتفاق ہے۔اور اگر کوئی شخص ان آلات میں سے کسی چیز کو تلف کر دے تو وہ اسکے مالک کو اسکا معاوضہ وضمانت دلانے کے قائل نہیں، بلکہ انکے نزدیک ان آلات کا رکھنا ہی حرام ہے جیسا کہ **منہاج السنہ** [1] میں شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے یہ باتیں ذکر کی ہیں۔

شیخ الاسلام نے اپنی کتاب **" الفرقان بین أویاء الرحمٰن و أولیاء الشیطان "** میں لکھا ہے کہ شیطانی احوال کو تقویت دینے والی سب سے بڑی چیز یہ گانا و موسیقی سننا ہے، یہی مشرکین کا سماع ہے۔اللہ تعالیٰ نے سورۃ الانفال، آیت: ۳۵ میں فرمایا ہے:

**﴿ وَ مَا كَانَ صَلَوتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ اِلَّا مُكَآءً وَّ تَصْدِيَةً ﴾**

''اور ان کی نماز کعبہ کے پاس صرف یہ تھی سیٹیاں مارنا اور تالیاں بجانا''۔

حضرت ابن عباس و ابن عمر اور بعض دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ **التصدیة** سے مراد تالیاں بجانا اور **المکآء** سے مراد سیٹیاں مارنا ہے، مشرکین اسے عبادت بنائے ہوئے تھے جبکہ نبی ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ کی عبادت وہ تھی جسکا حکم اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا جیسے نماز، تلاوتِ قرآن اور ذکرِ الٰہی وغیرہ۔

شیطانی احوال کے بارے میں انھوں نے لکھا ہے کہ انسان شیطانی بانسریاں اور ساز سننے میں اچھا بھلا ہوتا ہے اور نماز پڑھنے لگے تو بیٹھ جائے گا یا کوّے [مرغ] کی طرح جلدی جلدی ٹھونگے مارے گا، قرآن سننے میں کوئی لذّت نہ پائے گا اور سیٹیاں و تالیاں سننے میں وجد

---

[1] منہاج السنہ ۴۳۹/۳

محسوس کرے گا۔ایسے شخص پر بھی یہ ارشادِ الٰہی جو(سورۃ الزخرف،آیت:۳۶)صادق آتا ہے:

﴿وَ مَنْ يَعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمَـٰنِ نُقَيِّضْ لَهُ شَيْطَاناً فَهُوَ لَهُ قَرِينٌ﴾

''اور جو شخص رحمٰن کی یاد سے غفلت کرے ہم اُس پر ایک شیطان مقرر کردیتے ہیں وہی اُس کا ساتھی رہتا ہے ''۔ ①

غرض آئمہ اربعہ سمیت تمام علماء وفقہاء کتاب کے شروع میں ذکر کی گئی آیات واحادیث اور آثارِ صحابہ وتابعین کے پیشِ نظر آلاتِ طرب ونشاط یا ساز وموسیقی کے حرام ہونے پر متفق ہیں۔ ②

امام ابوبکر الطرطوشی نے'' تحریم السِّماع '' کے موضوع پر ایک کتاب لکھی ہے جسکے مقدمہ میں ہی انھوں نے آئمہ مجتہدین کا سماع وموسیقی کے بارے میں نظریہ ذکر کردیا ہے۔ ③

## ① امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور آئمہ وفقہاء احناف :

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے بارے میں لکھا ہے:

(فَإِنَّهُ يَكْرَهُ الْغِنَاءَ وَ يَجْعَلُهُ مِنَ الذُّنُوبِ) ④

'' وہ گانے کو مکروہ سمجھتے (ناپسند کرتے) اور اسے گناہ شمار کرتے تھے''۔

فقہ حنفی کا اصول ہے کہ اگر کسی چیز کے بارے میں مطلقاً مکروہ کہا جائے تو کراہت کے اس اطلاق سے اس چیز کا حرام ہونا مراد ہوتا ہے،تو گویا امام صاحب کے نزدیک یہ حرام یا مکروہِ تحریمی ہے۔اور امام طرطوشی کے بقول اہلِ کوفہ؛ سفیان،حمّاد،ابراہیم نخعی اور شعبی وغیرہ رحمہم اللہ سب کا یہی نظریہ ہے،اِس میں انکے مابین کوئی اختلاف نہیں ہے حتیٰ کہ اہلِ بصرہ میں بھی اس سلسلہ میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

علّامہ ابن قیم نے اغاثۃ اللھفان میں لکھا ہے کہ ساز وموسیقی اور سماع و قوّالی یا گانا وغیرہ سننے کے بارے میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول دیگر آئمہ کے اقوال سے بھی سخت ہے

① الفرقان لابن تیمیہ مختصراً ② تحریم آلات الطرب للالبانی ص:۱۰۵
③ تحریم آلات الطرب للالبانی ص:۱۰۵ ④ بحوالہ اغاثہ اللھفان ابن القیم۱/۳۴۷

اور انکے ساتھیوں اور شاگردوں نے تمام سازوں کے حرام ہونے، انہیں سننے کے معصیت و نافرمانی ہونے، اسکے موجبِ فِسق ہونے اور ایسے شخص کی شہادت و گواہی کے مردود و نامقبول ہونے کی صراحت کی ہے۔ بلکہ اصحابِ امام ابوحنیفہؒ نے تو اس سے بھی بلیغ کلمات میں یوں لکھا ہے:

( اِنَّ السِّمَاعَ فِسْقٌ وَ التَّلَذُّذُ بِہٖ کُفْرٌ ) ①

''سماع (قوّالی و گانا سننا) فِسق ہے اور اُس سے لطف اندوز ہونا کفر ہے''۔

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے معروف دو شاگردوں میں سے قاضی ابو یوسفؒ نے ایک ایسے گھر کے بارے میں جس سے ساز و موسیقی اور لہو و لعب کی آوازیں آ رہی تھیں، کسی کو حکم دیا کہ گھر والوں کی اجازت کے بغیر ہی اس میں داخل ہو جاؤ کیونکہ منکر و برائی سے روکنا فرض ہے، اور اگر ایسی جگہوں میں بلا اجازت داخلہ جائز نہ ہوگا تو لوگ فرائض کی ادائیگی نہ کر پائیں گے، اور اگر کسی گھر کا مالک باز نہ آئے بلکہ اپنی اس حرکت پر اصرار کرے تو امام و سلطان کو چاہیئے کہ اُسے قید و بند اور کوڑوں کی سزا دے اور چاہے تو اسے اس گھر کو چھوڑ جانے [شہر و ملک بدری] کا حکم دے دے۔ ②

## ② امام مالک رحمہ اللہ اور آئمہ و فقہاء مالکیہ :

امام مالک رحمہ اللہ بھی گانے بجانے کو باعث و ذریعۂ فسق و فجور قرار دیتے تھے جیسا کہ ان کے بعض آثار میں سے صحیح سند والے ایک اثر میں اسحاق بن عیسیٰ الطباع فرماتے ہیں کہ میں نے امام مالکؒ سے پوچھا کہ بعض اہلِ مدینہ گانے کے بارے میں کچھ چُھوٹ دیتے ہیں تو آپ کا کیا خیال ہے؟ امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا:

( اِنَّمَا یَفْعَلُہٗ عِنْدَنَا الْفُسَّاقُ ) ③

---

① اغاثۃ اللھفان ۱/۳۴۸ ② بحوالہ سابقہ

③ الامر بالمعروف ابو بکر الخلال ص:۳۲، تلبیس ابلیس ابن الجوزی ص:۲۴۴ بحوالہ تحریم آلات الطرب ص:۹۹۔۱۰۰

" ہمارے یہاں گانا صرف فاسق وفاجر لوگ ہی سنتے ہیں"۔

اس کے بعد خلال نے صحیح سند کے ساتھ امام بخاری رحمہ اللہ کے ثقہ مدنی اساتذہ میں سے امام ابراہیم بن المنذر رحمہ اللہ کے بارے میں روایت بیان کی ہے کہ اُن سے پوچھا گیا:

( أَنْتُمْ تُرَخِّصُوْنَ فِي الْغِنَاءِ ؟ )

" کیا تم گانے بجانے کی رخصت دیتے ہو؟"۔

توانھوں نے فرمایا:

( مَعَاذَاللّٰهَ ! مَايَفْعَلُ هٰذَا عِنْدَنَا اِلَّا الْفُسَّاقُ ) [1]

" اللہ کی پناہ! ہمارے یہاں فاسق وفاجر لوگوں کے سوا کوئی گانا بجانا نہیں سنتا"۔

## ③ امام شافعی رحمہ اللہ اور آئمہ وفقہاء شافعیہ :

گانا و موسیقی، سماع وقوّالی اور ساز وآواز کے بارے میں کتاب " أدب القضاء " میں امام شافعی رحمہ اللہ نے کہا ہے:

( اِنَّ الْغِنَاءَ لَهْوٌ مَكْرُوْهٌ ، يُشْبِهُ الْبَاطِلَ وَ الْمَحَالَ وَ مَنِ اسْتَكْثَرَ مِنْهُ فَهُوَ سَفِيْهٌ تُرَدُّ شَهَادَتُهٗ ) [2]

" بے شک گانا بجانا تو مکروہ وناپسندیدہ لہو ولعب ہے جو کہ باطل ومحال کے مشابہ ہے اور جو شخص اس کا بکثرت ارتکاب کرتا ہے وہ بے وقوف ہے اور اسکی گواہی مردود ونامقبول شمار کی جائے گی"۔

امام شافعی رحمہ اللہ کے مذہب کی معرفت رکھنے والوں نے انکے نزدیک ان چیزوں کے حرام ہونے کی صراحت کی ہے، اور انھیں جائز کہنے والوں کی پُر زور تردید کی ہے۔

شیخ ابواسحاق نے " التنبيه " میں کرائے کے باب میں کہا ہے:

---

[1] الامر بالمعروف خلال ص:۳۲، بحوالہ سابقہ ایضاً

[2] بحوالہ سابقہ ایضاً

## // گانا وموسیقی //

﴿ وَ لَا تَصِحُّ عَلٰى مَنْفَعَةٍ مُحَرَّمَةٍ كَالْغِنَاءِ وَ الزُّمْرِ وَ حَمْلِ الْخَمْرِ وَ لَمْ يَذْكُرْ فِيهِ خِلَافاً ﴾ ⟨۱⟩

"کسی حرام فائدہ کیلئے جیسے گانے بجانے اور شراب اٹھا کر لے جانے میں بار برداری کرنا صحیح نہیں ہے اور اس میں کوئی اختلاف ذکر نہیں کیا"۔

شیخ ابو اسحاق کے اس کلام میں کئی امور آ گئے ہیں:

① گانے بجانے پر حاصل ہونے والا پیسہ و منافع حرام ہے۔

② ایسے کام کیلئے کوئی چیز کرائے پر دینا باطل ہے۔

③ ایسے کاموں سے مال کما کر کھانا مال کو باطل طریقہ سے کھانا ہے۔

④ کسی کیلئے یہ جائز نہیں کہ گانے بجانے [اور ناچنے] والوں کو پیسہ دے، انہیں پیسے دینے کا یہ فعل حرام ہے، کیونکہ یہ ایک حرام جگہ پر مال خرچ کرنا ہے۔

⑤ بانسری بجانا حرام ہے۔

جب ساز و موسیقی کے آلات میں سے صرف بانسری کا بجانا حرام ہے تو پھر اس سے بھی بڑے بڑے آلات کے حرام ہونے میں کسی صاحبِ علم کو کیسے شک ہو سکتا ہے؟ اور اس کا کم از کم درجہ یہ ہے کہ یہ فاسقوں اور شراب نوشی کرنے والوں کا شیوہ ہے۔

ریاض الصالحین وغیرہ معروف کتب کے مؤلف امام نوویؒ نے اپنی ایک کتاب "روضۃ الطالبین" میں لکھا ہے:

"آلاتِ غناء و موسیقی کے ساتھ گانا شرابیوں کا شیوہ ہے اور ان آلات کا استعمال کرنا اور سننا حرام ہے۔ اور انہی میں سے بانسری بھی ہے اور امام ابو القاسم الدولعی نے تو بانسری کے حرام ہونے کے بارے میں ایک نفیس اور مفصّل دلائل پر مشتمل کتاب تصنیف کی ہے۔ ⟨۲⟩

---

⟨۱⟩ اغاثة اللهفان ایضاً

⟨۲⟩ روضه الطالبین ۱۱/۲۲۸ طبع المکتب الاسلامی ، و اغاثة اللهفان ۱/۳۴۹

## // سماع وقوالی //

امام ابوعَمرو ابن الصلاح رحمہ اللہ نے اپنے فتاویٰ میں سماع وقوّالی، ساز وموسیقی اور گانا سننے کے حرام ہونے پر تمام آئمہٴ مذاہب اور علماء اسلام کا اجماع واتفاق ذکر کیا ہے۔اور اجماع و اختلاف میں جن لوگوں کا کوئی شمار اور وزن نہیں ہوتا، ان میں سے اگر کسی نے کسی چیز کو انفرادی طور پر جائز قرار دیا ہے تو اس کی مفصّل اور پر زور تردید کی ہے اور لکھا ہے کہ امام شافعیؒ، انکے متقدّ مین اصحاب اور انکے مذہب کی صحیح معرفت رکھنے والے گانے بجانے کے حرام ہونے کے بارے میں سب سخت اقوال رکھنے والے لوگ ہیں۔اور امام شافعیؒ سے پورے تواتر کے ساتھ انکا یہ قول ثابت ہے:

( خَلَّفْتُ بِبَغْدَادَ شَيْئاً أَحْدَثَتْهُ الزَّنَادِقَةُ ، يُسَمُّوْنَهُ التَّغْبِيْرَ يَصُدُّوْنَ بِهِ النَّاسَ عَنِ الْقُرْآنِ ) (١)

”میں نے بغداد میں ایک ایسی چیز چھوڑی ہے جسے زندیق و بے دین لوگوں نے ایجاد کیا تھا۔وہ اس کے ذریعے لوگوں کو قرآن سے روکتے ہیں اور وہ اسے تغبیر کہتے ہیں“۔

جب تغبیر یعنی معمولی سے طربیہ انداز کے ساتھ زاہدانہ اشعار کے گانے کے بارے میں یہ کلمات کہے ہیں اور انہیں قرآن سے ہٹانے والے قرار دیا ہے تو ان گیتوں اور گانوں کے بارے میں کیا خیال ہے جو فساد و بگاڑ والی ہر چیز پر مشتمل ہوتے ہیں؟

علامہ ابن قیمؒ نے امام شافعیؒ سے نقل کیا ہے کہ انھوں نے اپنی کنیز کا گانا سننے کیلئے لوگوں کو جمع کرنے والے شخص کو دیوث، احمق و بیوقوف اور مردود الشہادۃ قرار دیا ہے۔ (٢)

## (۴) امام احمد رحمہ اللہ اور آئمہ وفقہاء حنابلہ :

گانے بجانے کے سلسلے میں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا مذہب یہ ہے کہ وہ اسے فِسق و فجور کو جنم دینے والا سمجھتے تھے، چنانچہ انکے فرزندِار جمند امام عبداللہؒ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والدِ

(١) بحوالہ اغاثۃ اللھفان ۱/۳۵۱ (٢) بحوالہ اغاثۃ اللھفان ۱/۳۵۲

محترم سے گانے کے بارے میں استفسار کیا تو انھوں نے فرمایا:

( اَلْغِنَاءُ یُنْبِتُ النِّفَاقَ فِي الْقَلْبِ ، لَا یُعْجِبُنِی ).

''گانا دل میں نفاق پیدا کرتا ہے، مجھے یہ اچھا نہیں لگتا''۔

پھر امام احمدؒ نے امام مالکؒ کا قول بھی ذکر کیا جس میں وہ فرماتے ہیں:

( اِنَّمَا یَفْعَلُهٗ عِنْدَنَا الْفُسَّاقُ )

'' یہ گانا بجانا تو ہمارے ہاں صرف فاسق وفاجر لوگ ہی کرتے ہیں''۔

امام عبداللہؒ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد امام احمد بن حنبلؒ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے یحیٰ القطان کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے:

( لَوْ أَنَّ رَجُلاً عَمِلَ بِكُلِّ رُخْصَةٍ ؛ بِقَوْلِ أَهْلِ الْكُوْفَةِ فِي النَّبِیْذِ ، وَأَهْلِ الْمَدِیْنَةِ فِي السَّمَاعِ وَ أَهْلِ مَكَّةَ فِي الْمُتْعَةِ لَكَانَ فَاسِقاً )

''اگر کوئی شخص ہر رخصت پر عمل کرلے؛ جیسے اہلِ کوفہ کے بقول نبیذ پی لیا کرے، بعض اہلِ مدینہ کے بقول محفلِ سماع میں شرکت کرلے، اور اہلِ مکہ کے قول پر عمل کرتے ہوئے متعہ کرتا رہے تو وہ شخص فاسق ہو جائے گا''۔

اور امام احمد ہی فرماتے ہیں کہ سلیمان التیمیؒ نے فرمایا ہے:

( لَوْ أَخَذْتَ بِرُخْصَةِ كُلِّ عَالِمٍ أَوْ زَلَّةِ كُلِّ عَالِمٍ اِجْتَمَعَ فِیْکَ الشَّرُّ كُلُّهٗ )

'' اگر تم نے ہر عالم کی دی ہوئی رخصت یا لرزش پر عمل کرلیا تو تم میں تمام تر شرّ جمع ہو جائے گا''۔

امام احمدؒ نے اس بات پر بھی صاد کیا ہے کہ اگر کوئی شخص کہیں ساز و موسیقی کے آلات کھلے پڑے ہوئے دیکھے اور اسکے امکان میں بھی ہو تو اسے چاہیئے کہ وہ انہیں توڑ دے، چنانچہ الخلال نے **الامر بالمعروف** میں اور امام ابوداؤد نے **مسائل الامام احمد** میں روایت بیان کی ہے کہ حنبل کہتے ہیں:

① میں نے ابو عبداللہ امام احمد بن حنبل ؒ کو یہ کہتے ہوئے سنا:

( هُوَ مُنْكَرٌ ، لَمْ يُقْضَ فِيْهِ شَيْءٌ )

''یہ [طنبورہ وآلات موسیقی] منکر ہیں اور انکے توڑنے پر کسی تاوان کا فیصلہ نہیں دیا جائے گا''۔ [1]

② امام احمد بن حنبل ؒ کا ایک اَور اثر خلال نے یوں روایت کیا ہے کہ جعفر بن محمد کہتے ہیں:

( سَأَلْتُ اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ كَسْرِ الطُّنْبُوْرِ وَ الْعُوْدِ وَ الطَّبْلِ ؟
فَلَمْ يَرَ عَلَيْهِ شَيْئاً )

''میں نے ابو عبداللہ (امام احمدؒ) سے طنبورے، عُود اور طبلے توڑنے کے بارے میں تاوان کے سلسلہ میں پوچھا، توانھوں نے اس پر کوئی تاوان یا عوضانہ نہیں بتایا''۔

جعفر کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: ''دفوں کے بارے میں کیا رائے ہے؟''

توامام احمد بن حنبل ؒ نے ان سے تعرّض نہ کرنے کی رائے دیتے ہوئے فرمایا:

( قَدْ رُوِىَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْعُرُسِ ) [2]

''نبی ﷺ سے شادی بیاہ میں ان کا جواز ملتا ہے''۔

یہ امام صاحب کی فقاہت، فہم وفراست اور باریک بینی کی دلیل ہے کہ نبی ﷺ کی موجودگی میں عورتوں نے کسی شادی کے موقع پر دَف بجائی تھی لہٰذا انہوں نے کہا کہ دَفوں کو نہ توڑا جائے۔ بشرطیکہ وہ صرف عید وشادی پر اور گانے کے بغیر بجائی جائیں۔ باقی جتنے بھی ساز ہیں انھیں اگر کوئی توڑ دے تو کوئی ضمانت وگارنٹی اور معاوضہ نہیں ہے۔

③ البتہ اگر دوسرے مواقع پر بجائی جانے والی دف ہو تو اسے توڑ دینے میں امام احمد ؒ بھی کوئی

[1] الامر بالمعروف ص:۲۶، مسائل الامام احمد لابی داؤد ص:۲۷۹، مصنف ابن ابی شیبہ ۳۲۷۵/۳۱۲/۷، بیہقی ۱۰۱/۶

[2] الامر بالمعروف ص:۲۸

مضایقہ نہیں سمجھتے تھے جیسا کہ خلّال نے ان سے روایت بیان کی ہے۔

امام احمدؒ اپنے اس قول کی دلیل حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے اصحاب کے فعل سے لیتے تھے۔ مصنّف ابن ابی شیبہ میں صحیح سند سے مروی ایک اثر میں امام احمدؒ فرماتے ہیں:

( كَانَ اَصْحَابُ عَبْدِ اللّٰهِ يَأْخُذُوْنَ الدُّفُوْفَ مِنَ الصِّبْيَانِ فِي الْأَزِقَّةِ فَيَخْرُقُوْنَهَا ) [1]

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھی (تابعینؒ) گلیوں میں بچوں سے دَفیں چھین کر انھیں توڑ دیا کرتے تھے''۔

اور یہ اس لیئے کہ دَفیں صرف شادی وعید کے موقع پر بجائی جاسکتی ہیں ہر وقت نہیں۔

سابقہ تفصیلات سے معلوم ہوا کہ چاروں معروف فقہی مذاہب کے چاروں آئمہ، فقہاء ومجتہدین اور محدّثین اس گانے بجانے، سماع وقوالی اور راگ ورنگ کے خلاف ہیں۔

## فتویٰ علامہ ابنِ بازؒ:

سعودی عرب کے سابق مفتیٔ اعظم اور عالمی شہرت یافتہ عالم سماحۃ الشیخ علامہ عبدالعزیز بن عبداللہ بن بازؒ سے کسی نے پوچھا:

'' گانوں کا حکم کیا ہے؟ کیا یہ حرام ہیں یا نہیں؟ جبکہ میں محض وقت پاس کرنے کی نیت سے سنتا ہوں۔ رباب بجانے اور پرانے گیت گانے کا کیا حکم ہے؟ اور شادی میں طبلہ بجانے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟''۔

اس پر علامہ موصوف نے جو فتویٰ صادر فرمایا، اس میں لکھا:

'' گانے سننا حرام اور ایک باعثِ نکیر فعل ہے۔ یہ دلوں کے امراض بڑھاتا، انکی قسوت وسنگینی میں اضافہ کرتا اور ذکرِ الٰہی ونماز سے روکتا ہے۔ اور اکثر اہلِ علم نے ارشادِ الٰہی:

---

[1] مصنف ابن ابی شیبہ ۳۱۲/۷، ۳۲۷۵، بیہقی ۱۰۱/۶، الامر بالمعروف ص:۲۶

﴿وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَيَتَّخِذُهَا هُزُواً أُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ o﴾

''اور لوگوں میں سے بعض ایسے ہیں جو لغو باتیں خریدتے ہیں تا کہ [لوگوں کو] بے علمی کے ساتھ اللہ کے راستے سے گمراہ کریں، اور اس [دین] سے استہزاء و مذاق کریں۔ یہی لوگ ہیں جنھیں ذلیل کرنے والا عذاب ہوگا''۔

میں وارد کلمہ ﴿ لَهْوَ الْحَدِيْثِ ﴾ سے گانا ہی مراد لیا ہے اور جلیل القدر صحابی حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ قسم کھا کر کہا کرتے تھے کہ اس سے مراد گانا ہی ہے۔ اور جب گانے کے ساتھ ہی رباب، عود، طبلہ اور وائلن وغیرہ آلاتِ موسیقی بھی شامل ہو جائیں تو حرمت اور بھی بڑھ جاتی ہے اور بعض علماء نے ذکر کیا ہے کہ کسی ساز کے ساتھ گانا بالاجماع حرام ہے لہٰذا اس سے بچنا واجب ہے۔ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح سند سے ثابت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَيَكُوْنَنَّ مِنْ أُمَّتِيْ أَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّوْنَ الْحِرَ وَ الْحَرِيْرَ وَ الْخَمْرَ وَ الْمَعَازِفَ)) [1]

''میری امّت میں کچھ ایسے لوگ ہونگے جو ریشم، شرمگاہ، شراب اور گانے بجانے والی چیزوں کو حلال بنالیں گے''۔

اس حدیث میں **المعازف** سے مراد آلاتِ طرب ونشاط یا موسیقی وساز ہیں۔

میں آپ کو اور دوسرے لوگوں کو وصیّت وتاکید کرتا ہوں کہ تلاوتِ قرآن اور ذکرِ الٰہی بکثرت کیا کریں۔ اسی طرح آپ کو اور دوسروں کو یہ بھی نصیحت کرتا ہوں کہ **اذاعۃ القرآن** [قرآن ریڈیو] اور پروگرام'' **نُوْرٌ عَلَى الدَّرْبِ** '' سنا کریں۔ ان دونوں میں بہت ہی فوائد ہیں۔ علاوہ ازیں یہ آپ کو گانے اور موسیقی سننے سے ہٹانے میں مفید ثابت ہونگے۔

---

[1] ترمذی ، کتاب الفتن: ۲۲۱۳

جہاں تک شادی کا تعلق ہے تو اس میں صرف دف بجانا اور ساتھ ہی شادی بیاہ کے وہ مخصوص اشعار پڑھنا جائز ہے جن میں کسی حرام چیز کی طرف دعوت نہ دی گئی ہو اور نہ ہی کوئی حرام و ناجائز مدح سرائی کی گئی ہو اور یہ بھی رات کے وقت اور خاص عورتوں کیلئے روا ہے تاکہ نکاح کا اعلانِ عام و تشہیر ہو جائے اور نکاح و زنا میں فرق ہو جائے جیسا کہ نبی ﷺ سے صحیح سند کے ساتھ یہ بات ثابت ہے۔ اور طبلہ [ڈھول وغیرہ] بجانا شادی بیاہ یا کسی بھی دوسرے موقع پر روا نہیں ہے۔ صرف دف پر کفایت کی جائے اور وہ بھی صرف عورتیں بجائیں مرد نہیں''۔ ﴿۱﴾

## بریلوی مکتبِ فکر کے بانی و امام شاہ احمد رضا خان :

بریلوی مکتبِ فکر کے بانی و امام شاہ احمد رضا خان اپنی کتاب ''احکامِ شریعت'' میں لکھتے ہیں کہ ان سے کسی نے سوال کیا جو کہ یوں تھا:

☆ آپ سے بعد نمازِ مغرب رخصت ہوا تو ایک دوست ایک عُرس پر لے گیا۔ وہاں نعت اور شانِ اولیاء اللہ کے اشعار گانے کے ساتھ ساتھ سارنگیاں اور ڈھول بج رہے تھے۔ یہ باجے شریعت میں قطعی حرام ہیں۔ کیا اس فعل سے رسول ﷺ اور اولیاء اللہ خوش ہوتے ہوں گے؟

شاہ احمد رضا خان صاحب جواب میں لکھتے ہیں:

''ایسی قوّالی حرام ہے، حاضرین سب گناہگار ہیں، اور ان سب کا گناہ ایسا عرس کروانے والوں اور قوّالوں پر ہے۔ حاضرین میں سے ہر ایک پر اپنا اپنا پورا گناہ، قوّالوں پر اپنا گناہ الگ اور سب حاضرین کے برابر جدا، اور ایسا عرس کروانے والے پر اپنا گناہ الگ اور قوّالوں کے برابر جدا، اور سب حاضرین کے برابر علیحدہ۔ وجہ یہ کہ حاضرین کو عرس کروانے والے نے بلایا۔ اُن کیلئے اس گناہ کا سامان پھیلایا اور قوّالوں نے انہیں سنایا۔ اگر وہ سامان نہ کرتا تو یہ ڈھول سارنگی نہ سناتے تو حاضرین اس گناہ میں کیوں پڑتے، اس لیئے ان سب کا گناہ

﴿۱﴾ رسالة حكم الغناء ص:۱۱-۱۴ طبع بریدہ، ماہنامہ مجلة الدعوة الرياض، شمارہ:۹۰۲، بابت ۱۵/ شوال/ ۱۴۰۳ھ

ان دونوں [عُرس کروانے والے اور قوّالوں] پر ہوا۔ پھر قوّالوں کے اس گناہ کا باعث وہ عُرس کروانے والا ہوا، وہ نہ بلاتا تو یہ کیونکر آتے، لہٰذا قوّالوں کا گناہ بھی اس بلانے والے پر ہوا۔

اس کے بعد احمد رضا خان صاحب نے فقہاء کے اقوال اور احادیث سے بعض دلائل پیش کیئے ہیں [جن میں سے اکثر ذکر کیئے جاچکے ہیں] اور پھر وہ لکھتے ہیں:

''بعض جہاں بدمست یا نیم مُلا شہوت پرست یا جھوٹے صوفی بابدعت کہ احادیثِ صحیحہ مرفوعہ مُحکمہ کے مقابل بعض ضعیف قصّے یا محتمل واقع یا متشابہ پیش کرتے ہیں۔ انہیں اتنی عقل نہیں یا قصداً بے عقل بنتے ہیں کہ صحیح کے سامنے ضعیف، متعیّن کے آگے محتمل، مُحکم کے حضور متشابہ واجب الترک ہے'' ﴿1﴾

## سماع وقوالی کی حرمت بعض صوفیاء کے اقول میں

قرآن وسنّت کی نصوص اور آئمہ وعلماء امّت کے اقوال ذکر کیئے جاچکے ہیں لہٰذا اب مزید کسی چیز کی ضرورت تو نہیں رہ جاتی۔ البتہ بعض اہلِ تصوّف کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ ان کے یہاں سماع [قوالی وغیرہ] روا ہے اور وہ سنتے ہیں اور درباروں ومزاروں پر یہ عام ہے لہٰذا یہاں ہم بعض صوفیاء کے اقوال بھی نقل کر رہے ہیں تا کہ یہ بات واضح ہو جائے کے آج کے مجاوروں کا عمل اپنی جگہ، مگر انکے پیشوا بھی اس سماع وموسیقی اور گانے بجانے کو حرام ہی سمجھتے تھے۔

### ① شہاب الدین سہروردیؒ :

شہاب الدین سہروریؒ کہتے ہیں: ''چونکہ سماع وقوالی کی راہ سے فتنہ عام ہے اور لوگوں میں سے نیکی جاتی رہتی ہے اور اس راہ میں وقت برباد ہوتا ہے، عبادات کی لذّت کم ہو جاتی ہے

﴿1﴾ احکامِ شریعت بحوالہ موسیقی دعوتِ عذابِ الٰہی ص:۱۲، ۱۳ مؤلفہ ابو حماد فاروقی، ناشر اے، وائی، ایف راولپنڈی۔

۔نفسانی خواہشات کی تسکین اور ناچنے گانے والوں سے لُطف اندوز ہونے کے لیئے سماع وقوالی کی محفلیں منعقد کرنے کا شوق بار بار پیدا ہوتا ہے حالانکہ یہ بات مخفی نہیں کہ اِس قسم کے اجتماعات صُوفیاء کے ہاں ناجائز اور مردود ہیں''۔ ①

## ② شیخ نصیر الدین طرطوسیؒ:

شیخ نصیر الدین طرطوسیؒ سے سوال کیا گیا کہ بعض لوگ ایک جگہ بیٹھ کر پہلے قرآنِ پاک کی تلاوت کرتے ہیں۔اس کے بعد ایک شخص اٹھ کر اشعار گاتا ہے۔پھر سب مَست ہو کر رقص کرتے ہیں اور دَف وغیرہ بجاتے ہیں۔کیا ایسے لوگوں کے ساتھ شریک ہونا ناجائز ہے؟ شیخ موصوف نے جواب دیا: ''اکابرینِ صوفیاء کے نزدیک ایسا کرنا غلط اور گمراہی ہے۔اسلام تو صرف اللہ تعالیٰ کی کتاب [قُرآنِ مجید] اور سُنّتِ رسول ﷺ کا نام ہے''۔ ②

## ③ ابو علی روہاذیؒ :

ابو علی روہاذیؒ سے سوال کیا گیا کہ ایک شخص آلاتِ موسیقی سے لُطف اندوز ہوتا ہے اور دعویٰ کرتا ہے کہ ایسا کرنا میرے لیئے حلال ہے کیونکہ میں اِتنا پہنچا ہوا ہوں کہ احوال کا اختلاف مجھ پر اثر انداز نہیں ہوتا؟ آپ نے جواب دیا:''ہاں وہ پہنچا ہوا ہے،مگر کہاں؟جہنّم میں''۔ ③

## ④ شیخ سنجریؒ :

شیخ سنجریؒ نے ذکر کیا ہے کہ نظام الدین اولیاءؒ کے ہاں مجلس ہو رہی تھی اور سماع وقوالی کا مسئلہ زیرِ گفتگو تھا۔حاضرین میں سے ایک صاحب نے نظام الدین اولیاءؒ سے عرض کیا کہ آپ کے لیئے تو جب چاہیں سماع وقوالی مباح ہو جائے اس لیئے کہ آپ کے لیئے حلال ہے؟انھوں نے فرمایا:

''نہیں جو چیز حرام ہوتی ہے وہ کسی ایک کے لیئے حلال نہیں ہوتی اور جو چیز حلال ہوتی ہے وہ کسی شخص کے کہنے سے حرام نہیں ہوجاتی''۔ ④

① عوارف المعارف ،ص:۱۸۷ ② کفّ الرعاع جزء:۱،صفحہ:۵۱
③ کفّ الرعاع جزء:۱،صفحہ:۵۳ ④ فوائد الفواد،ص:۴۲۳

## ⑤ شیخ عبدالحق دہلویؒ :

شیخ عبدالحق دہلویؒ ذکر کرتے کہ ایک دن نظام الدین اولیاءؒ کے کچھ مریدین نے ایک مجلس منعقد کی اور عورتوں سے دَف کے ساتھ گانا سُننے لگے۔ شیخ نصیرالدین چراغ دہلویؒ بھی اسی مجلس میں موجود تھے۔ آپ نے جب یہ ماجرا دیکھا تو اٹھ کر مجلس سے باہر جانے لگے مگر آپ کے ساتھی وہیں بیٹھے رہے۔ آپ نے فرمایا: ''یہ خلافِ سنّت فعل ہے''۔ ان لوگوں نے جواب دیا کہ آپ سماع وقوالی کا انکار کرتے ہیں اور اپنے پیر کے راستے کو چھورتے ہیں؟ شیخ نے جواب دیا: ''کسی کا عمل حجت نہیں، حجت صرف کتاب وسنّت ہی ہے''۔ [۱]

شیخ عبدالحق دہلویؒ لکھتے ہیں کہ شیخ نصیرالدین چراغ دہلویؒ کے مریدین کہتے ہیں کہ ہمارے شیخ کا فرمان ہے کہ جو شخص راگ کو باجوں کے ساتھ سُنے وہ ہماری بیعت وارادت سے نکل گیا ۔ [۲]

## ⑥ شیخ احمد سرہندی مجدّد الفِ ثانیؒ :

شیخ احمد سرہندی مجدّد الفِ ثانیؒ ذکر کرتے ہیں: ''آیات، احادیث اور فقہی روایات گانے بجانے کی حرمت میں اس قدر ہیں کہ ان کا شمار مشکل ہے۔ اگر کوئی شخص منسوخ روایت یا شاذ روایت کو گانے کے مباح ہونے کی دلیل میں پیش کرے تو وہ ہرگز قابلِ اعتبار نہیں۔ کسی فقیہ نے کسی زمانے میں سرود کے مباح ہونے کا فتویٰ نہیں دیا ہے اور نہ ہی رقص وپا کوبی کو جائز رکھا ہے''۔ [۳]

ایک اور مکتوب میں مجدّد صاحبؒ تحریر کرتے ہیں: ''گانے بجانے کی طرف رغبت نہ کریں اور اس سے لذّت حاصل کرنے پر فریفتہ نہ ہوں کیونکہ یہ ایسا زہر ہے جس میں شکر یا شہد ملا ہوا ہے''۔ [۴]

---

[۱] اخبار الاخیار [۲] السنّة الجليّه، صفحہ: ۸۵

[۳] مکتوبات، دفتر اوّل مکتوب نمبر: ۲۶۶

[۴] مکتوبات، دفتر سوم مکتوب نمبر: ۳۴۔ صوفیاء کے یہ اقوال ہم نے مکتبہ دارالسنّہ لاہور سے شائع شدہ کتاب ''گانا بجانا اور سننا: اسلام کی نظر میں'' سے اخذ کیئے ہیں۔

# بلاموسیقی اشعار پڑھنا [ گانا ] یا بلا ساز خوش آوازی

## ایک سوال :

اب اگر کوئی کہے کہ شادی اور عید کے مواقع پر صرف دَف کے ساتھ کچھ اشعار کہنے کے سواموسیقی وساز کے ساتھ گانے کے حرام ہونے کا پتہ تو قرآنی آیات، احادیثِ رسول ﷺ اورسلفِ امت کے آثار واقوال سے چل گیا ہے، لیکن اگر کوئی موسیقی وساز کے بغیر ہی عام اشعار وغیرہ گائے تو اسکے بارے میں کیا حکم ہے ؟

## اس کا جواب :

علامہ محمد ناصرالدین البانی ؒ نے اس کا جواب یہ دیا ہے کہ موسیقی کے بغیر محض اشعار کا پڑھنا نہ تو مطلقاً حرام ہے اور نہ ہی مطلقاً حلال ہے کیونکہ تمام اشعار تو حرام نہیں ہیں بلکہ نبی ﷺ نے تو صحیح بخاری، ابوداؤد اور ابن ماجہ میں فرمایا ہے:

(( اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ لَحِكْمَةٌ )) [1]

”بعض اشعار حکمت سے لبریز ہوتے ہیں“۔

شعروں کے بارے میں ہی ارشادِ نبوی ﷺ ہے :

(( هُوَ كَلَامٌ ، فَحَسَنُهُ حَسَنٌ وَ قَبِيْحُهُ قَبِيْحٌ )) [2]

”وہ محض ایک کلام ہے۔اگر وہ اچھے کلام پر مشتمل ہیں تو اچھے ہیں اور اگر وہ بُرے کلام پر مشتمل ہیں تو برے ہیں“۔

جبکہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

---

[1] بخاری ۷۸ کتاب الادب ۹۰ باب مایجوزومن الشعر.. ، الصحیحۃ ۲۸۵۱ ۔

[2] الادب المفرد امام بخاری، دارقطنی، ابویعلیٰ. الصحیحۃ :۴۴۷ ۔

(( خُذْ بِالْحَسَنِ ، وَ دَعِ الْقَبِيْحَ )) [1]

''اچھے اشعار لے لو اور بُرے اشعار کو چھوڑ دو''۔

معلوم ہوا کہ ساز و موسیقی کے بغیر اور گانے کو پیشہ بنائے بغیر اگر کوئی صاف ستھرے الفاظ گا گُنگنا لیتا ہے، خصوصاً اگر وہ اشعار ذکرِ موت وفکرِ آخرت اور شوق وحُبِّ وطن وغیرہ کے بارے میں ہوں یا سفر وغیرہ کی مشقّت کم کرنے کیلئے ہوں تو اس میں کوئی حرج نہیں بلکہ اس کے جواز کا پتہ ذکر کردہ احادیث وآثار اور بعض دیگر آثار سے بھی پتہ چلتا ہے۔ اور ان آثار کو امام بیہقی نے اپنی سنن کبری (۱۰/۲۲۳۔۲۲۴) میں اس عنوان کے تحت ذکر کیا ہے:

''آدمی [بلا ساز] گانے کو نہ تو پیشہ بنائے، نہ لوگوں کے پاس جا جا کر سنائے، نہ لوگ سننے کیلئے اس کے پاس جمع ہوں بلکہ محض کبھی کبھی وہ ترنّم سے گنگنا لے''۔ [2]

اور جن اشعار کو ترنّم سے گُنگنانے یا گانے کے جواز کا کہا گیا ہے، اُن میں سے امام ابن الجوزی [3] کے بقول بعض اقسام درجِ ذیل ہیں:

① حُجّاجِ کرام کے وہ اشعار جنہیں وہ طویل سفر کے دوران گاتے تھے اور وہ صرف کعبہ شریف، آبِ زمزم اور مقامِ ابراہیم علیہ السلام جیسے مشاعرِ مقدّسہ کی تعریف میں ہوتے تھے، ان کا گانا اور سننا مباح ہے کیونکہ وہ حدِّ اعتدال سے نہیں نکلتے اور نہ گانے یا سننے والے کو نکالتے ہیں۔

② ایسے ہی غازیوں اور مجاہدین کیلئے پڑھے جانے والے قومی وجنگی ترانے، رزمیہ اشعار اور جہادی نظمیں بھی ہیں جن میں لوگوں کو جہاد کی ترغیب دلائی گئی ہو۔

③ اِسی طرح ہی عین میدانِ جہاد وقتال میں مجاہدین کا اپنے سامنے والے کے مقابلے پر اپنے آپ کو تیار کرنے کیلئے بہادری دکھلانے پر ابھارنے والے شعر کہنا بھی ہے۔

---

[1] الادب المفرد امام بخاری، حدیث: ۷۶۶ وحسنة الحافظ ابن حجر

[2] سنن کبریٰ بیہقی ۱۰/۲۲۳. ۲۲۴

[3] تفصیل کیلئے دیکھیے: تلبیس ابلیس، ص: ۲۳۷۔۲۴۱ تحریم آلات الطرب، ص: ۱۲۷ تا ۱۳۰

④ یہی معاملہ ان قافلے والوں کا بھی ہے جو اپنے اونٹوں اور لوگوں کو تحریک دینے کیلئے حُدی خوانی کرتے ہیں، البتہ اس حُدی خوانی کا بھی حدِّ اعتدال کے اندر اندر ہی جواز ہے جیسے ہی یہ حدِّ اعتدال سے گزر کر طرب ونشاط کی طرف بڑھنے لگیں تو وہ بھی حدِّ اباحت سے نکل جاتے ہیں۔ جبکہ یہ بات صحیح بخاری و مسلم وغیرہ کُتبِ حدیث میں موجود ہے کہ حضرت انجشہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے ایک حُدی خوان تھے، وہ دورانِ سفر اونٹوں کو تیز کرنے کیلئے حُدی خوانی کیا کرتے تھے۔ اُنہیں آپ ﷺ نے فرمایا تھا:

(( یَا أَنْجَشَۃُ ! رُوَیْدَکَ سُوْقاً بِالْقَوَارِیْرِ )) ①

''اے انجشہ رضی اللہ عنہ! آہستہ سے اونٹ چلاؤ اور شیشوں [عورتوں] کے ساتھ نرمی کرو''۔

ایسے ہی صحیح مسلم میں حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نبی ﷺ کی معیّت میں رات کو خیبر کی طرف نکلے تو ایک آدمی نے حضرت عامر بن اکوع رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ہمیں اپنے شعروں میں سے ہی کچھ سناؤ اور حضرت عامر رضی اللہ عنہ شاعر تھے، انھوں نے یہ حُدی خوانی شروع کی:

اَللّٰھُمَّ لَوْ لَا أَنْتَ مَا اھْتَدَیْنَا      وَ لَا تَصَدَّقْنَـا وَ لَا صَلَّیْنَـا

فَأَلْقِیَنَّ سَـکِیْنَۃً عَلَیْنَـــا      وَ ثَبِّتْ أَقْدَامَنَـا اِذَا لَاقَیْنَـا

''اے اللہ! اگر تیرا فضل نہ ہوتا تو ہم ہدایت نہ پائے ہوتے، نہ ہم صدقہ کرنے والے اور نہ ہی نمازیں ادا کرنے والے ہوتے۔ اے اللہ! ہم پر سکینت واطمینان نازل فرما اور جب ہماری دشمن سے مُڈبھیڑ ہو تو ہمیں انکے مقابلہ میں ثابت قدم رکھنا''۔

نبی ﷺ نے پوچھا: ''یہ حُدی خوان کون ہے؟''

لوگوں نے بتایا: یہ عامر بن اَکوع رضی اللہ عنہ ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا:

(( یَرْحَمُہُ اللّٰہُ )) ② ''اللہ اس پر رحم کرے''۔

---

① بخاری و مسلم بحوالہ تحریم آلات الطرب ص:۱۳۱

② صحیح مسلم و ابی داؤد ......صحیح :۲۲۸۹

جبکہ صحیح بخاری میں حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوۂ خندق کے موقع پر یہ اشعار نبی ﷺ نے پڑھے تھے۔ ①

امام شاطبی نے **الاعتصام (۳۶۸/۱)** میں حضرت انجشہ رضی اللہ عنہ سے متعلقہ حدیث کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھا ہے:

''آجکل کے لوگوں کی طرح راگ ولَے کے ساتھ گانے کو عرب لوگ نہیں جانتے تھے بلکہ وہ مُطلق شعر پڑھتے تھے اور وہ ساز و موسیقی کو بھی نہیں جانتے تھے بلکہ وہ تو یوں شعر گوئی کرتے تھے جیسے انصاری صحابہ رضی اللہ عنہم نے غزوۂ خندق کے موقع پر خندق کھودتے ہوئے یہ حُدی خوانی کی:

**نَحْنُ الَّذِیْنَ بَایَعُوْا مُحَمَّداً عَلٰی الْجِھَادِ مَا حَیِیْنَا اَبَداً**

''ہم نے حضرت محمد ﷺ کے ہاتھ پر اُس وقت تک جہاد کرتے رہنے کی بیعت کی ہے جب تک ہم زندہ رہیں گے''۔

اور نبی ﷺ انکے جواب میں یہ فرماتے:

**((اَللّٰھُمَّ لَا عَیْشَ اِلَّا عَیْشَ الْآخِرَۃِ فَاغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَ الْمُھَاجِرَۃِ))** ②

''اے اللہ! خیر و بھلائی کی زندگی تو صرف آخرت کی خیر و بھلائی والی زندگی میں ہے۔ اے اللہ! تمام انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرمادے''۔

کچھ اسی طرح کی بات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مروی ہے جس میں فرماتی ہیں کہ ہمارے پاس ایک انصاری لڑکی تھی جس کی شادی ہم نے ایک انصاری لڑکے سے کی۔ اُسے رخصت اور اُسکے شوہر کے سپرد کرنے والی مَیں تھی، نبی ﷺ نے مجھ سے مخاطب ہو کر فرمایا:

''انصاری لوگوں میں شعر گوئی پائی جاتی ہے اور تم نے کیا کہا ؟''

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: ''ہم نے ان کیلیئے برکت کی دعاء کی ہے''

---

① صحیح بخاری: ۲۸۳۷، ۳۰۳۴، ۴۱۰۴، ۴۱۰۶

② صحیح بخاری: ۲۸۳۴، ۲۸۳۵، ۴۰۹۹

تب نبی ﷺ نے فرمایا کہ کیا ہی اچھا ہوتا کہ تم یوں کہتے ﴿۱﴾:

((اَتَیْنَاکُـــمْ اَتَیْنَاکُـمْ فَحَیُّوْنَـــا نُحَیِّیْکُـــمْ

وَ لَوْ لَا الذَّهَبُ الْأَحْـــمَـ ـرُ مَا حَلَّتْ بَوَادِیْکُـــمْ

وَ لَوْ لَا الْحَبَّةُ السَّمْــــرَ اءُ لَمْ تُسْمَنْ عَذَارِیْکُـــمْ))

بعض روایات میں یہ بات بھی وارد ہوئی ہے کہ جب نبی ﷺ مدینہ منورہ کیلئے ہجرت کر کے شہر کے قریب پہنچے تو انصار کی بچیوں نے آپ ﷺ کی آمد کی خوشی میں یہ اشعار گائے تھے:

طَلَـــعَ الْبَدْرُ عَلَیْنَـــا مِنْ ثَنِیَّـــاتِ الْـــوَدَاعِ

وَجَبَ الشُّکْرُ عَلَیْنَـــا مَـــا دَعَا لِلّٰـــهِ دَاعِ

اَیُّهَا الْمَبْعُوْثُ فِیْنَـــا جِئْتَ بِالْأَمْرِ الْمُطَـــاعِ

''اِن پہاڑوں سے جو ہیں سمتِ جنوب چودھویں کا چاند ہم پر طلوع ہوا

کیسا عمدہ دین اور تعلیم ہے؟! شکر واجب ہے اپنے اللہ کا

ہے اطاعت فرض تیرے حکم کی بھیجنے والا ہے تیرا کبریاء''

یہ اشعار و واقعہ تو بڑا معروف ہے مگر اسکی سند صحیح و ثابت نہیں ہے بلکہ اسکی سند و متن دونوں پر کلام کیا گیا ہے۔ ﴿۲﴾

غرض امام ابن الجوزی اور امام شاطبی وغیرہ کے بقول:

''سیدھے سادے فطری طریقے سے اچھے شعر پڑھنے میں تو کوئی حرج نہیں جن میں جنّت و دوزخ کے تذکرے ہوں، مگر مصنوعی انداز سے بنائے گئے اور راگ و لَے سے شراب و شباب اور گُل و رخسار یا دیگر اعضاء کی تعریف میں گائے جانے والے اشعار ہرگز جائز نہیں ہیں''۔ ﴿۳﴾

---

﴿۱﴾ الامر بالمعروف للاخلال ،ص:۳۴، الارواء :۱۹۹۵، آداب الزفاف ،ص:۱۸۱

﴿۲﴾ تفصیل کیلئے دیکھئے :تحریم آلات الطرب للالبانی

﴿۳﴾ الاعتصام ۱/۳۷۰، تلبیس ابلیس،ص:۲۳۷ تا ۲۴۵ مختصراً از تحریم آلات الطرب ،ص:۱۲۶۔۱۳۶

اور سیدھے سادے طریقے سے شعر پڑھنے والا کوئی مرد ہو یا عورتوں میں عورت یا لڑکی ہو تو دوسری بات ہے لیکن اگر شعر بھی غلط ہوں، پڑھنے والی بھی غیر محرم عورت یا لڑکی یا نوخیز لڑکا ہو اور سننے والے عورتوں کے ساتھ مرد بھی ہوں تو اس کی قباحت و شناعت مزید بڑھ جاتی ہے۔ علاّمہ ابن قیم نے اسے **اعظم المحرّمات** اور **اَشَدُّھَا فَسَاداً لِلدِّیْن** (فسادِ دین کا بدترین سبب) قرار دیا ہے۔ ①

## گانا وموسیقی کے حرام ہونے کی حکمت

### (آثارِ سلف کی روشنی میں)

گانا اور موسیقی کے حرام ہونے کی حکمتوں میں سے سب سے پہلی حکمت یہ ہے کہ یہ اللہ کے ذکر، اسکی اطاعت و بندگی اور واجبات کی ادائیگی سے غافل کردیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں قرآن کریم میں ’’ لَھْوَ الْحَدِیْثِ ‘‘ قرار دیا ہے اور قرآنِ کریم سورۂ لقمان کی آیت:۶ کے بارے میں کئی صحابہ رضی اللہ عنہم کے آثار اور آئمہ کے اقوال سے پتہ چلتا ہے کہ یہ گانے بجانے وغیرہ کے بارے میں ہی نازل ہوئی تھی۔ ان آثار واقوال میں سے ترجمان القرآن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے **الأدب المفرد امام بخاری اور بیہقی** وغیرہ میں صحیح سند سے، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس آیت میں وارد ’’ **لَھْوَ الْحَدِیْث** ‘‘ کے بارے میں **مصنّف ابن ابی شیبہ ، تفسیر ابن جریر ، مستدرک حاکم ، شعب الایمان بیہقی اور تلبیس ابلیس ابن الجوزی** میں ② ایسے ہی حضرت عکرمہؒ سے **تاریخ امام بخاری ، تفسیر ابن جریر ، ابن ابی شیبہ اور بیہقی** میں ③، اسی طرح

① اغاثة اللهفان ۳۵۲/۱

② مصنف ابن ابی شیبہ ، ابن جریر ، مستدرک حاکم ۴۱۱/۲، شعب الایمان بیہقی ۵۰۹۶/۲۷۸/۴، ابن الجوزی ،ص:۲۴۶، تلبیس ابلیس

③ تاریخ امام بخاری ۲۱۷/۲/۲، ابن جریر ، ابن ابی شیبہ ، بیہقی

معروف امام التفسیر حضرت مجاہدؒ سے مصنف ابن ابی شیبہ ، ابن جریر اور حلیۃ الأولیاء ابو نعیم [1] کے آثار سابق میں ذکر کیئے جا چکے ہیں لہٰذا انھیں اب یہاں دہرانے کی ضرورت نہیں اور اس موضوع پر وہی کافی بھی ہیں۔

## گانا وموسیقی، راگ ورنگ اور ساز وآواز کے مختلف نام

علاّمہ ابن قیمؒ نے اپنی کتاب اغاثۃ اللھفان في مصاید الشیطان میں اس گانے بجانے کے انیس (۱۹) نام اور انکے بارے میں تفصیلات ذکر کی ہیں جو بڑے سائز کے اٹھائیس (۲۸) صفحات میں آئی ہیں (ص:۳۵۹ تا ۳۸۸) جن کا صرف خلاصہ آپ کے سامنے رکھ رہے ہیں:

### ① غِناء :

اسکا اردو میں اسی سے ملتا جلتا نام ہے گانا، اور اسکی مزید وضاحت کی تو کوئی ضرورت ہی نہیں ہے ۔

### ② اللّھو اور لھوَ الحدیث :

اس موضوع کے آغاز میں ہی ہم نے ذکر کر دیا ہے کہ سورۃ لقمان کی آیت:۶ میں یہ لفظ وارد ہوا ہے اور اُسی جگہ ہم نے صحابہ رضی اللہ عنہم کے آثار اور آئمہ تفسیر کے اقوال کے حوالے سے لھوالحدیث سے گانا بجانا مراد ہونے کی پوری تفصیل بھی ذکر کر دی ہے۔

### ③،④ الزّ ور واللّغو :

آغازِ موضوع میں ہی سورۃ الفرقان کی آیت:۷۲ سے گانے اور موسیقی کی حُرمت پر استدلال کرتے وقت یہ الفاظ بھی گزرے ہیں۔ اور محمد بن الحنفیۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ''یہاں الزّ ور

[1] مصنف ابن ابی شیبہ:۱۱۶۷،۱۱۷۹،۷ ، ابن جریر ایضاً حلیۃ الأولیاء ابونعیم ۲۸۶/۳

سے مراد گانا ہے اور اللّغو کا لغوی معنیٰ ہر لایعنی چیز ہے''۔ اور سلفِ امت نے اسکی تفسیر گانے اور تمام باطل امور سے کی ہے۔

## ⑤ الباطل :

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت قاسم بن محمدؒ نے گانے کو ''باطل'' قرار دیا ہے اور ''باطل'' کا ٹھکانا جہنّم ہے. اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ''باطل'' عربوں کے اُس غِناء کو کہا ہے جسمیں نہ تو شراب وشباب اور زنا ولواطت کی تعریفیں ہوتی ہیں اور نہ ہی اسکے ساتھ ساز وموسیقی ہوتی ہے۔ اگر وہ لوگ آج کے گانا وموسیقی کو سن لیں تو انکا فتویٰ اس سے بھی سخت ہو۔

## ⑥،⑦ المُکآء والتّصدیۃ :

اللہ تعالیٰ نے کفّار کے بارے میں سورۃُ الانفال، آیت: ۳۵ میں فرمایا ہے:

﴿وَ مَا كَانَ صَلٰوتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ اِلَّا مُكَآءً وَّ تَصْدِيَةً﴾

''اوران لوگوں کی نماز خانۂ کعبہ کے پاس سیٹیاں مارنے اور تالیاں بجانے کے سوا کچھ نہ تھی''۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، عطیہ، مجاہد، ضحاک، حسن بصری اور قتادہ رحمہم اللہ کہتے ہیں کہ اَلْمُکَآءُ سے مراد سیٹیاں مارنا اور اَلتَّصْدِيَةُ کا معنیٰ تالیاں بجانا ہے۔ اہلِ لغت نے بھی اَلْمُکَآءُ کا معنیٰ سیٹی مارنا اور اَلتَّصْدِيَةُ کا معنیٰ تالی بجانا ہی ذکر کیا ہے جو کہ ساز وموسیقی کی قسم ہے۔ [1]

## ⑧ رُقیۃ الزّنا :

حضرت فضیل بن عیاض نے گانے کو ''رُقْيَةُ الزَّانِي'' ''زانی کا منتر'' قرار دیا ہے۔

اور حضرت ابوملیکہ نے کہا تھا:

---

[1] اغاثة اللهفان

(اِنَّ الْغِنَاءَ رُقْيَةُ الزِّنا) ''گانا زنا کا منتر ہے''۔

اوراگر گانے کے ساتھ ہی ساز وموسیقی اور رقص یا ڈانس کا عُنصر بھی شامل ہو جائے تو پھر وہ زنا کا منتر نہ ہوگا تو اور کیا ہوگا ؟

## ⑨ مُنْبت النّفاق :

حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ کا قول آثارِ صحابہ رضی اللہ عنہم میں ذکر کیا جاچکا ہے کہ انہوں نے فرمایا:

((اَلْغِنَاءُ يُنْبِتُ النِّفَاقَ فِي الْقَلْبِ كَمَا يُنْبِتُ الْمَاءُ الزَّرْعَ ...... الخ))

''گانا دل میں یوں نفاق پیدا کرتا ہے جیسے پانی فصلیں اُگاتا ہے''۔

یہ گانا بجانا دل میں نفاق کیسے پیدا کرتا ہے؟ اسکی تفصیل علاّمہ ابن قیم کے حوالے سے ذکر کی جاچکی ہے لہٰذا یہاں اُسی پر کفایت کررہے ہیں۔

## ⑩ قرآن الشّیطان :

شعر گانے کو معروف تابعی حضرت قتادہؒ وغیرہ نے '' قرآن الشّیطان '' [شیطانی راگ] قرار دیا ہے۔اوراسی سلسلہ میں بعض احادیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً بھی مروی ہیں مگر وہ ضعیف وموضوع ہیں ،البتہ شعر کو قرآن الشّیطان کہنے کی تائید اُس حدیث سے بھی ہوتی ہے جسمیں تعوّذ کا یہ مفصّل صیغہ وارد ہوا ہے:

((اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ مِنْ نَفْخِهٖ وَ نَفْثِهٖ وَ هَمْزِهٖ)) [1]

''میں شیطانِ مردود کے شرّ سے،اسکی پھونک سے،اس کی تُھوک [شِعر] سے اوراسکے چوکے سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں''۔

اس حدیث میں (نَفْثِهٖ) سے مراد شعرِ شیطان ہی ہے اور جب اللہ تعالیٰ نے اپنے

---

[1] ابو داؤد ۱/۴۸۶،حدیث:۷۶۴،ترمذی ۲/۹۔۱۰،حدیث:۲۴۲،نسائی ۱/۱۴۳،ابن ماجہ ۱/۲۶۵۔۲۶۶،حدیث:۸۰۷۔۸۰۸،مسند احمد ۳/۵۰،حدیث:۱۱۴۹۳

نبی ﷺ کو اپنا کلام قرآن الرحمٰن سکھلایا تو قرآن الشیطان [شیطانی راگ] سے آپ ﷺ کو محفوظ فرما دیا اور سورہ یسٓ، آیت: ۶۹ میں فرمایا:

﴿ وَ مَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ وَ مَا يَنْبَغِيْ لَهُ ﴾

''اور نہ تو ہم نے اس (نبی) کو شعر سکھلائے اور نہ ہی یہ انکے لائق ہے''۔

الغرض حرام اشعار اور گانا و موسیقی قرآنِ شیطان ہیں۔

## ⑪ مؤذّن الشیطان :

بانسری (ساز) کو مؤذّنُ الشیطان قرار دیا گیا ہے اور جب شعر و گانا شیطان کا قرآن، سیٹیاں مارنا اور تالیاں بجانا (رقص کرنا) اسکی نماز ہے تو پھر اس نماز کا کوئی مؤذّن و امام اور مقتدی بھی ہونا چاہیئے تھا لہٰذا مؤذّن بانسری، امام گانے والا اور مقتدی ناچنے والے ہیں۔

## ⑫، ⑬ الصوت الاحمق، الصوت الفاجر :

گانے اور موسیقی کو الصّوتُ الاحمق اور الصّوت الفاجر کے نام نبی ﷺ کی زبانِ مبارک کے دیئے ہوئے ہیں۔ ''جنکی زبان سے اپنی منشاء و مرضی سے نہیں بلکہ صرف وحی سے بات نکلتی ہے''۔ (1)

چنانچہ ترمذی میں ہے کہ نبی ﷺ کو اپنے لختِ جگر ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات پر روتے دیکھ کر جب حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہم نے پوچھا:

((أَتَبْكِيْ ؟ أَوَلَمْ تَكُنْ نَهَيْتَ عَنِ الْبُكَاءِ ؟))

''کیا آپ رو رہے ہیں؟ کیا آپ ﷺ نے رونے سے منع نہیں فرمایا؟''۔

اس پر نبی ﷺ نے فرمایا:

((لَا ، وَ لٰكِنْ نَهَيْتُ عَنْ صَوْتَيْنِ أَحْمَقَيْنِ فَاجِرَيْنِ ؛صَوْتٌ عِنْدَ

---

(1) سورۃ النجم: ۳

الْمُصِيبَةِ ، خَمْشُ وُجُوهٍ وَ شَقُّ جُيُوبٍ ، وَ رَنَّةُ شَيْطَانٍ) ﴿۱﴾

''نہیں، بلکہ میں نے دو احمقانہ وفاجرانہ آوازیں نکالنے سے منع کیا ہے۔ایک مصیبت کے وقت کی آواز [ چیخ وبَین ] چہرے نوچنا اور گریبان پھاڑنا۔اور دوسری شیطانی چیخ چنگاڑ''۔[ جو خوشی کے موقع پر کی جاتی ہے ]۔

علامہ ابن الجوزی رحمہ اللہ نے **تلبیس ابلیس** میں راگ سے وقوع پذیر ہونے والی بعض چیزیں ذکر کی ہیں جنکے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ گانے کو''صوتُ الاحمق'' اس لیئے کہا گیا ہے کہ راگ کی دھن میں انسان طرب ونشاط میں سر ہلاتا، ہاتھوں سے تالی مارتا، پیروں کو حرکت دیتا، جھوم جھوم کر چلتا، سیٹی بجاتا اور سامنے پڑی چیزوں پر دُھن سے ہاتھ مارنے لگتا ہے۔کبھی اپنے سینے پر ہاتھ رکھتا ہے،ٹھنڈی سانسیں بھرتا ہے،اسکے اعضاء مخصوصہ میں حرکت وارتعاش پیدا ہونے لگتا ہے اور وہ کسی کے تصوّر میں ڈوب کر بڑی اہم یادداشتوں کو بھول جاتا ہے۔

نوحہ وبَین کرنے کے وقت بھی انسان چیخنا چلاّنا شروع کر دیتا ہے۔ایسی حرکتیں اگر کوئی عام حالت میں کرے تو وہ احمق وبے وقوف اور پاگل کہلائے گا۔یہی وجہ ہے کہ گانے اور نوحہ کرنے والے کی آواز کو''احمق کی آواز'' قرار دیا گیا ہے۔

اورانہی دونوں آوازوں کو''صوتُ الفاجر'' اسلیئے کہا گیا کہ یہ فجور اور اللہ کی نافرمانی کے ساتھ ساتھ ہی شیطان کی وفاداری کا اعلان ہوتی ہیں جو کہ فجور وگناہ ہے۔لہٰذا انہیں''فاجر کی آواز'' بھی کہا گیا ہے۔﴿۲﴾

## ﴿۱۴﴾ الصّوتُ الملعون :

اس ساز وموسیقی اورگانے کو ''الصوت الملعون'' بھی کہا گیا ہے،حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں:

﴿۱﴾ ترمذی ۳۲۸/۳،حدیث:۱۰۰۵ ﴿۲﴾تلبیس ابلیس ابن الجوزی .

( صَوْتَانِ مَلْعُونَانِ :مِزْمَارٌ عِنْدَ نِعَمٍ وَ رَنَّةٌ عِنْدَ الْمُصِيْبَةِ )

''دو آوازیں ملعون ہیں :نعمت و خوشی کے وقت بانسریاں [ساز] بجانا اور مصیبت کے وقت چیخ مارنا اور بَین کرنا''۔

## ⑮، ⑯ الصّوتُ القبیح ،الصّوتُ الفاحش :

ابو بکر ہذلی کہتے ہیں کہ حضرت حسن بصریؒ نے کہا:

(صَوْتَانِ قَبِيْحَانِ فَاحِشَانِ ؛ عِنْدَ نِعْمَةٍ اِنْ حَصَلَتْ وَ عِنْدَ مُصِيبَةٍ اِنْ نَزَلَتْ ))

''دو آوازیں بہت ہی بُری اور فحش ہیں: نعمت و خوشی کے وقت چیخ چنگاڑ اور ہاؤہُو کرنا اور مصیبت کے وقت چیخ و پکار اور نوحہ و بَین کرنا''۔

## ⑰ صوت الشیطان :

اللہ تعالیٰ نے شیطان اور اسکی جماعت کے لوگوں سے مخاطب ہوتے ہوئے سورۃ بنی اسرائیل ،آیت:۶۳۔۶۴ میں فرمایا ہے:

﴿ قَالَ اذْهَبْ فَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ فَاِنَّ جَهَنَّمَ جَزَآؤُكُمْ جَزَآءً مَّوْفُوْرًا o وَ اسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَ اَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَ رَجِلِكَ وَ شَارِكْهُمْ فِى الْاَمْوَالِ وَ الْاَوْلَادِ وَ عِدْهُمْ وَ مَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا o ﴾

''ارشاد ہوا کہ جا! ان میں سے جو بھی تیرا تابعدار ہو جائے گا تو تم سب کی سزا جہنّم ہے جو پورا پورا بدلہ ہے۔ان میں سے تو جسے بھی اپنی آواز سے بہکا سکے بہکا لے اور ان پر اپنے سوار اور پیادے چڑھالا اور ان کے مال اور اولاد میں سے اپنا بھی ساجھا لگا اور انہیں [جھوٹے] وعدے دے لے،ان سے جتنے بھی

وعدے شیطان کے ہوتے ہیں، سب کے سب سراسر فریب ہیں''۔

ابن ابی حاتم نے اپنی تفسیر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ﴿وَ اسۡتَفۡزِزۡ مَنِ اسۡتَطَعۡتَ مِنۡهُمۡ بِصَوۡتِکَ﴾ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا:

(کُلُّ دَاعٍ اِلیٰ مَعۡصِیَةٍ)

''معصیت وگناہ کی طرف بلانے والی ہر ایک چیز وآواز صوتُ الشّیطان ہے''

اور یہ بات واضح ہے کہ گانا نافرمانی کے دواعی میں سے سب سے بڑھ کر ہے، لہٰذا اسے ''صوت الشیطان'' کا نام دیا گیا ہے، اور اِنہی کلمات کی تفسیر میں کئی دیگر آئمہ تفسیر کے نزدیک بھی گانے اور ہر کلامِ باطل کو ''صوت الشیطان'' قرار دیا گیا ہے۔اور امام مجاہد نے بانسریوں [سازوموسیقی] کو شیطان کی آواز اور حضرت حسن بصریؒ نے حرام دَف [جو عید وشادی پر عورتوں کے علاوہ کسی کے ہاتھوں بجائی جائے] کو بھی شیطان کی آواز قرار دیا ہے۔ (۱)

## ⑱ مزمور الشّیطان :

گانے اور بانسری وموسیقی کو ''مزمور الشّیطان'' بھی کہا گیا ہے چنانچہ صحیحین وسنن میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میرے پاس دو چھوٹی چھوٹی بچیاں جنگِ بعاث کے واقعات پر مشتمل اشعار گا رہی تھیں کہ نبی ﷺ آئے اور ہماری طرف پُشت کر کے لیٹ گئے۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور انھوں نے مجھے ڈانٹا اور فرمایا:

((أَبِمَزَامِیرِ [وَ فِيۡ رِوَایَةٍ لِمُسۡلِمٍ :أَبِمَزۡمُوۡرِ،وَ فِيۡ اُخۡریٰ:مِزۡمَارُ] الشَّیۡطَانِ فِیۡ بَیۡتِ رَسُوۡلِ اللّٰهِ ﷺ ؟))

''کیا نبی ﷺ کے گھر میں یہ بانسریاں بج رہی ہیں؟''۔

نبی ﷺ اُن سے مخاطب ہوئے اور فرمایا:

((دَعۡهُمَا یَا اَبَا بَکۡرٍ! فَاِنَّ لِکُلِّ قَوۡمٍ عِیۡدٌ وَ هَذَا عِیۡدُنَا))

---

(۱) اغاثة اللهفان ابن القیم

''اے ابوبکر! انہیں چھوڑ دو، ہر قوم کی عید ہوتی ہے اور آج ہماری عید ہے''۔

پھر جب آپ ﷺ ذرا بے دھیان ہوئے تو میں نے انہیں اشارہ کیا اور وہ نکل گئیں۔ (۱)

تلبیس ابلیس میں امام ابن الجوزی نے لکھا ہے:

''ظاہر ہوتا ہے کہ وہ دونوں بہت ہی کم عمر بچیاں تھیں کیونکہ اُس وقت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی کم عمر تھیں اور نبی ﷺ ایسی عمر کی بچیوں کو ان کے ساتھ کھیلنے کا موقع مہیّا فرمایا کرتے تھے''۔ (۲)

حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں بعض صحیح روایات کے حوالے سے لکھا ہے کہ شعر پڑھنے یا گانے والی بچیوں میں سے ایک حمامہ اور دوسری اسکی سہیلی تھی۔ (۳)

اس حدیث میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا بچیوں کے اس گانے کو مزمار [مزمور، مزامیر] الشّیطان کہنا اور نبی ﷺ کا انکے اس لفظ پر نکیر نہ فرمانا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ گانا شیطانی بانسری وساز ہے۔

اور کہاں نبی ﷺ کا اُن غیر مکلّف بچیوں کو عید کے دن جنگی اشعار پڑھنے کی اجازت دینا اور کہاں خوبصورت غیر محرم عورتوں اور شہوت خیز لڑکوں کا ساز وموسیقی کے ساتھ زنا وفجور اور شراب وشباب کی دعوت دینے والے فحش گانے گانا۔

ببیں ایں تفاوت را از کجا تا بہ کجا

## (۱۹) السّمود :

گانے بجانے کو السّمود بھی کہا گیا ہے جسکی قرآنِ کریم میں مذمّت کی گئی ہے چنانچہ سورۃ النجم، آیت: ۵۹، ۶۰، ۶۱ میں ارشادِ الٰہی ہے:

---

(۱) بخاری ۳/۲، کتاب العیدین، مسلم ۶۰۷/۲، ۶۰۹، حدیث: ۱۶، ۱۷، ۱۹، نسائی ۱۹۵/۳، ۱۹۶، ۱۹۷، ابن ماجہ ۶۱۲/۱، حدیث: ۱۸۹۸، مسند احمد ۱۳۴/۶

(۲) تلبیس ابلیس ۲۳۹/۱

(۳) فتح الباری ۴۴۰/۲

﴿ أَفَمِنْ هَذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ o وَ تَضْحَكُوْنَ وَ لَا تَبْكُوْنَ o وَ أَنْتُمْ سَامِدُوْنَ o ﴾

”کیا اب وہ یہی باتیں ہیں جن پر تم اظہارِ تعجب کرتے ہو؟ ہنستے ہو اور روتے نہیں ہو، اور غفلت میں مبتلا ہو کر [ گا بجا کر ] انہیں ٹالتے ہو؟“۔

حضرت عکرمہؒ نے ترجمان القرآن حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ﴿سَامِدُوْنَ﴾ [السمود] کی تفسیر یہ نقل کی ہے:

(اَلسَّمُوْدُ : اَلْغِنَاءُ فِيْ لُغَةِ الْحِمْيَرِ ، يُقَالُ : أُسْمُدِيْ لَنَا أَيْ غَنِّيْ لَنَا )

”السمود حمیری [یمنی عربی] زبان میں گانے کو کہتے ہیں۔ کہا جاتا ہے: أُسْمُدِيْ لَنَا یعنی ہمارے لیئے گانا گاؤ“۔

اور معروف ماہرِ نحو ابو عبیدہ نے بھی اسکا یہی معنیٰ بیان کیا ہے۔ اس کے بعض دیگر معانی بھی بیان کیئے گئے ہیں جیسے غفلت، بھول، تکبّر، لا پرواہی و اِعراض وغیرہ جو کہ سبھی اس گانے میں آجاتے ہیں۔ (۱)

## عیدین و شادی بیاہ میں دَف :

اسلام دینِ فطرت ہے، اس نے انسان کی فطرت کا ہر جگہ اور ہر اعتبار سے خیال رکھا ہے۔ خوشی منانا انسان کا فطری جذبہ اور اسکا حق ہے۔ اسلام میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو خوشی منانے کے ایک سال میں دو مواقع عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی شکل میں عطا کیئے ہیں۔

کافروں کے خوشی منانے کے انداز شراب و شباب سے کھیلنے، رقص و سرود کی محفلیں منعقد کرنے اور کئی طرح کی اچھل کود کرنے سے عبارت ہیں جبکہ اسلام خوشی کے مواقع پر بھی سنجیدگی و تقدّس سکھلاتا ہے اور آوارگی و بے حیائی اور معصیت و نافرمانی سے باز رہنے کی تعلیم دیتا ہے۔

(۱) مختصراً از اغاثۃ اللھفان، علاّمہ ابن قیم ۱/۳۵۹۔۳۸۸ ۔

## // سماع وقوالی //

عیدین اور شادی بیاہ کے مواقع پر اسلام نے بعض قواعد وضوابط کے ساتھ دَف بجانے کی اجازت دی ہے۔ مثلاً دَف بجانے والی عورت یا بچی صرف عورتوں کے درمیان ہو، وہ غیر مَحرم مردوں کے جُھرمٹ میں نہ ہو، نو خیز امرد لڑکا نہ ہو، اور نہ ہی مرد ہو۔

اب ان امور کو سامنے رکھتے ہوئے غور کر کے دیکھ لیں، بآسانی پتہ چل جائے گا کہ ہمارے یہاں دلدادگانِ موسیقی نہ تو ان قواعد وضوابط کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہیں اور نہ ہی صرف دَف پر اکتفاء کرتے ہیں جو کہ ایک سادہ سی آواز پر مشتمل ہوتی ہے اور اس میں ڈھولک کی طرح لَے و موسیقی، سُر و تال یا جذب و ترنگ پیدا کرنے کی صلاحیّت نہیں ہوتی، اور پھر ان قواعد وضوابط کے ساتھ دَف کہاں؟ اور ان قواعد وضوابط کو نظر انداز کرتے ہوئے رنگا رنگ آلاتِ ساز و موسیقی کہاں؟

## حدیثِ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا :

اس سلسلہ میں ایک حدیث بڑی معروف ہے جس سے موسیقی و گانے کا جواز کشید کرنے کی کوشش کی جاتی ہے، اس میں ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

(( دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ عِنْدِيْ جَارِيَتَانِ [مِنْ جَوَارِيْ الْأَنْصَارِ] ،(وَ فِيْ رِوَايَةٍ :قِيْنَتَانِ ) [فِيْ أَيَّامِ مِنىٰ، (فِيْ عِيْدِ الْأَضْحىٰ) تُدَفِّفَانِ وَ تَضْرِبَانِ] ، تُغَنِّيَانِ بِغِنَاءٍ ، ( وَ فِيْ رِوَايَةٍ : بِمَا تَقَاوَلَتْ ، وَ فِيْ أُخْرىٰ : تَقَاذَفَتْ ) الْأَنْصَارُ يَوْمَ بِعَاثٍ ، [وَ لَيْسَتَا بِمُغَنِّيَتَيْنِ] ، فَاضْطَجَعَ عَلَىٰ الْفِرَاشِ ، وَحَوَّلَ وَجْهَهُ ، وَ دَخَلَ اَبُوْ بَكْرٍ [وَ النَّبِيُّ ﷺ مُتَغَشٍّ بِثَوْبِهِ] فَانْتَهَرَنِيْ ، (وَ فِيْ رِوَايَةٍ : فَانْتَهَرَهُمَا )وَ قَالَ : مِزْمَارَةُ (وَ فِيْ رِوَايَةٍ : مِزْمَارُ) الشَّيْطَانِ عِنْدَ (وَ فِيْ رِوَايَةٍ : أَمَزَامِيْرُ الشَّيْطَانِ فِيْ بَيْتِ) رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ [(مَرَّتَيْنِ ؟!)] فَاَقْبَلَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ

اللّٰہِ ﷺ ، [وَ فِي رِوَايَةٍ : فَكَشَفَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ وَجْهِهٖ] فَقَالَ : دَعْهُمَا [يَا اَبَا بَكْرٍ ! (فَـ) اِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيداً ، وَ هٰذَا عِيدُنَا] فَلَمَّا غَفَلَ غَمَزْتُهُمَا ، فَخَرَجَتَا )) ⟨١⟩

''نبی ﷺ میرے پاس تشریف لائے جبکہ میرے پاس انصار کی لڑکیوں میں سے دو لڑکیاں بیٹھی تھیں اور یہ دن عیدالاضحیٰ کے [ایامِ منیٰ] میں سے کوئی دن تھا اور وہ دَف بجا رہی تھیں اور ساتھ ساتھ یومِ جنگِ بعاث کے واقعات پر مشتمل اشعار گا رہی تھیں اور وہ کوئی پیشہ ور گانے والی نہیں تھیں ۔ آپ ﷺ بستر پر لیٹ گئے اور اپنا چہرۂ اقدس دوسری طرف کر لیا۔ نبی ﷺ چہرے پر کپڑا اڈالے لیٹے تھے کہ حضرت ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے ۔ انھوں نے آ کر مجھے [اور ان دونوں لڑکیوں] کو ڈانٹا اور کہا: کیا نبی ﷺ کے گھر میں بانسریاں بجا رہی ہو؟ نبی ﷺ اُن کی طرف متوجہ ہوئے اور چہرے سے کپڑا ہٹا کر فرمایا: ''ابو بکر! انھیں چھوڑ دو۔ ہر قوم کی کوئی عید ہوتی ہے اور یہ آج ہماری عید ہے'' جب نبی ﷺ کی توجہ ذرا ہٹی تو میں نے ان لڑکیوں کو اشارہ کیا اور وہ نکل گئیں'' ۔

اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ دَف بجانا صرف عید کے دن جائز ہے نہ کہ ہر دن اور صرف دَف بجانا روا ہے نہ کہ ہر طرح کا ساز و موسیقی ۔ حضرتِ صدیق رضی اللہ عنہ نے دف بجانے اور رزمیہ شعر پڑھنے کو بھی شیطان کا باجا یا بانسری قرار دیا۔

اور نبی ﷺ نے انکے صرف بچیاں ہونے اور خوشی و عید کا دن ہونے کی وجہ کچھ کہنے سے منع فرما دیا تھا، اور یہ بھی ایسے ہی ہے جیسے بچیوں کا گڑیوں کے ساتھ کھیلنے کا مسئلہ ہے، جبکہ یہ مردوں کیلئے ہر گز جائز نہیں ہے۔

⟨١⟩ بخاری ۲۴۲/۱، ۲۵۱، مسلم ۲۲/۳، نسائی ۲۳۶/۱، مسند احمد ۳۳/۶، ۸۴، ۹۹، ۱۲۷، ۱۳۴، بحوالہ غایۃ المرام للالبانی ص: ۲۲۵، حدیث: ۳۹۹

اِسی طرح تقریبِ شادی بیاہ میں بھی عورتوں کو اجازت ہے کہ وہ آپس میں دَف بجا کر اور بعض مخصوص آوازیں نکال کر خوشی کا اظہار کرلیں۔ اور اسکی اجازت بھی بعض احادیث میں آئی ہے جیسے کہ ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

((فَصْلُ مَا بَيْنَ الْحَلَالِ وَ الْحَرَامِ ضَرْبُ الدَّفِّ وَ الصَّوْتُ فِي النِّكَاحِ)) [1]

''حلال [نکاح] اور حرام [زنا] میں فرق یہ ہے کہ نکاح وشادی میں دَف بجائی اور [اظہارِ خوشی کیلئے] بعض آوازیں نکالی جاتی ہیں''۔

یہ بوقتِ نکاح یا شادی بیاہ پر ہے، دیگر کسی کام یا اعلان کیلئے روا نہیں ہے۔

اور خوشی کے تمام مواقع پر نہیں بلکہ صرف عیدین وشادی پر ہے۔ جبکہ عیدین وشادی کا ذکر تو صحیح حدیثِ نبوی ﷺ میں بھی موجود ہے۔ اور ختنہ کا تذکرہ صرف بعض آثارِ صحابہ رضی اللہ عنہم میں آیا ہے۔ چنانچہ امام ابنِ سیرین رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

((أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضي الله عنه كَانَ إِذَا سَمِعَ صَوْتَ الدَّفِّ سَأَلَ عَنْهُ ؟ فَإِنْ قَالُوْا : عُرْسٌ أَوْ خِتَانٌ ، سَكَتَ)) (أَقَرَّهُ) [2]

''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب دَف کی آواز سنتے تو اسکا سبب پوچھتے، اگر لوگ کہتے کہ کسی کے یہاں شادی یا ختنہ کی تقریب ہے تو خاموش ہو جاتے''۔ [یعنی اسے برقرار رہنے دیتے تھے]۔

لیکن یہ اثر بھی منقطع ہے کیونکہ امام ابن سیرین نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا بلکہ اُنکے بیس سال بعد پیدا ہوئے اور اس انقطاع کا پتہ ابن ابی شیبہ کے انداز سے بھی چلتا ہے جس میں ہے:

---

[1] ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، مستدرک حاکم، مسند احمد، الصحیحۃ: ۱،۴۲۰۶، رواء الغلیل ۱۹۹۴۔

[2] ابن ابی شیبہ ۱۹۲/۴، عبد الرزاق ۵/۱۱، بیہقی ۲۹۰/۷

((عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ ، قَالَ : نُبِّئْتُ أَنَّ عُمَرَ ...... ))

''ابن سیرین کہتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ......''۔

جبکہ ایک حدیث میں حضرت عبداللہ بن بریدا اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں:

((أَنَّ أَمَةً سَوْدَآءَ أَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ . وَ رَجَعَ مِنْ بَعْضِ مَغَازِيْهِ . فَقَالَتْ : اِنْ كُنْتُ نَذَرْتُ اِنْ رَدَّكَ اللّٰهُ صَالِحاً،(وَ فِيْ رِوَايَةٍ : سَالِماً) أَنْ أَضْرِبَ عِنْدَكَ بِالدَّفِّ (وَ اُغَنِّيْ) ؟ قَالَ :

(( اِنْ كُنْتِ فَعَلْتِ [وَ فِيْ رِوَايَةٍ : نَذَرْتِ] ؛ فَافْعَلِيْ ، وَ اِنْ كُنْتِ لَمْ تَفْعَلِيْ ، فَلَا تَفْعَلِيْ )) فَضَرَبَتْ ، فَدَخَلَ اَبُوْ بَكْرٍ وَ هِيَ تَضْرِبُ ، وَ دَخَلَ غَيْرُهُ وَ هِيَ تَضْرِبُ ، ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ ، قَالَ : فَجَعَلَتْ دَفَّهَا خَلْفَهَا،(وَ فِيْ رِوَايَةٍ أُخْرىٰ : تَحْتَ اُسْتِهَا ثُمَّ قَعَدَتْ عَلَيْهِ ، وَهِيَ مُقَنَّعَةٌ) وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : (( اِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَفْرَقُ [وَ فِيْ رِوَايَةٍ : لَيَخَافُ] مِنْكَ يَا عُمَرُ !أَنَا جَالِسٌ هٰهُنَا [وَ هِيَ تَضْرِبُ] ،وَ دَخَلَ هٰـؤُلآءِ [وَ هِيَ تَضْرِبُ] ، فَلَمَّا أَنْ دَخَلْتَ [أَنْتَ يَا عُمَرُ] فَعَلَتْ مَا فَعَلَتْ ، [وَ فِيْ رِوَايَةٍ : أَلْقَتِ الدَّفَّ] ))[1]

''ایک کالے رنگ کی کنیز نبی ﷺ کے پاس اُس وقت آئی جب آپ ﷺ ایک غزوہ سے واپس لوٹے تھے۔ اُس نے کہا: ''میں نے نذر مانی تھی کہ آپ ﷺ اگر اس غزوہ سے صحیح و سالم واپس تشریف لے آئے تو میں آپ ﷺ کے پاس دَف بجاؤں گی اور گاؤں گی''۔ نبی ﷺ نے فرمایا:

---

[1] مسند احمد ۳۵۳/۵،ترمذی ۳۱۶/۴،ابن حبان ۲۱۸۶۔ الموارد، الصحیحة ۱۴۲/۴، حدیث:۱۶۰۹

''اگر تم نے نذر مانی تھی تو ایسا کرلو اور اگر تم نے نذر نہیں مانی تھی تو ایسا نہ کرو''۔
اس نے دَف بجانا شروع کی ۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ داخل ہوئے اور وہ دَف بجاتی رہی ۔کئی دوسرے لوگ داخل ہوئے اور وہ دَف بجاتی رہی ، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ داخل ہوئے تو اُس نے اپنی دَف اپنے پیچھے چُھپا لی ،اور ایک روایت میں ہے کہ اپنے نیچے رکھ کر اُس کے اوپر بیٹھ گئی اور وہ عورت نقاب اوڑھے ہوئے تھی ۔اُس کی یہ حرکت دیکھ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
''اے عمر! تمہیں دیکھ کر شیطان بھی ڈر جاتا ہے۔ میں یہاں بیٹھا تھا اور وہ دَف بجاتی رہی ، یہ لوگ داخل ہوئے اور وہ دَف بجاتی رہی اور اے عمر! جب تم داخل ہوئے تو اُس نے یہ کیا''۔اور ایک روایت میں ہے کہ ''اُس نے دَف پھینک دی''۔

کہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی جنگ سے صحیح وسالم آمد کی خوشی اور کہاں ہما شما کی کسی سفر سے آمد کی خوشی؟ خصوصاً جبکہ یہاں معاملہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہے، عام لوگوں کیلئے نہیں جیسا کہ **معالم السنن** (۳۸۲/۴) میں امام خطابی نے اور **سلسلة الاحاديث الصحيحة** (۱۴۲/۴، ۳۳۲/۵۔۳۳۳) اور **تحريم آلات الطرب** (ص: ۱۲۴، ۱۲۵) میں علامہ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے۔

## بانسری کے بارے میں حدیثِ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما :

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام حضرت نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:
((اَنَّ ابْنَ عُمَرَ سَمِعَ صَوْتَ زُمَّارَةِ رَاعٍ فَوَضَعَ اِصْبَعَيْهِ فِيْ اُذُنَيْهِ وَ عَدَلَ رَاحِلَتَهُ عَنِ الطَّرِيْقِ وَ هُوَ يَقُوْلُ : يَا نَافِعُ اَتَسْمَعُ ؟ فَأَقُوْلُ: نَعَمْ ، فَيَمْضِيْ حَتّٰى قُلْتُ : لَا ، فَوَضَعَ يَدَيْهِ وَأَعَادَ رَاحِلَتَهُ اِلَى الطَّرِيْقِ وَ

قَالَ: رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ وَ سَمِعَ زُمَّارَۃَ رَاعٍ ، فَصَنَعَ مِثْلَ ھٰذَا )) [1]

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک چرواہے کی بانسری کی آواز سُنی تو اپنے دونوں کانوں میں انگلیاں ڈال لیں اور اپنی سواری کو راستے سے ہٹا لیا اور مجھ سے پوچھتے کہ کیا ابھی تم بانسری کی آواز سُن رہے ہو؟ میں کہتا: ہاں، وہ اسی طرح چلتے جاتے یہاں تک کہ جب میں نے کہا: نہیں، تو انھوں نے اپنے ہاتھ نیچے کر لیئے اور اپنی سواری کو دوبارہ راستے پر ڈال لیا اور فرمایا: ''نبی ﷺ نے بھی ایک چرواہے کی بانسری کی آواز سُن کر ایسے ہی کیا تھا''۔

یہاں دو باتوں کا پیشِ نظر رکھنا ضروری ہے:

① عربی زبان میں اَلسِّمَاعُ اور اَلْاِسْتِمَاعُ میں بہت فرق ہے۔

اَلسِّمَاعُ یہ ہے کہ کسی چیز کی آواز کانوں میں پڑنے لگی اور وہ اسے چار و نا چار سننے پر مجبور ہے جبکہ اَلْاِسْتِمَاعُ سے وہ سننا مراد ہے جو کسی کی ذاتی دلچسپی کے ساتھ ہو۔ اس حدیث میں نبی ﷺ اور پھر حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ دونوں کیلئے لفظ سَمِعَ استعمال ہوا ہے جو نا چار سننے کی مجبوری کا پتہ دیتا ہے نہ کہ عمداً اور دلچسپی سے سننا۔ اور اگر یہ نہ ہوتا تو پھر کانوں میں انگلیاں ٹھونسنے کا کوئی معنیٰ ہی نہیں بنتا۔

② دوسری بات یہ کہ وہ چرواہا کہیں کسی پہاڑ کی چوٹی وغیرہ پر تھا اور نبی ﷺ کیلئے اس بات کا امکان نہیں تھا کہ آپ ﷺ اُسے بانسری بجانے سے منع فرما سکتے۔ لہٰذا آپ ﷺ نے کانوں میں انگلیاں ڈال لیں۔

---

[1] ابو داؤد: ۴۹۲۴۔۴۹۲۶، سنن کبریٰ بیہقی ۲۲۲/۱۰، مسند احمد ۸/۲، ۳۸، صحیح ابن حبان ۱۰۲۳۔ الموارد، معجم طبرانی صغیر، ص:۵، شعب الایمان بیہقی ۲۸۳/۴، ۵۱۲۰، حافظ ابوالفضل محمد بن ناصر نے اسے صحیح قرار دیا ہے جیسا کہ تفسیر علّامہ آلوسی ۷۷/۱۱، کف الرعاع، ص:۱۰۹ علیٰ ھامش الکبائر للذھبی اور تحریم آلات الطرب للالبانی، ص:۱۱۶ میں ہے۔

اگر یہ دونوں باتیں پیشِ نظر رہیں تو بال کی کھال اُتارنے اور دور کی کوڑی لانے والے اس حدیث سے بانسری وغیرہ ساز بجانے کا جواز کشید کرنے کی سعیٔ نامشکور نہ کرتے۔

## تقدیرِ امم میں ساز و موسیقی کا کردار :

ماہرِ عمرانیات وفلسفۂ تاریخ علاّمہ ابن خلدون لکھتے ہیں:

"جتنی اسلامی سلطنتوں کو زوال آیا، اُن میں سے اکثر کے زوال کا سبب یہی رقص وسرود ہوا کیونکہ وہ بادشاہ شب و روز ناچ گانوں کی محفلوں میں مشغول رہتے تھے"۔ (۱)

علاّمہ اقبال نے سچ ہی کہا ہے : ؎

میں تجھ کو بتاتا ہوں تقدیرِ امم کیا ہے
شمشیر وسناں اوّل، طاؤس ورباب آخر

## ناچنے جھومنے (ڈانس کرنے) کے موجد :

امام ابن الحاج نے اپنی کتاب "مدخل الشرع" میں لکھا ہے کہ ناچنے گانے اور جھومنے یا رقص وسرود کو ایجاد کرنے والے عہدِ موسیٰ علیہ السلام کے سامری اور اسکے یہودی ساتھی تھے۔ سامری نے انکے لیئے ایک بچھڑا تیار کیا جس سے ایک قسم کی آواز نکلتی تھی (۲) اور وہ یہودی اس آواز پر اس بچھڑے کے گرد ناچتے اور جھومتے تھے، پس یہ ناچنا جھومنا یا رقص وڈانس کرنا کُفّار [یہود] کی رسم ہے۔ (۳)

---

(۱) مقدمہ ابن خلدون بحوالہ۔موسیقی: دعوتِ عذابِ الٰہی، ص:۳۰ مؤلفہ: ابوحماد فاروقی، ناشر: اے وائی این، راولپنڈی

(۲) دیکھیئے: سورۃ الاعراف، آیت ۱۴۷، سورۃ طٰہٰ، آیت: ۸۸

(۳) المدخل ، امام ابن الحاج بحوالہ۔موسیقی: دعوتِ عذابِ الٰہی، ص:۲،۳ مؤلفہ: ابوحماد فاروقی۔

# مصادر ومراجع


1 القرآن الکریم .

2 صحیح بخاری .

3 صحیح مسلم.

4 صحیح ابی داؤد.

5 سلسله الاحادیث الصحیحه .

6 صحیح الجامع الصغیر .

7 غایه المرام فی تخریج الحلال و الحرام

8 الحلال و الحرام فی الاسلام .

9 المعجم الکبیر للطبرانی .

10 الادب المفرد للبخاری .

11 مصنف ابن ابی شیبه

12 بیهقی .

13 تفسیر ابن جریر طبری .

14 تحریم آلات الطرب .

15 تاریخ امام بخاری .

16 تفسیر ابن کثیر .

17 تفهیم القرآن .

19 اغاثه اللهفان ـ ابن قیّم .

20 طبقات ابن سعد .

23 تذکرة الحفّاظ .

24 الاستقامه لابن تیمیه .

25 صحیح ابن حبان .

26 التقریب لابن حجر.

27 فتح الباری .

28 معجم طبرانی صغیر .

29 ابن ماجه .

30 مسند احمد .

31 مسند بزّار .

32 الاحادیث المختارة للضیاء .

33 الترغیب و الترهیب .

34 مجمع الزوائد .

35 مستدرك حاکم .

36 شرح السنه للبغوی .

37 المنتخب من المسند لعبد بن حمید .

38 مسند طیالسی .

39 ترمذی .

40 نصب الرایه .

41 مسند ابو یعلیٰ .

## // سماع وقوالی //

21 القاموس المحیط .

22 سیر اعلام النبلاء ذھبی .

44 کشف القناع عن حکم الوجد و السماع علّامہ ابو العباس قرطبی .

45 سنن دارمی .

46 النسائی .

47 ضعیف الجامع الصغیر .

48 حلیہ ابو نعیم .

49 تلبیس ابلیس ابن الجوزی .

50 نیل الاوطار .

51 روضۃ الطالبین .

52 آداب الزفاف للالبانی .

53 ارواء الغلیل للالبانی .

54 معالم السنن خطابی .

55 کف الرعاع فی تحریم السماع .

42 التمھید ابن عبد البر .

43 حکم الغناء ، ابن تیمیۃ ابن قیّم ابن باز .

56 المعجم الاوسط الامام الطبرانی

57 موارد الظمآن .

58 مختصر صحیح مسلم بتحقیق البانی .

59 تفسیر روح المعانی علّامہ آلوسی .

60 مشکوٰۃ بتحقیق البانی.

61 ذم الملاھی ابن ابی الدنیا .

62 مصنف عبد الرزاق .

63 منھاج السنہ .

64 مسائل الامام احمد لابی داؤد .

65 الاعتصام للشاطبی .

66 گانا، گانا اور سننا اسلام کی نظر میں.

67 موسیقی: دعوتِ عذابِ الٰہی، ابوحمّاد فاروقی .

68 الأدلة من الكتاب والسنة تحرم الأغانی لابن باز

69 دوماہی [طیّبات] لاہور .

# فہرستِ مطبوعاتِ توحید پبلیکیشنز (بنگلور)

| نمبر | کتاب | نمبر | کتاب |
|---|---|---|---|
| 1 | بدعات اور ان کا تعارف | 17 | سماع و قوالی اور گانا و موسیقی |
| 2 | نمازِ پنجگانہ کی رکعتیں مع نمازِ وتر | 18 | نماز میں کی جانے والی غلطیاں اور کوتاہیاں |
| 3 | مختصر مسائل و احکامِ رمضان، روزہ اور زکوٰۃ | 19 | آدابِ دعاء (شرائط، اوقات، مقامات) |
| 4 | مختصر مسائل و احکامِ طہارت و نماز | 20 | رَفْعُ الْیَدَیْن؛ دلائل و تحقیق |
| 5 | زیارتِ مدینہ منوّرہ۔ احکام و آداب | 21 | جنتی عورت |
| 6 | ٹوپی و پگڑی سے یا ننگے سر نماز؟ | 22 | مختصر مسائل و احکام نمازِ جنازہ |
| 7 | جشنِ عیدِ میلاد؛ یومِ وفات پر! | 23 | عملِ صالح کی پہچان |
| 8 | دنیوی مصائب و مشکلات (حقیقت، اسباب، ثمرات) | 24 | ارکانِ ایمان (ایک تعارف) |
| 9 | مختصر مسائل و احکامِ حج و عمرہ اور قربانی و عیدین | 25 | فضائلِ رمضان و روزہ |
| 10 | دین کے تین اہم اصول مع مختصر مسائلِ نماز | 26 | براءۃِ اہلِ حدیث |
| 11 | استقامت (راہِ دین پر ثابت قدمی) | 27 | خوشگوار زندگی کے ⑫ اصول |
| 12 | شکوک و شبہات کا ازالہ | 28 | امامت کے اہل کون؟ |
| 13 | دعوۃ الی اللہ اور داعی کے اوصاف | 29 | اندھی تقلید اور تعصّب میں تحریفِ کتاب و سنت |
| 14 | تعویذ گنڈوں اور جنّات و جادُو کا علاج | 30 | تلاشِ حق کا سفر |
| 15 | نمازِ تراویح (حرم میں تراویح اور علماء کے فتاویٰ) | 31 | مُعَوِّذَتین ☆ فضائل، برکات، تفسیر |
| 16 | مَرد و زَن کی نماز میں فرق؟ | 32 | جہیز اور جوڑے کی رسم |

اگر آپ ان کتابوں کی اشاعت کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں اس پتے پر رابطہ قائم کریں:

**Email to: tawheed_pbs @hotmail.com**

# گانا و موسیقی کے دنیوی و اخروی اثرات بد

آج سماع وقوالی اور گانا وموسیقی بڑے زوروں پر ہیں۔ گھروں، گاڑیوں، گلی کوچوں، بازاروں حتیٰ کہ دفتروں تک ہی بس نہیں بلکہ مسجدوں میں داخل ہو کر بھی لوگ اپنے موبائل کے ذریعے رنگا رنگ گانے اور طرح طرح کی موسیقی سنتے اور اپنی اور دوسروں کی نمازیں خراب کر لیتے ہیں۔ ان سب کی خدمت میں انتہائی مخلصانہ و دردمندانہ گزارش ہے کہ ؎

آپ ہی اپنی اداؤں پہ ذرا غور کریں　　　ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

تاہم گانا وموسیقی کو سورۂ لقمان کی آیت:٦ میں ﴿لَهْوَ الْحَدِيْثِ﴾ کہا گیا ہے اور احادیث وآثار سے یہ پتا چلتا ہے کہ یہ سننے والے کے دل میں نفاق پیدا کرتا ہے۔ بلکہ گانا وموسیقی سننے والوں کی دنیا وآخرت دونوں ہی تباہ ہو جاتی ہیں۔ چنانچہ صحیح بخاری میں حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

"میری امت میں سے ایسے لوگ ضرور پیدا ہونگے جو شرمگاہ [زنا]، ریشم، شراب اور گانا وموسیقی کو حلال کر لیں گے"۔

اس حدیث میں بعض دیگر امور کے تذکرہ کے بعد اس کے آخر میں یہ بھی مذکور ہے:

"ان میں سے بعض کو اللہ تعالیٰ قیامت تک کیلئے بندروں اور خنزیروں کی شکل میں مسخ کر دے گا"۔

شراب نوشی اور گانا وموسیقی سننے والوں کیلئے نتیجہ میں صرف بندروں وخنزیروں کی شکل میں مسخ کیۓ جانے کا عذاب ہی نہیں بلکہ اس کے ساتھ آسمان سے پتھراؤ کیۓ جانے اور زمین میں دھنسائے جانے کی وعید بھی آئی ہے۔ چنانچہ سنن ترمذی وغیرہ میں ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

"میری امت (کے کچھ لوگوں) پر پتھراؤ ہوگا، انکی شکلیں مسخ کر دی جائیں گی اور انہیں زمین میں دھنسا دیا جائیگا۔

آپ ﷺ سے ایک آدمی نے پوچھا: اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ کب ہوگا؟ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جب ساز و آواز عام پھیل جائیں گے، گانے والی عورتوں کی کثرت ہو جائیگی اور شراب عام پی جانے لگے گی"۔

اللہ تعالیٰ سے دعاء ہے کہ وہ امتِ مسلمہ کو سماع وقوالی اور گانا وموسیقی سے بچنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین

❀❀❀

## SAMA O QAWWALI AUR GANA O MEUSIQHI

Kitab-o-Sunnat aur Salaf-e-Ummat Ki Nazar Mein


Published By

توحید پبلیکیشنز

Tawheed Publications

#43, S.R.K.Garden, Bangalore-41

Email: tawheed_pbs@hotmail.com

URDU 17

Read "Tawheed Publications" Books for authentic information about Islam